قرآنِ پاک، حدیثِ مبارک اور سُنتِ طیبہ کی روشنی میں

پاکیزہ زندگی

علامہ عبدالستار عاصم

قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

کے لئے تحفہ!

دعاگو!

عبدالستار عاصم

0323 4393422

18/12/2012

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(البقرہ آیت:222)

ترجمہ: ’’بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ اچھی طرح پاکیزگی رکھنے والوں سے (بھی) محبت فرماتا ہے‘‘۔

(عمدۃ البیان ترجمہ ڈاکٹر شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادریؒ)

Marfat.com

حدیث نبوی ﷺ

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْم قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَدِیْ اَوْ فِیْ یَدِهٖ قَالَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ یَمْلَاءُ هٗ وَالتَّکْبِیْرُ یَمْلَاءُ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ.

ترجمہ: بنی سلیم کے ایک صاحب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے یا اپنے ہاتھ یہ چیزیں گنائیں فرمایا تسبیح آدھی ترازو ہے اور الحمدللہ اسے بھر دے گی۔ اور تکبیر آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتی ہے اور روزہ آدھا صبر، طہارت آدھا ایمان ہے۔

(ترمذی شریف)

Marfat.com

پاکیزہ زندگی

علامہ عبدالستار عاصم

مقبول اکیڈمی
سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

Marfat.com

/ // 991

©جملہ حقوق محفوظ

2012ء

اہتمام ملک مقبول احمد

ناشر مقبول اکیڈمی

سرورق ایس یعقوب

مطبع خورشید مقبول پریس

قیمت 500 روپے

MAQBOOL ACADEMY
Chowk Urdu Bazar, Circular Road, Lahore.
Ph:042-37324164, 37233165, Fax:042-37238241

10-Dayal Singh Mansion, The Mall, Lahore.
Ph:042-37357058, Fax:042-37238241
Email:maqbool@brain.net.pk

Marfat.com

انتساب

دیدنِ دانا عبادت ایں بود

فتح ابواب سعادت ئیں بود

ترجمہ: کسی دانا کی زیارت عبادت کے مترادف ہے

(اس فعل سے) سعادت اور برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

یہ تالیف

ایک دانا انسان

جناب ملک مقبول احمد صاحب

چیئرمین مقبول اکیڈمی کی آفاقی شہرت یافتہ سوانح عمری ''سفر جاری ہے''

کے نام منسوب کی جاتی ہے

یہ کتاب ہر طالب علم کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

انتساب ثانی

اس کتاب کا انتساب ثانی

عالمی شہرت یافتہ نعت رسول مقبول ﷺ

شاہِ مدینہؐ یثرب کے والیؐ

سارے نبی تیرےؐ در کے سوالی

کے تخلیق کار

جناب **نعیم ہاشمی صاحب** (مرحوم)

سے منسوب کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
41	طہارت کیا ہے؟	1
44	صوفیاء کا طرز عمل اور صفائی	2
47	طہارت کی شرائط	3
51	قرآنی احکام طہارت	4
53	احادیثِ طہارت	5
64	اہمیت طہارت	6
67	آدابِ رفع حاجت	7
79	استنجا	8
83	غسل	9
89	غسل کے فرائض اور سنتیں	10
101	فضائل وضو	11
115	مسائل وضو	12
134	وضو توڑنے والے امور	13
142	مسائل تیمم	14
147	تیمم کی قسمیں	15
155	مسائل پانی	16

Marfat.com

17	اقسام پانی	158
18	وضو کے لیے پانی کے استعمال کا جواز	160
19	پانی کی مختلف صورتیں	164
20	ساکن پانی کے مسائل	166
21	حوض کے احکامات	169
22	کنوئیں کے مسائل	172
23	جانوروں کے جھوٹے کا بیان	175
24	احکام نجاست	179
25	پاکیزگی نجاست	184
26	نجاست جسم کی طہارت	194
27	مسائلِ حیض	199
28	نفاس	205
29	استحاضہ	212
30	جنابت	216
31	فضلات بدن	222
32	دیگر مسائل حیض، نفاس، استحاضہ	225
33	وضو انسانی تندرستی کا عظیم راز	248
34	مہندی کے فوائد اور سیاہ خضاب کے نقصانات	254
35	صبح سویرے اٹھنا جدید ریسرچ کی روشنی میں	256
36	کتابیات	266

Marfat.com

سدید نامہ

جناب عبدالستار عاصم نے ادبی اور دینی موضوعات پر اعلیٰ پائے کی کتابیں مرتب کر کے علمی دنیا میں مقام امتیاز حاصل کر لیا ہے۔ ان کا بنیادی مقصد معاشرے کی طہارت اور پاکیزگی ہے۔ اور ان کا موقف ہے کہ انسان کا جسم آلائشوں سے پاک ہوگا تو اس کی روح بھی پاکیزہ ہو جائے گی۔ علامہ صاحب کی نئی کتاب ''پاکیزہ زندگی'' میں جسم کی طہارت کے دینی اصول اور ضابطے پیش کئے گئے جو قابل عمل ہیں لیکن ان سے اغماض برتا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اس کتاب کا اہم ترین مقصد باطن کی طہارت ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب ہمارے معاشرے کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم کی یہ کتاب اس ضرورت کو پورا کرے گی اور یوں اپنے قارئین کے ایدان کو صاف اور روح کو طاہر کرنے میں کامیاب ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر انور سدید

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

06 اگست 2012ء

☆☆

Marfat.com

Marfat.com

پاکیزہ زندگی اور معاشی زندگی

ستمبر 2011ء میں لاہور میں ڈینگی مچھر نے دہشت پھیلا دی، درجنوں لوگ لقمہ اجل بن گئے اور ہزاروں لوگ ڈینگی مچھر کا شکار بن کر ہسپتالوں اور گھروں میں بستروں پر پڑ گئے۔ ڈینگی مچھر نے اس قدر خوف پھیلا دیا کہ اہلیان لاہور گھروں میں بند ہو کر رہ گئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور ان کی ٹیم نے دن رات ایک کر کے ڈینگی مچھر کا کافی حد تک خاتمہ کر دیا اور امید یہی تھی کہ آئندہ سال ڈینگی مچھر پیدا نہیں ہوگا مگر تازہ ترین تحقیق اور اطلاعات کے مطابق اس وقت پنجاب میں 25 مریض ڈینگی میں مبتلا ہیں ان میں سے 16 مریض صرف لاہور میں پائے گئے ہیں۔ ڈینگی پھیلانے کی بنیادی وجہ حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنا، صفائی نہ کرنا اور گندگی پھیلانا ہے۔ پانی کے جوہڑ حتیٰ کہ جہاں ایک کرنسی سکہ کے برابر جگہ پر پانی ہو ایسی جگہیں ان مچھروں کی نرسریاں ہیں۔ صفائی نصف ایمان ہے صفائی کے موضوع پر جناب علامہ عبدالستار عاصم نے ایک نہایت اہم کتاب ''پاکیزہ زندگی'' ترتیب دی ہے اور اس میں صفائی کے حوالہ سے ایک فلسفہ پیش کیا ہے کہ صاف ستھرا لاہور، صاف ستھرا پنجاب، صاف ستھرا پاکستان اور صاف ستھرا عالم اسلام کس طرح معرض وجود میں آ سکتا ہے۔

حکیم محمد عزیز الرحمٰن جگرانوی
چیئرمین حمایت اسلام طبیہ کالج لاہور
چیئرمین سیرت ٹرسٹ انٹرنیشنل لاہور
وائس چیئرمین این پی سی آئی ایچ پاکستان
تاریخ: 2012ء-09-06

☆☆☆

Marfat.com

زینتِ مسلم کے لئے مستند کتاب

حقیقی مسلمان اپنے لباس اور اپنے جسم سے بے اعتنائی نہیں برتتا۔ اسی لیے تم دیکھا گیا ہے کہ بناؤ سنگار میں غلو اور فضول خرچی کیے بغیر اس کی ہیئت اچھی رہتی ہے اور ظاہری حالت خوش منظر ہوتی ہے، جس کے دیکھنے سے آنکھوں کو راحت اور نفوس کو سکون ملتا ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے بری، خراب اور گھٹیا ہیئت میں نہیں آتا، بلکہ لوگوں کے سامنے نکلنے سے پہلے ہمیشہ اپنے آپ کا جائزہ لیتا ہے اور اعتدال کے ساتھ زینت اختیار کرتا ہے۔

ان سارے کاموں کو مسلمان تمام امور میں اسلام کے متوسط نظریہ کے موافق انجام دیتا ہے، اور وہ نظریہ اعتدال کا ہے جس میں افراط وتفریط نہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔

(الفرقان : 25 / 68)

''جو خرچ کرتے ہیں تو نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں''۔

اسلام چاہتا ہے کہ اس کے متبعین اور خاص طور پر دعوت کے میدان میں کام کرنے والے جب معاشرہ میں جائیں تو نمایاں ہوں۔ لوگ ان کی طرف دیکھنا چاہیں، نہ کہ ان کو دیکھنے سے اذیت وتنفر محسوس کریں اور وہ نگاہوں میں حقیر ہوں اور نفوس ان سے اعراض کریں۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کہ انسان اپنے لباس اور ظاہری ہیئت میں بہت زیادہ بے اعتنائی اور بے توجہی سے کام لے اور یہ دعویٰ کرے کہ یہ زہد اور تواضع ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو اہل زہد اور تواضع اختیار کرنے والوں کے امام وسردار ہیں، اچھا لباس

Marfat.com

زیب تن فرماتے تھے اور اہل و عیال اور اصحاب کے لیے زیب و زینت اختیار فرماتے تھے، اور اس زیب و زینت اور خوب صورتی اختیار کرنے کو اللہ کی نعمت کا اظہار سمجھتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی نفیس و مصفٰی سنتوں اور احادیث مبارکہ کو یکجا کر کے، قرآنی احکامات کو بنیاد بنا کر شریعت نے انسان زندگی کو پاک و صاف رکھنے کے لئے طہارت اور پاکیزگی کے کچھ اصول اور ضابطے وضع کر دیتے ہیں ان ضابطوں اور احکامات کو عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے زیر نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' میں یکجا کر کے ایک عظیم کاوش کی ہے اس کتاب کو ہر مسلمان گھر میں موجود ہونا چاہیے۔ کیونکہ زینت مسلم کے لئے اسلام کے احکامات طہارت پر عمل ضروری ہے۔

خاور نعیم ہاشمی

بیورو چیف جیوٹی وی

0301-8481308

06 اگست 2012ء

............☆☆............

Marfat.com

سہل اسلوب نگارش

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بہترین زندگی کا معیار کیا ہے؟ اس کا آسان حصول کیونکر ممکن ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جو تمام ادیان، مذاہب، فلاسفہ اور ماہرین عمرانیات کے پیش نظر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ان کا شافی و کافی جواب اسلام نے بطریق احسن پیش کیا ہے۔ نظری مباحث سے لے کر روزمرہ زندگی کے سادہ وغیرہ نمایاں مسائل تک مسلم فقہا اور علماء کی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ اس موضوع پر بسیط و عمیق کتابوں کا ایک لا متناہی سلسلہ موجود ہے۔ اس سیاق و سباق میں علامہ عبدالستار عاصم کا قلم رسا اگر متحرک ہوا ہے تو دیکھنا ہوگا کہ اس کا اختصاص کیا ہے۔

میری دانست میں علامہ صاحب کا سہل اسلوب نگارش ان کی اس کاوش کا نشان امتیاز ہے۔ ظاہر ہے کہ دور حاضر میں سواد اعظم دقیق اسالیب سے نا آشنا ہے۔ ان کے رجحانات اور ضروریات کی رعایت سے یہ کتاب نہایت سود مند ثابت ہوگی۔ مزید براں، علامہ صاحب کا زاویہ نگاہ دور حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کے لیے نہایت سازگار ہے۔ آپ نے روزمرہ زندگی کے معاملات پر علمی اور منطقی انداز سے تفصیلی بحث کی ہے۔ الغرض، یہ کتاب ہمیں اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادہ پیما ہونے میں معاونت کرتی ہے۔

Marfat.com

بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ علامہ صاحب کی یہ علمی خدمت درجہ قبولیت پر فائز ہو۔ اور اہل اسلام اس سے کماحقہ، فیض یاب ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

عبدالوحید

چیف لائبریرین جی سی یونیورسٹی لاہور

0300-4483461

یکم اگست 2012

☆☆

Marfat.com

انسانی اجسام کو غلاضتوں سے پاک کرنے کی ترغیب

اسلام نے نماز کی قبولیت کو طہارت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کے لئے چلو تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو''۔.....(المائدہ:6)

''اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے صدقہ کو اور بغیر طہارت کے نماز کو قبول نہیں فرماتا۔''.....

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

''طہارت نماز کی چابی ہے''.....

یہ بھی فرمایا:

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ بے وضو ہو تو ''وضو نہ کرلے''.....سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضو، قرآن وسنت کے ان ارشادات کی روشنی میں نماز پڑھتے وقت نمازی کے بدن، لباس اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے۔ اسی لئے احادیث کی کتابوں سے لے کر فقہ کی چھوٹی بڑی کتابوں کے ہزاروں صفحات تک میں طہارت و پاکیزگی کے متعلق طویل بحثیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ جن میں پیشاب، رفع حاجت، غسل اور وضو کے آداب و مسائل اور پانی کی اقسام یا مختلف اشیاء پر لگی ہوئی نجاستوں کو دور کرنے کے طریقے درج ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے انسانی معاشرے کو صفائی کا ایک شان دار نظام دیا ہے اور کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ طہارت کو نماز کی شرط قرار دے کر تو ہر انسان کو صفائی کا خوگر اور عادی بنا دیا گیا ہے۔

Marfat.com

کیوں کہ صحت کا بڑی حد تک مدار صفائی اور پاکیزگی پر ہے۔

غیر مسلم معترضین اور لادین عناصر نے ان تفصیلات کو دیکھ کر اسلام کو استنجا اور ڈھیلے کے مسائل کا دین کہہ کر پھبتی کسی ہے لیکن حقیقت میں یہی مسائل انسانی صحت لئے لازمے کی حیثیت رکھتے ہیں اور اب تو بعض سلیم الطبع غیر مسلم ڈاکٹروں کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہاتھ منہ دھونے کا صحیح طریقہ تو مسلمانوں سے سیکھو!

اسلام نے یہ اصول دیا ہے کہ پیشاب یا رفع حاجت کے بعد تین ڈھیلوں، کاغذ یا کپڑے کے ٹکڑے سے صفائی کر کے پانی کے ساتھ متعلقہ حصوں کو دھولیا جائے۔ ظاہر ہے کہ کامل صفائی کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اس طرح کی جسمانی صفائی سے ذہنی اور قلبی اطمینان بھی میسر آتا ہے جب کہ صرف پیپر کے استعمال سے غلاظت کے ذرات اور پیشاب کے قطرات سے مکمل پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی اور اس سے نئے نقصان ہو سکتے ہیں۔ مثلاً غلاظت کے ذرات کے باعث پاخانہ کے مقام کے قریب ایک بال دار پھوڑا بن جاتا ہے، جو انتہائی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے اور آپریشن کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں۔

کچھ عرصہ ہوا، احقر کے ایک جاننے والے کو یہی تکلیف ہوگئی، مسلسل علاج کے باوجود تکلیف نے اس قدر شدت اختیار کر لی کہ وہ بھاری سے بھاری رقم کے عوض اس تکلیف سے نجات کی درخواست کرنے لگے۔ بالآخر ہسپتال پہنچے تو ایمرجنسی میں آپریشن ہوا اور شفا ملی۔

اسی طرح بعض اوقات پیشاب کے راستوں اور گردوں میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے جو زیادہ تر پاخانے کے ذرات رہ جانے اور پانی کے استعمال سے غفلت برتنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ان ذرات کے جراثیم خصوصاً عورتوں کی پیشاب کی نالی میں داخل ہو کر اس موذی مرض کا سبب بنتے ہیں۔ یہ مرض بڑھ جائے تو لاعلاج ہو جاتا ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد آفاقی کتاب قرآن مجید کی یہ آیت جس میں مدینہ منورہ میں واقع مسجد قبا کے نمازیوں کی اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں تعریف فرمائی ہے کہ

Marfat.com

''اس میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالی خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے''......(التوبہ:108)

درحقیقت اس مسجد کے لوگ پانی سے طہارت کیا کرتے تھے۔زیرِ نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' میں مصنف عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے ایسے ہی قرآنی احکامات اور سنت طیبہ کو بنیاد بنا کر عالم انسانیت کو صفائی اور پاکیزگی کا درس دیا ہے۔ ہمیں طہارت سے متعلقہ اسلامی احکامات پر عمل کرنا چاہئے تاکہ ہمارے جسم بیماریوں سے اور نفس غلاضتوں سے پاک ہو جائیں۔

افتخار مجاز

پاکستان ٹیلی ویژن لاہور

E-515 نظام بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

0300-4328713

02 مئی 2012ء

..........☆☆..........

Marfat.com

بیماریوں سے حفاظت، پاکیزگی سے

عملی زندگی میں ہمارے جن اعضاء کا بنیادی کردار ہے۔ ان میں ہاتھ بہت اہم عضو ہے۔ یہ ایک ہمہ پہلو آلہ ہے جس سے ہر کام لیا جاتا ہے اور جو ہر طرح کی اشیاء کو لگتا رہتا ہے اور بار بار آلودہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر کھیتوں، کارخانوں اور عمارتی کاموں میں ہاتھوں کا استعمال ہاتھوں کو خراب اور گندہ کئے رکھتا ہے۔ کئی زہریلے کیمیکل اور فاسد و مہلک مادے بھی ہاتھوں کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کو بار بار دھونے اور صاف رکھنے کا اہتمام نہ ہو تو یہ ایک سے دوسری جگہ اور ایک چیز سے دوسری چیز تک جراثیم کو منتقل کرنے اور بیماریوں کو پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں یرقان کی مختلف اقسام مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کو لاعلاج اور ایڈز سے بھی خطرناک قرار دیا جا رہا ہے جب کہ یہ امراض غلاظت ملے پانی یا دیگر گندی اور آلودہ اشیاء کے استعمال کی وجہ سے پھیل رہی ہیں۔ اس حوالے سے سوچئے کہ اسلام کا یہ اصول کہ حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد مٹی یا صابن سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں، قبل از وقت بیماریوں کی روک تھام کا کتنا موثر طریقہ ہے۔

معدے کے کئی امراض پیدا کرنے میں گندے ہاتھوں کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ مائیں جو بچوں کو خوراک دیتے وقت ہاتھ صاف نہیں کرتیں۔ ان کے بچے اکثر پیٹ درد، اسہال، پیچش جیسی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ جو بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ اسلام کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ نماز اور اس کے متعلقات کے باعث نمازی دن میں کم و بیش بیس مرتبہ لازمی طور پر ہاتھ دھو لیتا ہے۔ کیوں کہ اسے پیشاب و رفع حاجت کرتے وقت پانچ مرتبہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کھانے کی برکت اس میں ہے کہ اس سے پہلے اور بعد میں ہاتھوں کو دھولیا

Marfat.com

جائے"۔(سنن ترمذی، جلد 4، ص 281)

حضورﷺ کا یہ ارشادگرامی بھی سامنے رکھئے۔

"جب کوئی رات کو سو کر اُٹھے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین بار دھو نہ لے، کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ رات (کے وقت) کس کس جگہ لگتے رہے ہیں"......(ابوداؤد، کتاب الطہارت)

حضورﷺ کا یہ بھی معمول مبارک تھا کہ آپ شرف وفضیلت کے کاموں کے لئے دایاں ہاتھ اور ناپسندیدہ کاموں (مثلاً استنجاء وغیرہ) کے لئے بایاں ہاتھ استعمال فرمایا کرتے تھے۔معلوم ہوا کہ رفع حاجت کے بعد متعلقہ حصوں کی صفائی کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا شرعی حکم ہے۔دونوں ہاتھوں کے دائرہ کار کو مخصوص و معین کر کے بیماریوں اور جراثیم کی آمیزش سے بچاؤ کا نظام از خود وضع ہو جاتا ہے۔بیماریوں سے بچاؤ کے لئے زیر نظر کتاب کے مصنف عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے تقریباً تمام دینی احکامات، احادیث اور تحقیقات کو اس کتاب میں شامل کر کے اپنے محقق اور امت مسلمہ کے ہمدرد ہونے کا ثبوت دیا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

رانا عامر رحمٰن محمود

سینئر کالم نگار روزنامہ "دن"

03 جولائی 2012ء

............☆☆............

11991

Marfat.com

شریعت کے نگینے، قرینے قرینے

دور حاضر کے جھمیلوں میں پھنسا ہوا وہ انسان جو کشید رزق میں ہمہ تن برسر پیکار ہونے کے ساتھ ساتھ رشد وہدایت کا بھی متلاشی ہے اس کے لیے زیر نظر یہ کتاب مینار نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کتاب سے ایسے تمام لوگ استفادہ کر سکتے ہیں جو دوسرے نظریوں کی چکا چوند کے برعکس اپنے حقیقی مالک و خالق کی بندگی میں رہنے کی نہ صرف تمنا رکھتے ہیں بلکہ عمل صالح کو ذریعہ نجات جانتے مانتے ہیں۔ حکم اللہ نے قرآنی زبان میں مومن کی نشانی کچھ یوں بتائی ہے کہ" یہ غیب پر ایمان رکھتا ہے، قیام نماز کرتا ہے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق کو دوسروں تک پہنچاتا ہے"۔ اس لحاظ سے صاحب کتاب نے مسلمانوں کی زندگی کے اہم ترین پہلو پر قلم اٹھا کر بلا شبہ بڑی سنجیدہ اور مخلصانہ کوشش فرمائی ہے جس کا اجر عظیم انہیں ذات باری تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔

علامہ عبدالستار عاصم کی قلمی وفکری جدوجہد کو اہل علم بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے ہیں آپ نے عوامی، قومی اور دینی مسائل کے حل اور معاملات کی وضاحت پر جس ہنر مندی اور عالمانہ انداز سے قلم اٹھایا وہ قابل دید بھی ہے اور واجب داد بھی۔ میں ذاتی طور پر علامہ جیسی انسان دوست اور اشاعت اسلام میں مصروف شخصیت سے نہایت متاثر ہوں۔ مختصر عرصہ میں وسیع تر دینی وسماجی خدمات لائق تحسین ہیں۔ زیر نظر کتاب میں مصنف نے دین اسلام میں پاکیزگی وطہارت کے مسئلے کے ہر پہلو کو ہر سمت سے واضح اور نمایاں کرنے کی انتہائی کاوش کی ہے۔ درجہ بدرجہ ہر زاویہ اور ہر نکتہ بڑی وضاحت و بلاغت سے ایسے تحریر کیا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی کا کوئی حصہ کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا کہ پڑھنے والا

Marfat.com

جس کی تشنگی محسوس کرے ۔ میری رائے میں پاکیزگی سنت رسول مکرم ﷺ کے مطابق، طہارت کے معنی، اس کی شرائط، پاکیزگی کی اہمیت وفضیلت، صحابہ کرامؓ کی زندگیوں پر منطبق اثرات، ان سے منسوب روایات، آئمہ واولیاء کرامؒ کی شب وروز میں طہارت کی حقیقت ومعنویت، طہارت کے درجات وآداب، رفع حاجت، استنجے کی تفصیل سے لے کر غسل اور اس کے مندرجات، غسل کے فرائض، سنت، وضو کے فضائل ومسائل، تیمم کی اقسام اور مسائل، بزرگوں سے روایات، طہارت میں استعمال ہونے والے پانی کی ہیئت اور مختلف اقسام، ساکن پانی کے مسائل، حوض کے احکامات، کنوؤں کے مسائل، نجاست اور طہارت کے مسائل، استحاضہ، نفاس، نجابت سے لیکر جدید تحقیق کی رو سے وضو کا انسانی تندرستی کا عظیم راز، مہندی کے فوائد اور خضاب کے نقصانات اور صبح اٹھنے کا انسانی صحت کے لئے افادیت تک ہر صنف کو بڑی روانی اور آسانی سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً کتاب میں حضرت داتا علی ہجویریؒ کا فرمان" طہارت دو قسم کی ہے ۔ باطنی اور ظاہری طہارت ۔ ظاہری طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ایسے ہی باطنی طہارت جس کا تعلق دل پاک کرنے سے ہے کے بغیر معرفت درست نہیں ہوتی ۔ بدن کی طہارت کے لئے پانی طاہر مطہر ہونا چاہیے، مستعمل اور مقید پانی نہ ہو۔ دل کی طہارت کے لئے عقیدہ توحید کی ضرورت ہے جس میں اعتقاد متذبذب اور مشکوک نہ ہوں چنانچہ صوفیاء کرام ہمیشہ ظاہری طہارت کے پابند رہتے اور اپنا باطن توحید کے ساتھ وابستہ رکھتے ہیں'' اسی طرح کتاب کا ایک اور اقتباس اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ آیت 108 میں فرماتا ہے "اس میں وہ مرد (طہارت کرتے) ہیں جو خوب صاف ستھرے رہتے ہیں اور اللہ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے "(عمدۃ البیان) یہ اشارہ اہل قبا کی جانب ہے ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے تو فرمایا کہ مومن قوم کی جانب سے تم پر سلام ہو ہم بھی تم سے

Marfat.com

ملنے والے ہیں مجھے تمنا ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھتا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا تم میرے دوست ہو ہمارے بھائی وہ ہیں جو اب تک آئے نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ ﷺ کے جو امتی اب تک نہیں آئے انہیں حضور ﷺ کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا بتاؤ اگر کسی شخص کے گھوڑے پنج کلیان ہوں وہ نہایت سیاہ گھوڑوں میں مخلوط ہوں تو کیا یہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا۔ بولے ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا وہ آثار وضو سے پنج کلیان آئیں گے اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا (مسلم شریف) حدیث میں تو وضو کی فضیلت کا ذکر ہے مگر وضو طہارت کا حصہ ہی تو ہے۔ مصنف آگے چل کر ایک اور حدیث بیان کرتا ہے۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز اور نماز کی کنجی وضو (پاکیزگی اور طہارت) ہے۔

زیر نظر کتاب اس کے علاوہ میں رفع حاجت کو جاتے وقت اگر کوئی دعا ہے تو فارغ ہونے کے بعد علیحدہ دعا بتائی گئی۔ اکٹھے بیت الخلا جانے سے سخت منع فرمائے جانے کا بھی ذکر ہے اور سب سے علیحدہ اور تنہائی میں رفع حاجت کے حکم کا بھی تذکرہ ہے۔ مذکورہ کتاب میں پیارے نبی ﷺ کی ایک ایک بات اور طریقہ طہارت درج کیا گیا ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ تحریر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "دو لعنتی کاموں سے بچو"۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ دو لعنتی کام کون سے ہیں؟ فرمایا جو لوگوں کی راہ یا سایہ کی جگہ پاخانہ کرتے ہیں۔ غسل کے بارے میں مصنف آیت قرآنی نقل کرتے ہوئے واضح کرتے ہیں "اور ناپاکی کی حالت میں راستہ عبور کرتے نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ تم غسل نہ کرلو اور اگر تم بیمار ہو تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور پانی نہ پایا پاک مٹی سے تیمم کرلو اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے" (سورۃ النساء آیت نمبر 43)۔ کتاب میں غسل کے فرض، واجب،

Marfat.com

سنت اور مستحب ہونے کی صورتیں بڑی وضاحت اور مثالوں سے عیاں کی گئی ہیں۔فرض ترک کرنے کی سزا کا ذکر بھی ملتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لازم ہے ہر مسلمان پر ہر سات دن بعد ایک دن غسل کرے جس میں سر و جسم دھوئے" (مسلم، بخاری) مصنف نے مسلم خاندان کی ازدواجی زندگی میں طہارت کی اہمیت و ضرورت، مسنون طریقہ اور روایات پر بھی سیر حاصل بحث تحریر کی ہے۔علاوہ ازیں میت کے غسل سے لے کر اہم مواقع پر غسل کی تفصیل درج کی گئی ہے۔غسل اور وضو کے دوران ہر ایک عضو کے دھوتے ہوئے پڑھی جانے والی دعائیں بتائی گئی ہیں۔وضو ختم ہونے یا ٹوٹنے کی علامات درج ہیں یعنی کتاب ایک مسلم خاندان کے لئے جزو لاینفک ہے۔صاحب کتاب نے قرآنی خزینے، احادیث و سنت کے سفینے، صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہؒ کے مرنے جینے کو نگینے کی طرح قرینے سے پیش کیا ہے اس لئے زیر کتاب اپنے قاری کے لئے تحفہ شعور بھی ہے بقائے نور بھی۔اور در حقیقت پیروی حضور ﷺ ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ عزیزی جناب علامہ عبد الستار عاصم کی یہ پاکیزہ تحریر اردو سمجھنے اور پڑھنے والے مسلمانوں کی زندگیاں تبدیل کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی جب تک اور جہاں تک اردو بولی پڑھی جائے گی یہ کتاب انشاء اللہ اصلاح آدم کا ذریعہ و منبع رہے گی۔اللہ باری تعالیٰ مصنف کو اجر کثیر اور پڑھنے والوں کو عمل کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔آمین

عزیز ظفر آزاد
سینئر کالم نگار روزنامہ نوائے وقت
03004135561
07 جولائی 2012ء

☆☆

Marfat.com

منفرد دینی کاوش

مجھے خوشی ہے کہ مجھے اور میرے دور کے تمام پڑھے لکھے لوگوں کو زیرِ نظر ایک ایسی کتاب ملنے جارہی ہے جس کو پڑھ کے ہم اپنے جسم کا ایک ایک مسام پاکیزہ رکھ سکتے ہیں۔ اس کتاب کو خاص طور پر مسلمانوں کو اور بالعموم عام انسانوں کو پاک و صاف زندگی گزارنے کے لئے ایک معلوماتی کتابچہ کے طور پر شائع کیا گیا ہے دورِ حاضر میں انتہائی دقیق دینی مسائل پر تو خامہ فرسائی کی جاتی ہے مگر بنیادی اسلامی تعلیمات و روایات اور رامت کو پاکیزہ زندگی گزارنے کی ترغیب دینے والی کتب کم ہی تحریر و شائع کی جاتی ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے زیرِ نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' تصنیف کر کے ایک منفرد اور ضروری کاوش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کوشش کامیاب فرمائے آمین۔

پروفیسر پیر جلیل حسین نقوی

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

02 جولائی 2012ء

☆☆

Marfat.com

صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے

طہارت، پاکیزگی اور صفائی کو اسلام کے مطابق ''ایمان کا نصف حصہ'' شمار کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی عبادت اس وقت تک قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی جب تک اس عبادت سے قبل، عبادت گزار اپنے آپ کو کم از کم جسمانی طور پر پاک وصاف نہ کر لے بلکہ صوفیائے کرامؒ اور بزرگان دین تو اس امر پر زور دیتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی صرف جسمانی اعتبار سے ضروری اور لازمی نہیں بلکہ دلی، قلبی اور روحانی طور پر بھی پاکیزگی لازمی ٹھہرتی ہے۔

قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: ''(اس میں وہ مرد عبادت کرتے ہیں) جو خوب صاف ستھرے ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب صاف ستھرا ہونے والوں کو ناپسند فرماتا ہے''۔ (التوبہ: 108)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عبادت کی شرط اول پاک، صاف اور ستھرا ہونا ہے ورنہ عبادت کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک اور مطاہر لوگوں کو پسند کرتا ہے لامحالہ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گندے اور غلیظ لوگوں کو نہ صرف اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا بلکہ دنیا میں موجود لوگ بھی اسے پسند نہیں کریں گے جن میں اس کے قریبی رشتہ دار اور تمام عزیز و اقارب بھی شامل ہیں۔ گندے آدمی کو کوئی شخص بھی اپنے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں دیتا اور اس سے نفرت کرتا ہے۔ اسی طرح البقرہ کی آیت نمبر 222 میں ارشاد ربانی ہے کہ

Marfat.com

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بہت محبت فرماتا ہے اور وہ اچھی طرح پاکیزگی قائم رکھنے والوں سے بھی محبت فرماتا ہے۔ (ترجمہ عمدۃ البیان)

ان دونوں آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ کی رضا، اور خوشنودی کے حصول کے لئے جہاں عبادت ضروری ہے وہاں عبادت سے پہلے پاکیزگی اور طہارت کا ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ قرآن ہی میں ارشاد الٰہی ہے کہ

''اگر تم جنب ہو تو خوب پاک صاف ہو جاؤ''۔

اسی طرح ایک اور آیت میں فرمایا ہے:

یعنی ''اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اُتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی دور کرے''۔ (الانفال: 8)

گویا گندگی اور غلاظت سے دور رہنا ایک مسلمان کے لئے لازمی ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے قبل پاک صاف ہونا ضروری ہے۔

دنیاوی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہم اپنے عزیز و اقارب یا احباب سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو بالعموم صاف ستھرے کپڑے ضرور پہنتے ہیں۔ کسی افسر کے حضور جانا ہوتا ہے تو اس وقت ہم اچھے کپڑے پہننا لازم سمجھتے ہی اور اگر کسی دلی دوست یا پسندیدہ عزیز کے پاس جانا ہو تو بہت بن ٹھن کر جاتے ہیں گویا زندگی میں ہر وقت اور ہر مقام پر طہارت اور پاکیزگی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اسلام ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ادیان اور تمام مذاہب پاکیزگی اور طہارت پر زور دیتے ہیں۔ گندگی اور غلاظت کو کوئی پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ نبی اکرم ﷺ بہ نفس نفیس پاک وصاف رہتے اور ہمیشہ صفائی پر زور دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان گنت ایسی احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں رسول محترم و محتشم ﷺ نے طہارت کو ایمان کا اولین تقاضہ قرار دیا ہے۔ طہارت

Marfat.com

گناہوں کو مٹاتی اور نیکیوں کو بڑھاتی ہے۔

دراصل طہارت اور پاکیزگی گناہوں سے بخشش کا ذریعہ بھی ہے جونہی کوئی شخص وضو، یا غسل کرتا ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بزرگان دینؒ اور مشائخ کرام، سبھی نے صفائی اور پاکیزگی کو نہ صرف خود اپنایا بلکہ اس پر زور بھی دیا ہے، بزرگان دینؒ نے پاکیزگی اور طہارت کے سلسلہ میں متعدد شرائط کا ذکر کیا ہے جن میں پہلی یہ ہے کہ طہارت میں اتنا وقت صرف نہ کیا جائے کہ کوئی دوسرا اس کی وجہ سے بہتر کام سے محروم ہو جائے ان شرائط میں ایک اہم شرط یہ ہے کہ ''جس احتیاط سے مسلمانوں کے دلوں کو رنج یا دکھ پہنچے، اُسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کے دل کو رنج یا دکھ پہنچانا حرام ہے۔ جبکہ احتیاط ترک کرنا حرام نہیں''۔

عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم تعریف وتحسین کے مستحق ہے کہ انہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود ''پاکیزہ زندگی'' کے عنوان سے نہایت دلچسپ، بیش قیمت اور معلومات سے معمور کتاب تصنیف کی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے تصنیف کا حق ادا کر دیا ہے اور کتاب مذکور میں اتنی معلومات کو یکجا کر دیا ہے کہ یہ کتاب انسان کو اس موضوع پر دوسری کتاب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

قارئین کی آسانی کے لئے انہوں نے مختلف عنوانات قائم کیے ہیں جن کے تحت پاکیزگی کے مختلف گوشوں اور پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ انسان کی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

ان عنوانات میں:

طہارت کیا ہے؟ صوفیاء کا طرز عمل، طہارت کی شرائط، قرآنی احکامات طہارت، احادیث میں طہارت کی اہمیت، آداب رفع حاجت، استنجا، غسل، غسل کے فرائض اور سنتیں، فضائل وضو، مسائل وضو، تیمم اور اس کی اقسام، پانی اور اس کی اقسام، نجاست، مسائل حیض،

Marfat.com

نفاس، استحاضہ، جنابت، وضوانسانی زندگی کا عظیم راز، صبح کی بیداری اور کئی دیگر موضوعات شامل ہیں۔

عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے ہر مسئلے کی تصدیق اور تائید کے لئے نہ صرف قرآنی آیات کے حوالے دیئے ہیں بلکہ فخر موجودات، رسول کائنات آقائے نامدار ﷺ کی احادیث اور سنتوں کو بھی جابجا پیش کر دیا ہے جس سے کتاب کے حسن وخوبی کے علاوہ اس کی اہمیت اور افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

مزید براں بزرگان دین کے اعمال وافعال کو بھی پیش کر دیا ہے جس سے کتاب کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ گوناں گوں مسائل پر بحث وتمحیص کے باوجود کتاب ''پاکیزہ زندگی'' صرف 263 صفحات پر مبنی ہے۔ گویا علامہ صاحب نے اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ از کار رفتہ کی معلومات دے کر قاری پر بے جا بوجھ نہ ڈالا جائے۔ کتاب کی دوسری خوبی یہ ہے کہ علامہ صاحب نے اول سے آخر تک تسلسل اور روانی کو برقرار رکھا ہے بلکہ یوں لگتا ہے کہ وہ اپنے قاری کو اپنے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ مزید
براں کتاب کی دلکشی اور شگفتگی میں فرق نہیں آیا۔ صفائی، طہارت اور پاکیزگی کے متعلق ہمارے شعرائے کرام نے بہت کچھ لکھا ہے اگر علامہ صاحب کہیں کہیں اشعار کا استعمال بھی کر دیتے تو کتاب کے حسن، اہمیت اور افادیت میں اضافہ ہو جاتا۔

بہرکیف زیر نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' ان گنت خوبیوں اور صلاحیتوں کی حامل ہے یہ کتاب نہ صرف نئی نسل کے لئے مفید اور معلومات افزا ہے بلکہ ہمارے خیال میں بزرگ حضرات بھی اس کے مطالعہ سے پاکیزگی کے بارے میں اپنی یادوں کو تازہ اور نو بنو کر سکتے ہیں۔

عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم اس سے قبل مختلف موضوعات پر متعدد کتب

Marfat.com

لکھ چکے ہیں جنہیں مارکیٹ میں قبولیت عامہ کا شرف حاصل ہے۔ کتابوں کے علاوہ بین الاقوامی رسائل اور جرائد میں ان کے مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے اور فیوض و برکات سے نوازے اور سب سے بڑھ کر،

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

مخلص دعا گو و دُعا جُو

محمد سعید احمد بدر قادری

المعروف بہ سعید بدر

16 مارچ 2012ء

☆☆

Marfat.com

اسلام کی بنیادی تعلیمات کے فروغ کے لئے ایک قدم

اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ صاف ستھرے رہیں، ان کے کپڑوں سے خوشبو پھوٹے اور ان کے جسم سے عمدہ اور بہترین خوشبو نکلے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام مسلمؒ اپنی سند سے سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار کبھی عنبر سونگھا نہ مشک اور نہ کوئی اور چیز۔'' (الشفاء القاضی عیاض 62/1)

رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر اور کپڑوں کی نظافت اور پسینہ کی خوشبو کے بارے میں بہت سی احادیث اور اخبار مروی ہیں۔ مثلاً

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تھے تو وہ شخص دن بھر اپنے ہاتھ میں خوشبو محسوس کرتا تھا اور جب آپ ﷺ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تھے تو دوسرے بچوں کے درمیان اس بچے سے خوشبو پھوٹتی تھی۔

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب ''تاریخ کبیر'' میں سیدنا جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی راستے سے گزرتے تھے اور کوئی شخص آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آتا تھا تو آپ ﷺ سمجھ جاتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کی وجہ سے آرہا ہے۔ (بخاری فی التاریخ الکبیر 400'399/1)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت انسؓ کے گھر میں سو گئے۔ تو انسؓ نے آپ ﷺ کے جسم سے پسینہ جمع کرلیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ

Marfat.com

''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا کہ: ''یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے۔ ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں ڈال دیں گے۔ یہ بہترین خوشبو ہے''۔ (مسلم۔ کتاب الفضائل: باب طیب عرقہ ﷺ والتبرک بہ۔ (ج6،ص2331)

رسول ﷺ کے اس اسوہ اوران تعلیمات سے استفادہ کرنے کی مسلمانوں کو کتنی سخت ضرورت ہے!! رسول عظیم ﷺ کی تعلیمات میں سے یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بالوں کی دیکھ بھال رکھنے، ان کی اصلاح کرنے اور انہیں خوبصورت بنانے کا (ان حدود میں رہتے ہوئے جن میں اسلام اجازت دیتا ہے) حکم دیا ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

''جس شخص کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔'' (ابوداؤد کتاب الترجل: باب فی اصلاح الشعر (ج3،ص4163)

اور اسلامی ذوق میں بالوں کے اکرام کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صاف ستھرا رکھا جائے، ان میں کنگھی کی جائے، ان میں خوشبو لگائی جائے، اور ان کی شکل وہیئت اچھی رکھی جائے۔

رسول کریم ﷺ انسانی ہیئت اور شکل کی خوبصورتی کی ان قابل لحاظ چیزوں پر ہمیشہ تنبیہ کرتے رہتے تھے۔ جب بھی آپ ﷺ نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ بری ہیئت بنائے ہوئے ہے اور پراگندہ بال ہیں، آپ ﷺ نے اس کی بے اعتنائی، تقصیر اور سستی پر ٹوکا اور تنبیہ فرمائی۔

امام احمد اور امام نسائیؒ نے سیدنا جابرؓ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ملاقات کرنے کے لئے تشریف لائے تو ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''کیا یہ شخص کوئی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے بالوں کو درست کر لے؟''

(احمد 357/3 ابوداؤد۔ کتاب اللباس: باب فی الخلقان و فی غسل الثواب۔ ان تمام احادیث وواقعات کی روشنی میں یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کی سیرت سے پہلے شخصیت کی خوبصورتی، نفاست اور طہارت چاہتا ہے۔ کیونکہ طہارت ہی سیرت کی بنیاد ہے جس قدر کوئی مسلمان پاک وطاہر ہوگا۔ سیرت کے حوالہ سے بھی اتنا ہی معتبر اور باعث عزت ہوگا۔ سیرت وکردار کی تعمیر کے لئے طہارت کی اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے زیرنظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' تصنیف کر کے اسلام کی بنیادی تعلیمات کے فروغ کے لئے ایک علمی قدم اٹھایا ہے۔ یہ کتاب زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پڑھنی چاہئے۔

ملک مقبول احمد

مقبول اکیڈمی

199 سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

24 جولائی 2012ء

☆☆

Marfat.com

نبی ﷺ کی زندگی کا آخری کام

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نبی ﷺ کی دنیاوی زندگی کے آخری لمحات کی تفصیل ایک طویل روایت سے میسر ہے۔ جس کا ایک اقتباس زیر نظر کتاب "پاکیزہ زندگی" کے سلسلہ میں دلچسپی کا حامل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

(پھر عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ اندر آئے۔ ان کے پاس مسواک تھی۔ جس سے وہ اپنے دانت مل رہے تھے۔ حضور ﷺ نے اس جانب نظر بھر کر دیکھا۔ میں نے یہ مسواک عبدالرحمٰنؓ سے مانگ کر اس کو کاٹا۔ پھر اپنے دانتوں سے نرم کیا اور آپ ﷺ کو دی۔ آپ ﷺ نے مسواک کی اور اس وقت ان کا سر میرے سینہ پر تھا۔)

نبی ﷺ کو مسواک سے جس قدر رغبت تھی اس کے بارے میں روایات کی کمی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے جب ایک رات ان کے گھر قیام فرمایا تو وہ تہجد کے لئے اٹھے اور سب سے پہلے مسواک کی۔ وہ روزہ کے دوران مسواک کرتے اور زندگی میں ان کا آخری عمل بھی مسواک ہی تھا، ان کی اتنی شدید رغبت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے فوائد کی تعداد کیا ہوگی۔

مسواک دانتوں پر جمی میل اتار کر ان کو چمکا دیتی ہے۔ منہ اور معدہ کی گندی رطوبتیں نکالتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط کرتی ہے۔ مسوڑھوں کی سوزش کو ختم کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی اور سانس کو خوشبودار کرتی ہے۔ بعض محدثین نے مسواک کو دماغ کی طاقت کے لئے بھی مفید قرار دیا ہے۔

مسواک کرنے کی ایک اچھی ترکیب یہ ہے کہ اسے رات بھر عرق گلاب میں بھگو کر صبح استعمال کیا جائے۔ ایسی مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اس کے دیگر فوائد میں سانس کو

Marfat.com

خوشبودار بنانا، مسوڑھوں کو مضبوط کرنا، بلغم نکالنا، بینائی کو تیز کرنا، معدہ کی اصلاح کرنا۔ آواز کو نکھارنا، کھانے کو ہضم کرنا، آواز کو گونج دینا شامل ہیں۔ مسواک کرنے سے خدا کی خوشنودی کے ساتھ اچھی نیند آتی ہے۔ قرأت کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے۔

مسواک کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے لیکن نیند سے اٹھنے کے بعد، سونے سے پہلے، نماز سے پہلے، یہ منہ سے غلاظت کو نکال کر منہ کو صاف کر دیتی ہے، روزے دار کے لئے مسواک ایک مفید عادت ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور روزہ دار کو پاک کرتی ہے۔ یقیناً طبی فوائد کے ساتھ ثواب بھی ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے خود بھی یہ عمل کیا ہے اور اپنی اُمت کو بھی اس کی تلقین کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' کے مصنف عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے احادیث اور جدید علوم کے مشوروں کو یکجا کر کے عظیم کام سرانجام دیا ہے جس کی عصر حاضر میں شدید ضرورت تھی کیونکہ بعض مسلمان پاکیزگی کو بھول کر صفائی کے چکر میں پڑ گئے ہیں لیکن اسلام اپنے ماننے والوں سے پاکیزگی کا تقاضہ کرتا ہے نہ کہ صرف صفائی کا۔ عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصم نے زیرِ نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' ترتیب دے کر اسلام کے اسی پاکیزگی کے حکم کی تعمیل کروانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کامیاب کرے۔ آمین

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

(محسن پاکستان فخر عالم اسلام)

یکم جولائی 2012ء

☆☆

Marfat.com

اسلام کی ترجیح کو اُجاگر کرنے والی کتاب

قرآن کریم میں ہے۔

''جب نہانے کی ضرورت ہو تو (نماز کے قریب نہ جاؤ) مگر حالت سفر میں یہاں تک کہ غسل کرلو''۔(النساء:43)

معلوم ہوا کہ بعض مواقع پر غسل کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب کہ دیگر مذاہب میں (ایک آدھ کے سوا) غسل صرف صحت وصفائی کے لئے کیا جاتا ہے۔ مگر اسلام نے بعض حالتوں میں بغیر غسل کے نماز پڑھنے پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ نمازی آدمی زیادہ دیر تک ناپاکی کی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ جلد سے جلد غسل کرکے پاکیزہ ہو جاتا ہے تاکہ نماز پڑھنے کے قابل ہو جائے۔ کئی اور مواقع پر غسل کرنا سنت رسول ﷺ اور مستحب امر ہے۔ مثلاً نماز جمعہ اور عیدین کے لئے، احرام باندھتے وقت وغیرہ۔ ان شرعی احکام کا نتیجہ ہے کہ ایک پابند صوم وصلوٰۃ مسلمان کے نزدیک غسل کرنا مرغوب و پسندیدہ امر بن جاتا ہے اور وہ اسے اپنے معمولات میں داخل کرلیتا ہے۔ اس کی بدولت اسے جسم کی مکمل صفائی نصیب ہوتی ہے اور غلاظتوں اور جراثیم سے نجات مل جاتی ہے۔ خاص طور پر جسم کے جوڑ اور پوشیدہ مقامات جہاں میل کچیل کی وجہ سے تعفن پیدا ہوتا ہے۔ غسل کرنے سے جراثیم کی آماجگاہ نہیں بنتے۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ تھکاوٹ کے باعث اور محنت ومشقت کے کاموں کے بعد غسل کرنے سے اعصاب از سرنو تقویت حاصل کرلیتے ہیں۔ گرمی اور برسات کے موسم میں پسینے کی وجہ سے جب مسامات بند ہو جاتے ہیں تو غسل کرنے سے صحت پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ معلوم ہوا کہ غسل انسان کی طبعی ضرورت ہے اور شریعت بھی بار بار غسل کرنے کو بعض اور لازم اوقات مستحسن قرار دیتی ہے۔

Marfat.com

مغربی طریقۂ غسل کے برعکس، اسلام نے نہایت سادہ، سہل اور جامع طریقہ دیا ہے تاکہ ہر علاقے کا آدمی غسل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ پائے۔ اہل مغرب پانی سے طہارت کئے بغیر ٹب میں گھس جاتے ہیں۔ یہ طریقہ جہاں حفظان صحت کے اصولوں سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا وہاں اس سے پانی کا ضیاع بھی ہوتا ہے اور وہ علاقے جہاں پینے کا پانی دور دراز سے لانا پڑتا ہے وہاں کے لوگ اس عیاشی کے کیسے متحمل ہو سکتے ہیں۔ پھر مغربی طرز تعمیر میں غسل خانے اور بیت الخلاء اکٹھے بنائے جاتے ہیں۔ جس سے ناپاک چھینٹے جسم پر پڑتے ہیں اور کامل صفائی نہیں ہوتی۔ اسلامی طریقۂ غسل میں ناپاک چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے۔ ورنہ طہارت ناقص ہوگی اور اس سے پڑھی ہوئی نماز بھی ناقص قرار پائے گی۔ معلوم ہوا کہ نماز انسان کو صحت کے بنیادی اصولوں کا عادی بنا دیتی ہے۔ اور اسلام کو انسان کی صحت مندی اور تندرستی عزیز تر ہے۔ اسلام کی ترجیح کو اُجاگر کرنا ایک عصری ضرورت ہے۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے میرے محترم دوست عزیزی جناب علامہ عبدالستار عاصمؔ نے زیرِ نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' تصنیف کی ہے۔ یہ کتاب شائع کرنے پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

علامہ حافظ نواز بشیر جلالی

خطیب اعظم آزاد کشمیر

04 جولائی 2012ء

☆☆

Marfat.com

پیش لفظ

ہر عبادت کی ابتداء طہارت اور پاکیزگی سے ہوتی ہے یہاں تک کہ ہر اچھے کام کی ابتداء صفائی (Cleanliness) سے ہوتی ہے صفائی انسانی زندگی کے لئے انتہائی اہم بھی ہے اور ضروری بھی۔ صفائی کی اہمیت وضرورت کے باوجود اس سے اغماض کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان جن کا مذہب طہارت اور پاکیزگی کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے وہ بھی اس سے نا بلد اور لا پرواہو چکے ہیں۔ راقم نے امت مسلمہ بالخصوص امت کے نوجوان طبقہ کی اس اہم ترین حکم خداوندی سے نا آشنائی کا ازالہ کرنے کے لئے زیر نظر کتاب ''پاکیزہ زندگی'' ترتیب دی ہے۔ جناب ملک مقبول احمد، جناب ڈاکٹر انور سدید، جناب برادرم افتخار مجاز، جناب قبلہ ڈاکٹر اجمل خان نیازی، شیخ القرآن مفتی محمد وحید قادری، جناب خاور نعیم ہاشمی، جناب صہیب مرغوب، جناب قدرت اللہ چوہدری، جناب چوہدری محمد اسلم زاہد، جناب ریاض صحافی، جناب اعزاز احمد آذر، جناب ندیم ایل اور برادرم شہزاد فراموش کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنوں ہوں کہ جنہوں نے ہمیشہ کتاب دوستی اور علم دوستی کو فروغ دینے کے لیے میری سرپرستی کی اور زندہ جاوید مشوروں سے نوازا۔ یقیناً ایسے لوگ زندہ معاشروں کی پہچان اور سرمایہ افتخار ہوتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے شریعت محمدی کے مطابق طہارت کے تمام پہلوؤں سے متعلق معلومات مل سکتی ہیں۔ میری قوم کے پڑھے لکھے لوگ اس کا مطالعہ کر کے مزید تجاویز اور آراء سے بھی مستفید کر سکتے ہیں۔

عبدالستار عاصم

0323-4393422

یکم اگست 2012ء

☆☆

Marfat.com

طہارت کیا ہے؟

طہارت دو طرح کی ہے۔ ایک ظاہر کی طہارت اور دوسری باطن کی طہارت۔ شرعاً ظاہری طہارت ہر انسان پر فرض ہے۔ اور باطن کی طہارت خاصانِ خدا کا شیوہ ہے۔ ظاہری طہارت کے بغیر عبادت قبول نہیں اور باطنی طہارت کے بغیر وصل خدا نہیں۔ ظاہری طہارت غسل اور وضو سے حاصل ہوتی ہے جبکہ باطنی طہارت توبہ اور یادالٰہی سے ملتی ہے۔ جو لوگ خدا کے طالب ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ظاہراً پاک صاف رہتے ہیں اور باطن میں اپنی روح کو مخلوط اور پراگندہ خیالات سے پاکیزہ رکھتے ہیں حضرت داتا گنج بخشؒ نے فرمایا کہ

''طہارت دو قسم کی ہے ایک باطنی طہارت اور دوسری ظاہری طہارت۔ ظاہری طہارت کے بغیر نماز درست نہیں۔ ایسے ہی طہارت باطن جس کا تعلق دل پاک کرنے سے ہے۔ معرفت درست نہیں ہوتی۔ بدن کی طہارت کے لیے پانی طاہر و مطہر ہونا چاہیے۔ مستعمل اور مقید پانی نہ ہو۔ دل کی طہارت کے لیے عقیدۂ توحید کی ضرورت ہے جس میں اعتقاد متذبذب اور مشکوک نہ ہو۔ چنانچہ صوفیائے کرامؒ ہمیشہ طہارتِ ظاہری کے پابند رہتے ہیں اور اپنا باطن توحید کے ساتھ وابستہ رکھتے ہیں''۔

حضرت امام غزالیؒ نے طہارت کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ حقیقت میں طہارت کے چار درجے ہیں۔ پہلا درجہ تو باطن کو ماسوی اللہ سے پاک کرنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ

اس سے مقصود یہ ہے کہ جب دل ماسوی اللہ سے پاک ہوگا تو تب ہی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول و مستغرق ہوگا اور یہی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تحقیق ہے۔ صدیقین کا

Marfat.com

درجہ کمال ایمان وتصدیق ہے۔ ماسویٰ اللہ سے پاک ہونا ایمان کا نصف حصہ ہے۔ یعنی ایمان قالب ہے۔ اور یہ جان لے جب تک ماسویٰ اللہ سے دل پاک نہ ہوگا وہ یادحق سے آراستہ ہونے کے قابل نہ ہوگا۔

دوسرا درجہ حسد، تکبر، ریا، حرص، عداوت، رعونت وغیرہ اخلاق رذیلہ سے دل کو پاک کرنا ہے تاکہ دل تواضع، قناعت، توبہ، صبر، خوف، رجا، محبت وغیرہ جیسے اچھے اخلاق سے آراستہ ہوجائے یہ متقی لوگوں کے ایمان کا درجہ ہے۔

تیسرا درجہ غیبت، جھوٹ، اکل حرام، خیانت، نارمات کو دیکھنا اور اس قسم کے گناہوں سے اعضاء وجوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو پاک رکھنا تاکہ یہ اعضاء تمام کاموں میں فرمان برداری وادب سے آراستہ ہوجائیں یہ زاہدوں کے ایمان کا درجہ ہے اور جوارح کوتمام حرام چیزوں سے پاک رکھنا نصف ایمان ہے۔

چوتھا درجہ کپڑے اور بدن کو نجاست سے پاک رکھنا ہے۔ تاکہ یہ رکوع سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہوجائیں یہ عام مسلمانوں کی طہارت کا درجہ ہے اس لیے کہ مسلمان اور کافر میں نماز ہی فرق کرنے والی چیز ہے۔ اور یہ طہارت بھی نصف ایمان ہے تو معلوم ہوا کہ ایمان کے چاروں درجوں پر پاکی نصف ایمان ہے اور چونکہ پاکی نصف اول ہے اس وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ.

تو بدن اور کپڑے کی طہارت اور پاکیزگی کی طرف تو سب لوگ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے لیے بھی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ تو آخری درجہ کی پاکی ہے۔ اس میں توجہ اور انہماک کی وجہ یہ ہے کہ طہارت کی باقی اقسام سے یہ آسان ہے اور اس سے نفس بھی خوش ہوتا ہے اور آرام بھی محسوس کرتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس ظاہری پاکی کو دیکھتے ہیں اور اسی سے اس کے زہد و پارسائی کا چرچا ہوتا ہے اس وجہ سے لوگوں کو یہ آسان معلوم ہوتی ہے لیکن جہاں تک حسد، کبر، ریا، حُبِّ دنیا سے دل کو پاک کرنے اور گناہوں سے بدن کو صاف کرنے کا تعلق ہے اس میں نفس کا کچھ حصہ نہیں یعنی نفس کو مزا نہیں آتا اور نہ ہی مخلوق کی نگاہ

Marfat.com

اس پر پڑتی ہے لیکن یہ باتیں اللہ تو دیکھتا ہے مخلوق نہیں دیکھتی اس لئے عام لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

پھر ان درجات میں ہر طہارت اپنے ماقبل پر موقوف ہے یعنی خدائے عز وجل کی جلالت وعظمت اور باطن میں معرفت الٰہی کا ظہور اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ اُس کا دل، اخلاق وخصائل مذمومہ سے پاک اور صفات محمودہ سے منور نہ ہو اور باطن کی طہارت اُسی وقت ممکن ہے۔ جب آدمی اپنے اعضاء بدن کو مناہی وممنوعات سے پاک کر کے انہیں اطاعتِ الٰہی میں لگادے اور اعضائے بدن سے احکام الٰہی کی فرمانبرداری اسی وقت ممکن ہے جب انسان اپنے آپ کو ظاہری نجاستوں اور گندگیوں سے بچائے۔

غرض ظاہری طہارت، باطن کی طہارت کا ایک ذریعہ ہے نہ کہ اصل مقصود۔ تاہم یہی ظاہری طہارت اور حسب احکام شرع بدن وجوارح کی پاکیزگی آہستہ آہستہ قلب وروح پر اثر ڈالتی ہے۔ اور اُسے پاکیزہ بناتی ہے یہاں تک کہ باطن کی پاکیزگی کا اندازہ لوگ اسی ظاہری پاکیزگی سے لگاتے ہیں کہ دلوں پر ان کی نگاہ نہیں۔ اسی لیے شریعت مطہرہ نے ہم اہل اسلام کو استنجا تک کے طریق سکھائے اور آداب بتائے۔

☆☆

Marfat.com

صوفیاء کا طرزِ عمل اور صفائی

صوفیاء اور مشائخ کے طرزِ عمل میں طہارت کا خصوصی دخل ہے کیونکہ اُن کے نزدیک شرعی طہارت روحانیت کا پہلا زینہ ہے کیونکہ عوام الناس کے لیے یوں تو ضروری ہے کہ وہ اللہ کے عائد کردہ اشغال وافعال کو پوری طرح ادا کریں تاہم جہاں انہیں رعایت دی گئی ہے وہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ مگر صوفیاء کرام کہ جنہوں نے دنیا سے کسی حد تک کنارہ کشی کر کے خود کو صرف عبادت کیلئے فارغ کیا ہوتا ہے تو پھر ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ پرہیزگاری و پاکیزگی کے معاملے میں خاص توجہ دیں اور طہارت کے متعلق مکمل علم حاصل کر کے اس پر عمل کریں اور مرشدِ کامل کی ہدایت کے مطابق طہارت قائم کریں۔ طہارت کے اسرار و موز کے متعلق صوفیاء کے خیالات اور طرزِ عمل حسب ذیل ہے۔

حضرت شبلیؒ کے ایک واقعہ میں ہے کہ آپؒ ایک روز مسجد جانے کے لیے طہارت فرما رہے تھے کہ غیبی آواز آئی کہ ''شبلیؒ ظاہری طہارت تو کر لی باطنی طہارت کہاں ہے؟'' آپؒ واپس تشریف لائے اور تمام جائیداد، مال و دولت راہِ خدا میں خرچ کر کے ایک سال تک صرف ایک کپڑے میں رہے جس سے نماز ادا ہو سکے۔ پھر حضرت جنیدؒ کی خدمت میں آئے۔ جنیدؒ نے کہا ''اے ابوبکر شبلی جو طہارت تم نے اختیار کی وہ بہت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں باطہارت رکھے''، چنانچہ حضرت شبلیؒ وقتِ رحلت تک کبھی بے طہارت نہ رہے۔ جب وقت انتقال آیا تو آپؒ کی طہارت نہ رہی۔ ایک مرید کو اشارہ کیا کہ مجھے طہارت کرواؤ۔ مرید نے طہارت کرائی مگر ریش مبارک میں خلال کرنا بھول گیا۔ اس وقت آپؒ میں کلام فرمانے کی قوت نہ تھی۔ آپؒ نے مرید کا ہاتھ پکڑ کر ڈاڑھی کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے خلال کیا۔ یہ بھی ان سے روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا۔ میں نے کوئی شب بے طہارت

Marfat.com

نہ گزاری اور اگر سہواً طہارت نہ رہی تو مجھے میرے باطن نے یاد دلا دیا۔

اور حضرت شبلیؒ کا بیان ہے کہ ایک روز آپؒ نے طہارت کی۔ جب مسجد کے دروازے پر آئے تو آواز آئی "اے ابوبکر شبلیؒ تیری وہ طہارت ہے جو ہمارے گھر میں گستاخ طہارت کر کے آتے ہیں۔" یہ سن کر آپؒ واپس لوٹے تو آواز آئی۔ "شبلیؒ ہمارے در سے واپس جا کر کہاں جائے گا۔" آپؒ نے ایک نعرہ مارا۔ آواز آئی "شبلی ہم پر طعن کرتا ہے۔" آپؒ وہیں خاموش کھڑے رہ گئے۔ تو آواز آئی "تحمل بلاء کا دعویٰ کرتا ہے" تو آپ نے عرض کی۔ اَلْمُسْتَغَاثُ بِکَ مِنْکَ یعنی تیرے حضور تحمل سے فریاد ہے۔

جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے استاد ابن الکریبیؒ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شب وہ ایک موٹی بھاری بھرکم چادر اوڑھ کر سو رہے تھے کہ انہیں جنابت لاحق ہو گئی اٹھ کر دجلہ کے کنارے آئے۔ رات کا وقت تھا۔ سردی زوروں پر تھی، سردی کی وجہ سے ان کے نفس نے پانی میں بھیگنے سے انکار کر دیا۔ ایسے میں انہوں نے اس بھاری چادر سمیت دریا میں چھلانگ لگا دی اور خوب غوطے کھائے پھر پانی سے نکلے تو فرمایا! "میں نے یہ عزم کیا ہے کہ اس وقت تک اس چادر کو نہیں اتاروں گا جب تک یہ میرے بدن پر ہی خشک نہ ہو جائے" کہتے ہیں کہ اس کے سوکھنے میں پورا ایک ماہ گزرا۔ انہوں نے سردی میں اپنے نفس کے ساتھ یہ عمل صرف تادیباً کیا تھا۔ کیونکہ نفس نے جنابت کے وقت غسل کے واجب ہونے پر غسل کرنے میں ہچکچاہٹ کی تھی۔

سہل بن عبداللہؒ اپنے ساتھیوں کو زیادہ پانی پینے پر ابھارتے رہتے تھے۔ اور زمین پر پانی کم پھینکنے کیلئے کہا کرتے تھے کہ پانی زندہ ہوتا ہے اور اس کی موت زمین پر گرا دینے میں ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ بکثرت پانی پینے سے نفس کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور شہوات مر جاتے ہیں۔

ابو عمر زجاجیؒ کئی برس تک مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے مجاور رہے۔ آپؒ قضائے حاجت کے لیے حرم سے ایک فرسنگ باہر نکل جاتے تھے کہتے ہیں کہ پورے تیس ۳۰ برس میں ایک بار بھی آپؒ نے حدودِ حرم میں قضائے حاجت نہیں کی۔

Marfat.com

ابراہیم خواص علیہ الرحمہ جب بھی جنگل یا صحرا کی طرف جاتے تو اپنے ساتھ پانی کی ایک چھاگل ضرور رکھتے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ وہ پانی تھوڑا سا پی لیتے اور زیادہ پانی وضو کیلئے بچا رکھتے اور اکثر و بیشتر انہوں نے شدید پیاس پر وضو کو ترجیح دی۔

کہتے ہیں کہ ابو طاہر خرمیؒ چالیس سال مکہ معظمہ میں رہے مگر آپؒ نے ارضِ حرم میں طہارت نہ کی جب آپؒ کو حاجت ہوتی تو حدودِ حرم سے باہر جاتے اور فرماتے جس زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمایا میں اُس پر مستعمل پانی ڈالنا مکروہ سمجھتا ہوں۔ اور حضرت ابراہیم خواصؒ سے مروی ہے کہ آپؒ رے کی جامع مسجد میں مرض اسہال سے بیمار ہوئے تو آپؒ رات دن میں ساٹھ بار غسل فرماتے آخر اسی میں رحلت فرما گئے۔

اور حضرت ابوعلی رودباریؒ معاملہ طہارت میں وسواس و توہم کے مریض تھے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں صبح دریا میں گیا اور طلوع آفتاب تک اسی میں رہا۔ اس پر میں آزردہ دل ہوا۔ اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگا۔ الٰہ العالمین العافیہ العافیہ، ہاتف غیبی نے دریا سے جواب دیا۔ العافیہ فی العلم۔ ''ابوعلی! عافیت علم میں ہے''۔

حضرت سفیان ثوریؒ سے مروی ہے کہ آپؒ نے ایک نماز کے لیے ساٹھ بار طہارت کی اس حال میں آپؒ تھے کہ انتقال کا وقت آ گیا۔ آپؒ نے عرض کی الٰہی میں حکمِ موت آنے تک باطہارت ہوں۔

ایک شیخ کا قول ہے: مان لیا کہ فقر اللہ کی جانب سے ہے مگر اس میلے کچیلے رہنے کا کیا مطلب؟ صوفیہ کے ہاں عزیز ترین چیز، صفائی، پاکیزگی، کپڑوں کا دھونا، پابندیٔ مسواک بہتے پانی کے کنارے فروکش ہونا۔ کھلی فضا، ایک طرف کو الگ تھلگ مساجد۔ گرمیوں، سردیوں ہر جمعہ کے روز غسل اور خوشبو ہے بلاشبہ صاف ترین پانی، جاری پانی ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ غسل کرنے میں پابندی تجدید وضو کرتے ہوئے پانی کا اعضاء پر اچھی طرح بہانا صوفیاء کا مرغوب عمل ہے۔

☆☆

Marfat.com

طہارت کی شرائط!

طہارت کے آداب کوملحوظِ خاطر رکھنا شرعاً از حد ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ طہارت کے وقت چھ امُور کا خیال رکھنا بہتر ہے جسے انہوں نے شرائط طہارت قرار دیا ہے اور وہ شرائط حسب ذیل ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ اس احتیاط میں اتنا وقت نہ خرچ کرے جس کے سبب کسی اور بہتر کام سے محروم ہو جائے۔ اس واسطے کہ اگر کوئی طلب علم میں مشغول ہونے کی استطاعت رکھتا ہے یا تفکر وتدبّر میں مشغول ہونے کی قدرت رکھتا ہو جو کشف میں زیادتی کا باعث ہو یا ایسے کسب میں مصروف ہو جو خود اس کی اور اس کے اہل وعیال کی کفالت کا ذریعہ ہو اور مخلوق سے سوال کی ضرورت نہ پڑے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے محفوظ ہو جائے تو اس قسم کے کاموں کو ضائع کر کے طہارت و پاکیزگی میں احتیاط برتنا صحیح نہیں کیوں کہ یہ معاملات طہارت میں احتیاط سے زیادہ اہم ہیں۔ اس لئے کہ حضرات صحابہ علیہم الرضوان اس قسم کی احتیاط کی طرف کم ہی متوجہ ہوتے تھے بلکہ وہ جہاد، کسبِ معاش، طلبِ علم اور اس قسم کے ضروری کاموں میں مشغول رہتے تھے وہ ننگے پاؤں چلتے تھے۔ زمین پر نماز پڑھتے تھے۔ مٹی پر بیٹھ جاتے تھے کھانا کھا کر تلوؤں میں ہاتھ ملتے تھے گھوڑے، اُونٹ وغیرہ کے پسینہ سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ دل کی پاکی وطہارت کا بہت اہتمام کرتے بدن کی صفائی کا بھی لحاظ کرتے۔

ہاں جو شخص سستی اور کاہلی کی وجہ سے یہ احتیاط نہ کرے اسے احتیاط کرنے والوں پر معترض نہیں ہونا چاہیے کہ بہر حال احتیاط کرنا، احتیاط نہ کرنے سے بہتر ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو ریا اور رعونت سے بچائے رکھے اس واسطے کہ

Marfat.com

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ وہ پھر زبان سے ہنگامہ کرنے لگتا ہے کہ میں زاہد ہوں۔ اپنے آپ کو یوں پاک رکھتا ہوں اور اُسے اس بات میں عزت حاصل ہوا گر زمین پر پاؤں رکھے یا کسی اور کے لوٹے سے طہارت کرے اور ڈرے کہ میں کہیں لوگوں کی نگاہ سے نہ گر جاؤں اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو آزمائے لوگوں کے سامنے زمین پر پاؤں رکھے، مباح کی راہ اختیار کرے اپنے باطن میں احتیاط کا تدارک کرے اگر اس کا نفس اس سلسلہ میں جھگڑے تو سمجھ لے کہ ریا کی مصیبت نے آگھیرا ہے اس وقت اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ننگے پاؤں پھرے اور زمین پر نماز پڑھے اور احتیاط سے ہاتھ اٹھائے اس لیے کہ ریا حرام ہے۔ اور احتیاط سنت ہے جب اس سے بغیر احتیاط بچ نہیں سکتا تو احتیاط کو چھوڑ دینا لازم ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ احتیاط کو اپنے اُوپر فرض اور لازم نہ کرے کیونکہ احتیاط جو مباح ہے کبھی کبھی اس راہ پر بھی چلے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے برتن اور حضرت عمرؓ نے ایک بد مذہب عورت کے برتن سے طہارت کی۔ اور ان حضرات نے اکثر اوقات مٹی پر نماز پڑھی اور جو کوئی سونے کے لیے زمین پر کوئی بچھونا وغیرہ نہ بچھاتا ہو اس کی تعظیم کرتے تو جو کوئی ان حضرات کی اچھی عادات کو چھوڑے گا اس کا نفس ان حضرات کی اطاعت کو قبول نہیں کرے گا تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اس کے نفس نے اس احتیاط میں چونکہ عزت اور لذت پائی اس لیے اب اس کو اس احتیاط سے ہاتھ کھینچنا مشکل ہوگا۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ جس احتیاط سے مسلمانوں کے دلوں کو رنج پہنچے اُسے چھوڑ دینا چاہیے اس واسطے کہ مسلمان کے دل کو رنج پہنچانا حرام ہے اور احتیاط ترک کرنا حرام نہیں، جیسے کوئی غلام راستہ میں ہاتھ پکڑنے کا ارادہ کرے یا معانقہ کرنا چاہے اور اس کے بدن میں پسینہ کی بُو اور دوسرا شخص اپنا بدن سمیٹے اور بچائے یہ حرام ہے۔ بلکہ لوگوں سے میل جول ہزار احتیاطوں سے بہتر اور افضل ہے اسی طرح اگر کوئی کسی کی جانماز پر پاؤں رکھنا چاہے یا کسی کے لوٹے سے طہارت کرنا چاہے یا برتن میں پانی پینا چاہے تو اسے منع کرنا اور اپنی کراہت ظاہر کرنی مناسب نہیں اس واسطے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آبِ زمزم طلب فرمایا حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں تو بہت لوگ ہاتھ ڈالتے ہیں اور

Marfat.com

ڈول بھی ایسا ہی ہے ذرا توقف فرمائیں تا کہ میں اپنا خاص ڈول منگوالوں۔ اس سے پانی کھینچ دوں گا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے ہاتھ کی برکت کو میں پسند کرتا ہوں۔ اکثر پڑھے لکھے جاہل ان باتوں کو نہیں پہچانتے اور جو شخص احتیاط نہ کرے اس سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور اسے رنج پہنچاتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کے ماں باپ اور رفیق جب ان کا لوٹا یا کپڑا وغیرہ پکڑتے ہیں تو یہ درشت کلامی سے کام لیتے ہیں۔ یہ تمام حرکات حرام ہیں اور اکثر ایسے ہوتا ہے کہ جو لوگ اس قسم کی احتیاط سے کام لیتے ہیں ان کے دماغ میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور لوگوں پر یہ احسان جتاتے ہیں کہ ہم یوں احتیاط کرتے ہیں اور اپنے آپ کو لوگوں سے بچا کر انہیں رنج پہنچانا غنیمت شمار کرتے ہیں اور اپنی پاکیزگی کا حال دوسروں سے ذکر کر کے فخر کا اظہار کرتے ہیں اور دوسروں کو بدنام کرتے ہیں صحابہ علیہم الرضوان جس آسان راہ پر چلتے تھے اسے اختیار نہیں کرتے جو شخص فقط پتھر سے استنجا کرے اس فعل کو کبیرہ گناہ قرار دیتے ہیں یہ تمام باتیں بُرے اخلاق میں شامل ہیں اور جو شخص ایسا کرے گا گویا وہ باطنی طور پر نجاست سے پاک نہیں جب کہ دل کو ایسی مکروہ اور رنج دِہ باتوں سے بچانا فرض ہے کیونکہ یہ امور ہلاکت کا باعث ہیں اور ان باتوں سے الگ رہنا ہلاکت کا موجب نہیں۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں اور گفتگو میں اس بات کی احتیاط رکھے کہ یہ بہت ضروری ہے اور جب ضروری امر سے ہاتھ روکا یعنی اسے نہ کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوسری باتوں میں یہ احتیاط یا تو رعونت کے سبب ہوگی یا عادت کے سبب! جیسے کوئی شخص تھوڑی سی بھوک پر کھانا کھالے اور اس میں احتیاط نہ برتے تو جب تک ہاتھ منہ نہیں دھوتا نماز نہیں پڑھتا اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ جو چیز نجس ہے اس کا کھانا حرام ہے اگر وہ نجس ہے تو بلاضررت کیوں کھاتا ہے اگر پاک ہے تو ہاتھ منہ نہیں دھوتا نماز نہیں پڑھتا اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ جو چیز نجس ہے اس کا کھانا حرام ہے اگر وہ نجس ہے تو بلاضرورت کیوں کھاتا ہے۔ گر پاک ہے تو ہاتھ کیوں دھوتا ہے۔ پھر جب ہاتھ منہ دھویا تو جس کپڑے پر عوام بیٹھتے ہیں اس پر نماز نہیں پڑھتا تو پھر عوام کے گھر کا کھانا کیوں کھاتا ہے۔ اس میں احتیاط

Marfat.com

کیوں نہیں کرتا۔ حالانکہ لقمہ کی پاکیزگی میں احتیاط بہت ضروری ہے جبکہ اکثر لوگ بازاریوں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا تو کھا جاتے ہیں لیکن ان کے کپڑے پر نماز نہیں پڑھتے یہ باتیں احتیاط میں سچے ہونے کی دلیل نہیں۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ احتیاط منہیات و منکرات کے ساتھ ادا نہ کرے مثلاً تین بار سے زیادہ طہارت نہ کرے۔ کیونکہ چوتھی بار طہارت منع ہے یا طہارت میں دیر لگانا کہ کوئی مسلمان اس کا منتظر رہے۔ ایسا نہ کرنا چاہیے یا ضرورت سے زیادہ پانی بہائے یا مستحب وقت سے تاخیر کر کے نماز پڑھے یا امام ہو کر لوگوں کو جماعت کا انتظار کرائے یا کسی مسلمان سے کسی کام کا وعدہ کیا ہو اور اس میں تاخیر کرے یا اس وجہ سے اس مسلمان کی کمائی کا وقت ضائع ہوتا ہو یا اس کے اہل و عیال تباہ ہوتے ہوں ایسے کام اُس احتیاط کی وجہ سے جو فرض نہیں درست نہیں ہو جاتے یا کوئی مسجد میں اپنا مصلیٰ اس واسطے ضرورت سے زیادہ پھیلائے کہ کسی اور کا کپڑا اس سے چھو نہ جائے اس میں تین چیزیں ممنوع ہیں ایک تو یہ کہ مسجد کا ایک ٹکڑا دوسرے مسلمانوں سے غصب کیا اور چھین لیا حالانکہ اس کا حق سجدہ کرنے کی جگہ سے زیادہ نہ تھا۔ دوسری یہ کہ مسلمان سے یوں پرہیز کرتا ہے، جیسے کتے یا کسی اور ناپاک چیز سے جبکہ ایسا نہیں چاہیے تیسری یہ کہ ایسی صف جس میں بہت لمبا چوڑا مصلیٰ بچھا ہو اس میں خلا اور گڑبڑ واقع ہو گی۔ پس ایسے منکرات بہت ہیں کہ پڑھے لکھے جاہل نام نہاد احتیاط کے سبب اُن کے مرتکب ہوتے ہیں اور ان کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہوتے۔

............☆☆............

Marfat.com

قرآنی احکام طہارت

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پاک صاف رہنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ انسان غلاظت سے پاکیزہ رہنے میں کوشاں رہے۔اللہ تعالیٰ نے اصحابِ صُفہؓ کی تعریف میں فرمایا!

فِیۡهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَهَّرُوۡا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِیۡنَ(التوبہ :108)

ترجمہ:''اس میں وہ مرد (عبادت کرتے) ہیں جو خوب صاف ستھرے ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب صاف ستھرا ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔(عمدۃ البیان)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے اہل قبا سے فرمایا کہ تم لوگوں میں وہ کونسی بات ہے انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہم پانی سے استنجا کرتے ہیں اور پاکیزگی کو قائم رکھتے ہیں۔اس آیت کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ منافقین نے مسجد ضرار بنائی اور پھر رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ اس مسجد میں خود تشریف لاکر آغاز کردیں۔لیکن پسِ پردہ ان کی شرارت تھی۔تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت کا نزول فرمایا کہ آپ ﷺ ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہوں بلکہ اسی مسجد میں رہیں جہاں آپ ﷺ ہیں لیکن ان منافق لوگوں میں کچھ لوگ اچھے بھی تھے تو ان کے بارے میں مندرجہ بالا آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو پاک رہنا پسند کرتے تھے کیونکہ پاکیزگی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس لیے ہمیں اس آیت سے طہارت قائم کرنے کا درس ملتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ.(البقرہ آیت:222)

ترجمہ:''بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ اچھی طرح پاکیزگی

Marfat.com

رکھنے والوں سے (بھی) محبت فرماتا ہے"۔ (عمدۃ البیان)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی انہیں قربت حاصل ہو اور انہیں اللہ کی دوستی نصیب ہو تو انہیں چاہیے کہ توبہ کر کے پاکیزگی کی راہ اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ طاہر اور قدوس ہے اس لیے پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اولیائے کاملینؒ نے بھی یہی راستہ اختیار کیا پہلے شرعی طہارت کی راہ پر چلے اور اسی سے روح کو طہارت نصیب ہوئی کیونکہ ظاہری طہارت باطنی طہارت کی آئینہ دار ہے اس لیے میرے دوست تو بھی پاکیزگی کی راہ اختیار کرتا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی نگاہِ التفات ہو۔

قرآن مجید میں چند اور مقامات پر ارشاد ہے کہ

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا،

"اگر تم جُنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ"۔

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ رِجْسَ الشَّيْطٰنِ. (آیت 11. سورۃ 8 الانفال)

ترجمہ: "یعنی وہ آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے"۔ (عمدۃ البیان)

یہاں بھی وہی فرمانِ خداوندی ہے کہ اے انسان جب تیرے جسم سے گندہ مادہ جس کی تو پیدائش ہے خارج ہو تو تُو اُس وقت تک اُس کے حضور میں حاضر نہ ہو جب تک کہ تو اپنے جسم کو خوب پاک صاف نہ کر لے۔ کیونکہ وہ طاہر ہے تو طاہر نہیں۔ وہ قدوس ہے تو قدوس نہیں اور جب انسان پاک صاف ہو جائے تو اس وقت نماز اور دوسرے ضروری دینی فرائض سرانجام دینے چاہئیں ایسے ہی ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٥(النساء :74)

ترجمہ: "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ"۔ (عمدۃ البیان)

..........☆☆..........

Marfat.com

احادیثِ طہارت

طہارت بحیثیت نصف ایمان

اسلام میں چونکہ بدنی عبادت کے لیے طہارت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور بیشتر اعمال کی بنیاد طہارت ہے۔ یہاں تک کہ تمام عبادات طہارت کے بغیر قابل قبول نہیں۔ اس لیے طہارت کے ذریعے اعمال کو قائم کرنا ہمارے ایمان کا اولین تقاضا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے آدھا ایمان یعنی ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اجر عظیم کی بناء پر طہارت کو نصف ایمان کہا گیا ہے جس طرح ایمان گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اسی طرح طہارت بھی گناہوں کو مٹاتی ہے اس لیے اسے نصف ایمان کہا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاءُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاءُ مَابَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَّ الصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰکِنْ ذَکَرَھَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ:

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طہارت نصف ایمان ہے اور الحمدللہ ترازو بھر دے گی اور سبحان اللہ اور الحمدللہ آسمان اور زمین کے

Marfat.com

درمیان کو بھر دیتے ہیں۔اور نماز روشنی ہے۔خیرات دلیل ہے۔صبر چمک ہے۔قرآن تیری یا تجھ پر حجت ہے۔ ہر شخص صبح پاتا ہے تو اپنا نفس بیچتا ہے۔تو یا نفس کو آزاد کرتا ہے یا ہلاک۔ مسلم نے روایت کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت نہ مسلم و بخاری میں پائی نہ کتاب حمیدی میں نہ جامع میں لیکن اسے دارمی نے ذکر کیا۔اور سبحان اللہ کی بجائے الحمد للہ ذکر کیا۔

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّ ھُنَّ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ یَدِیْ اَوْ فِیْ یَدِہٖ قَالَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَاءُ ہٗ وَالتَّکْبِیْرُ یَمْلَاءُ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ:

بنی سلیم کے ایک صاحب سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے یا اپنے ہاتھ یہ چیزیں گنائیں فرمایا تسبیح آدھی ترازو ہے اور الحمد للہ اسے بھر دے گی۔ اور تکبیر آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتی ہے اور روزہ آدھا صبر، طہارت آدھا ایمان ہے۔(ترمذی شریف)

طہور سے ظاہری پاکی اور ایمان سے عرفی ایمان مراد ہے چونکہ ایمان بھی گناہوں کو مٹاتا ہے اور وضو بھی لیکن ایمان چھوٹے بڑے سارے گناہ مٹا دیتا ہے۔اور وضو صرف چھوٹے۔اسی لیے اسے آدھا ایمان فرمایا۔ایمان باطن کو عیبوں سے پاک فرماتا ہے اور وضو ظاہر کو گندگیوں سے اور ظاہر باطن کا گویا نصف ہے یا ایمان دل کی برائیوں سے پاک اور خوبیوں سے آراستہ کرتا ہے اور طہارت جسم کو فقط گندگیوں سے پاک کرتی ہے لہٰذا یہ نصف ہے۔اور ممکن ہے کہ ایمان سے مراد نماز ہو۔

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

طہارت یعنی پاکیزگی گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بھی ہے جونہی کوئی مسلمان استنجا، غسل اور وضو کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ طہارت کے باعث اس کی نیکیوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے تو

Marfat.com

ان نیکیوں کے عوض اس کے نامہ اعمال سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ گناہ بخش دیتا ہے۔ گناہوں کی اس بخشش کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے کئی فرمان ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَا بِحيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰه عَلَيهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اِذَ اتَوَ ضَا الْعَبْدُ الْمُوْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَاتَ الْخَطيَا مِنْ فَمِهِ وَاِذَ اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهِ وَاِذَاغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُ جَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَا رِ عَيْنَيْهِ فَا ذَ اغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تُخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَ يْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجُ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَاغَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَا نَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسجِدِ وَ صَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ رَوَاهُ (مالک والنسائی)

حضرت عبداللہ صنابحیؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ مومن جب وضو کرنے کیلئے کلی کرے تو خطائیں اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو خطائیں اس کے ناک سے نکل جاتی ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکلتی ہیں۔ اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو خطائیں ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، اور جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں اس کے سر سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو خطائیں اُس کے پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر اُس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز پڑھنا رحمت کی زیادتی ہوتی ہے۔ (مالک ونسائی)

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَا هُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو وضو کرے تو اچھا وضو کرے اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں تو اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل

Marfat.com

جاتی ہیں۔ (مسلم بخاری)

یہاں اچھے وضو سے مراد سنتوں اور مستحبات کے ساتھ وضو کرنا ہے اور خطاؤں سے گناہ صغیرہ کیونکہ گناہ کبیرہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد صاحب حق کی معافی کے بغیر معاف نہیں ہوتے یعنی جو شخص اچھا وضو کیا کرے تو اس کے سارے اعضاء کے گناہ اُس پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَّ ذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمَرَافِقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاءَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاءَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ جس پر فرض نماز آئے تو اُس کا وضو وخشوع ورکوع اچھی طرح کرے مگر یہ اُس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ نہ کیا ہو، یہ ہمیشہ ہی ہوتا ہے۔ (مسلم) روایت ہے انہی سے کہ آنجناب ﷺ نے وضو کیا تو ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنی تک داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھویا کہنی تک پھر سر کا مسح کیا۔ پھر داہنا پھر بایاں پاؤں تین تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے پھر دو نفل پڑھ لے جن میں اپنے دل سے کچھ باتیں نہ کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم بخاری)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاءَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ

Marfat.com

اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان بندہ یا مومن وضو کرنے لگتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جدھر آنکھوں سے دیکھا ہو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جسے اس کے ہاتھ نے پکڑا تھا پانی یا پانی کی آخری بوند کے ساتھ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جدھر اُس کے پاؤں چلے پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ حتیٰ کہ گناہوں سے پاک وصاف نکل جاتا ہے (مسلم)

طہارت کے ذریعے جنت کے دروازوں کا کھلنا

وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاءُ فَيَبْلُغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِيُّ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَارَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِيُّ السُّنَّةِ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں ایسا کوئی نہیں جو وضو کرے تو مبالغہ کرے یا پورا وضو کرے۔ پھر کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے کہ جس سے چاہے گھسے ایسے ہی مسلم نے اپنی صحیح میں اور حمیدی نے افراد مسلم میں روایت کی ہیں یہی ابن اثیر نے جامع الاصول میں اور شیخ محی الدین نووی نے حدیث مسلم کے آخر میں۔ ہماری روایت کے مطابق اور ترمذی نے یہ اور زیادہ فرمایا کہ خدایا مجھے توبہ والوں سے بنا اور مجھے خوب ستھروں سے کر اور جو حدیث محی السنہ نے صحاح میں روایت کی کہ جس نے وضو کیا تو اچھا کیا اُسے ترمذی نے اپنی جامع میں اسی طرح روایت کیا سوا کلمہ اشہد کے ان محمدا سے پہلے۔

طہارت کے فضائل اور فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ طہارت سے مسلمانوں کی آخرت سنور جاتی ہے۔ جنت ایک صاف ستھری جگہ ہے اور نیکیوں کا انعام ہے اس لیے جو لوگ یہاں عبادت الٰہی کیلئے طہارت قائم کرتے ہیں۔ وہ جنت میں داخلے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا وضو اور طہارت کے دیگر ذرائع جنت واجب ہونے کے ذرائع ہیں۔

اس حدیث پاک میں یہ بھی بیان ہوا کہ جو شخص وضو کر کے ایمان پر قائم ہو جاتا ہے۔ تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

قیامت کے روز طہارت بحیثیت علامت (پہچان)

طہارت کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ طہارت روز قیامت کو علامت (پہچان) بنے گی۔ روز قیامت کو جب کہ تمام انبیاء کی اُمتیں ایک ہی مقام پر موجود ہوں گی تو ان میں اُمت مسلمہ کی پہچان کی ایک علامت ہوگی اور وہ علامت طہارت کے باعث ہوگی یعنی اہل طہارت کے چہرے چمکتے ہوں گے جس سے فوراً پتہ چل جائے گا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کے امتی ہیں اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

Marfat.com

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَادَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَءَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے، تو فرمایا اے مومن قوم کی جماعت تم پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ مجھے یہ تمنا ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھتا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں، فرمایا تم میرے ساتھی دوست ہو، ہمارے بھائی وہ ہیں جو اب تک آئے نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا آپ ﷺ کے جو اُمتی اب تک نہیں آئے۔ انہیں حضور ﷺ کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا بتاؤ تو اگر کسی شخص کے گھوڑے پنج کلیان ہوں، اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں میں مخلوط ہو گئے ہوں، کیا یہ اپنے گھوڑے نہ پہچان لے گا؟ بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا وہ آثار وضو سے پنج کلیان آئیں گے، اور میں حوض پر اُن کا پیش رو ہوں گا۔ (مسلم)

اس حدیث میں اگر چہ وضو کی فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن وضو طہارت ہی کا ایک حصہ ہے اس لیے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے کہ قیامت کے روز جو حصے وضو میں دھوئے جاتے ہیں وہ چمکیں گے۔ اور انہیں رسول اکرم ﷺ ایسے پہچان لیں گے جس طرح بہت سے گھوڑے سفید اور سیاہ رنگ کے ہوں تو جس شخص کے سفید گھوڑے ہوں تو وہ انہیں فوراً پہچان لے گا۔ ایسے ہی رسول ﷺ وضو کرنے والے حضرات کو ان کے اعضاء سے ظاہر ہونے والے نور کے باعث فوراً پہچان لیں گے۔

طہارت کا اعمال پر اثر

طہارت انسان کے اعمال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو لوگ طہارت قائم رکھتے ہیں

Marfat.com

اُن کی طبیعت عبادت کی طرف مائل رہتی ہے۔اور جولوگ گندے اور غلاظت میں گھرے رہتے ہیں ان کی طبیعت نیک اعمال کی طرف بمشکل راغب ہوتی ہے اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ

وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ رُوْحٍ عَنْ رَجُلٍ من اَصحابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فقَرَاءَ الرُّوْمَ فَا لْتُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِیْ:

ترجمہ: روایت ہے شبیب ابن ابی روح سے وہ حضور ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز فجر پڑھی سورہ روم کی قرأت کی تو آپ ﷺ کو متشابہ لگ گیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہم پر یہی لوگ قرآن مشتبہ کردیتے ہیں۔(نسائی)

اس حدیث میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ طہارت کو قائم نہ کرنا دوسروں پر نحوست ڈالتا ہے۔اور خاص کر جوکوئی ناپاکی کی حالت میں غسل نہیں کرتے اور نماز کی طرف آجاتے ہیں۔ایک تو ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی اور دوسرے یہ کہ مسجد میں دوسرے ساتھیوں پر اس کا اثر پڑتا ہے اس لیے رسول اکرم ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ طہارت کو ہر صورت میں مقدم جانتے ہوئے قائم رکھنا چاہیے۔

جنت اور طہارت کا تعلق

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاءُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَ وَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

روایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی مسلمان نہیں جو وضو کرے تو اچھا کرے پھر کھڑے ہو کر دو نفل دل اور منہ سے متوجہ ہو کر پڑھے۔مگر اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم) جنت مقامِ خیر ہے جہاں ہر

Marfat.com

طرف سکھ اور راحت ہی راحت ہے۔ رہنے کیلئے عالی شان محلات ہیں۔ اور جہاں زندگی ابدی ہے۔ لہٰذا انسان کی یہ فطری خواہش ہے کہ مرنے کے بعد اسے راحت ملے اور وہ جنت میں ہمیشہ کے لیے آرام سے رہے۔ اس کے لیے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص وضو کرتا ہے اور اس کے بعد نماز پڑھے۔ وہ مرنے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگر چہ بظاہر اس حدیث میں وضو کی فضلیت بیان کی گئی ہے۔ لیکن مراد اس سے یہی ہے کہ جب انسان طہارت کے اسلامی اصول اپنا لیتا ہے تو جنت اس کیلئے واجب ہو جاتی ہے۔

نماز کی کنجی طہارت

مسلمانوں کے لیے نماز کی پابندی بہت ضروری ہے کیونکہ نماز ہی آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے اور اسی لئے اسے جنت کی کنجی کہا جاتا ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے طہارت ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ طہارت کو نماز کی کنجی کہا جاتا ہے کیونکہ نماز سے انسان کی باطنی پاکیزگی ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہراً پاکیزگی قائم ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث یہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی۔ (رواہ احمد)

خشک ایڑیوں کو عذاب

وضو طہارتِ شرعیہ کا ایک جز ہے اور اس کا مکمل بیان وضو کے فضائل میں کیا جائے گا۔ لیکن یہاں اجمالاً یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جو حضرات وضو اچھی طرح نہیں کرتے اور پاؤں دھوتے وقت ایڑیوں پر پانی اچھی طرح نہیں ڈالتے بلکہ ایڑیوں کا کچھ حصہ خشک چھوڑ جاتے ہیں تو انہوں نے ایسا کرنے سے صریحاً فرمانِ رسول ﷺ کی نافرمانی کی اس لیے ان کے اس ناقص عمل کی وجہ سے آخرت میں انہیں عذات ہوگا۔ وضو میں ایڑیوں کے خشک رہنے پر عذاب کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَتَوَضَّاءَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

ام المومنین عائشہؓ کے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ گئے جس دن سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے انتقال کیا تو انہوں نے وضو کیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اے عبدالرحمٰن وضو کو پورا کرو۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے ہیں خرابی ہے ایڑیوں والوں کے لیے جہنم کی آگ سے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَآءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّاءُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَآ اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو لوٹے۔ راہ میں ایک جگہ پانی ملا عصر کی نماز کا وقت ہوگیا تھا۔ لوگوں نے جلدی جلدی وضو کیا۔ ہم جو ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں سوکھی معلوم ہوتی تھیں۔ ان پر پانی نہیں لگا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی آگ سے پورا کرو وضو کو۔ (مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہم سے چھٹ گئے ایک سفر میں پھر آپ ﷺ نے پایا ہم کو۔ اور عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا ہم مسح کرنے لگے اپنے پاؤں پر آپ ﷺ نے پکارا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔ (مسلم شریف)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَجُلًا لَّمْ يَغْسِلْ عَقِبَهٗ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے (وضو میں)

Marfat.com

اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی۔تو فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔(مسلم شریف)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ رَایٰ قَوْماً یَتَوَضَّؤُنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلْعَرَاقِیْبِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ:ابو ہریرہؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو بدھنی سے وضو کر رہے تھے تو پورا کرو وضو کو کیونکہ میں نے سُنا ابوالقاسم ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے خرابی ہے کونچوں کو انگار سے(مسلم شریف)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی آگ سے۔(مسلم شریف)

☆☆

Marfat.com

اہمیت طہارت

جسم، لباس اور جگہ کی طہارت کا معیار جو اسلام نے قائم کیا ہے وہ دنیا کے کسی اور مذہب نے نہیں۔ شریعت مطہرہ میں قدم قدم پر طہارت پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن اور احادیث میں اس کی جابجا تاکید کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کا اہم مقصد عبادت الٰہی اور اطاعت ہے اور یہ دونوں حکم یعنی عبادت اور اطاعت اس وقت انسان پر لاگو ہوتے ہیں جب انسان تندرست وتوانا ہو۔ اگر انسانی جسم لاغر اور معذور ہوگا تو اس پر شریعت نے نرمی کا اصول رکھا ہے یا قواعد وضوابط کی گرفت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور یاد رہے کہ اگر صحت مند انسان اپنے جسم، لباس، خوراک، رہنے سہنے اور عبادت کرنے کی جگہ کو پاک صاف نہ رکھے تو وہ آئے دن طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو کر کمزور ولاغر ہو جائے گا اور عبادت کے قابل نہیں رہے گا اس لیے اسلام نے وضو، غسل، آداب رفع حاجت اور نجاستوں سے پاکیزگی کے احکام دیئے ہیں تاکہ انسان اپنی صحت وتندرستی کو برقرار رکھ سکے اور خبیث بیماریوں سے بچا رہے۔

انسان کا جسم ایک مشین کی مانند ہے اگر مشین کو گرد وغبار سے صاف نہ کیا جائے تو کچھ عرصہ کے بعد مشین گندگی کی وجہ سے کام کرنا چھوڑ دے گی ایسے ہی مسلسل محنت اور کام کاج کرنے سے انسان کا جسم گندہ ہو جاتا ہے یا کسی اور وجہ سے جسم پر گندگی لگ جاتی ہے اگر اسے صاف نہ کیا جائے تو جسم سے بدبو آنے لگے گی اور مختلف قسم کے جراثیم پیدا ہو کر انسان بیماریوں کا شکار ہو جائے گا۔ اگر منہ کی صفائی نہ کی جائے تو انسان پائریا جیسی خبیث و موذی مرض کا شکار بن جائے گا ناک کو مواد غلیظ اور اس کی ریزش سے صاف نہ رکھا جائے تو ذہن کی بلادت عقل کی سبکی وغیرہ کی شکایات رونما ہو جائیں گی ہاتھ منہ نہ دھوئیں تو گرد وغبار

Marfat.com

جمع ہو کر اُس کا رنگ و روپ بگاڑ دیں گی خون میں فساد پیدا ہو جائے گا اور انسان پھوڑے پھنسی وغیرہ کا ہمیشہ شکار رہے گا غرض یہ کہ جسمانی صحت و تندرستی کے لیے اُن اعضاء کو بار بار دھونا اُن پر پانی بہانا اور تر رکھنا ضروری ہے جو غبار آلود ہوتے رہتے ہیں۔

اسلام میں جس طرح زندگی کے ہر قسم کے معاملات کے لیے دستور اور قوانین ہیں ایسے ہی طہارت کے لیے بھی اسلام نے ہمیں اصول بتائے ہیں۔ تاکہ اسلام کے پیروکار ان پر عمل کر کے اپنی صحت و تندرستی کو قائم رکھ سکیں۔ اس لیے میرے دوست جب تو بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہونا چاہے تو وضو اور غسل کر کے حاضر ہو۔ اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف رکھ تاکہ خدا تجھ پر مہربان ہو اور تمہارے نفس کی تاریکی دور ہو۔ ایک مسلمان جونہی ظاہری طہارت پر کاربند ہوگا تو خدا اس کے باطن کو پاک کرے گا اور اسے روحانیت سے مالا مال کرے گا۔ پھر اسی روز حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علیؓ کے فلسفے کو تازہ کر دے گا، اویس و سلیمانؓ کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ اپنے ظاہر و باطن کو ایک کر دے گا۔ اے انسان! جب تیرا خدا ایک، تیرا رسول ﷺ ایک، تیرا قرآن ایک، تیرا دین ایک، تیرا ایمان ایک، ترا کعبہ ایک تو پھر تیری زبان ایک کیوں نہیں؟ تیرا وعدہ ایک کیوں نہیں، تیرے قول و فعل میں طہارت کیوں نہیں، آ پھر غسل و وضو سے طہارت کا سبق سیکھ اور اپنے من کو پاک کر۔ اس لیے حضرت علی ہجویریؒ نے فرمایا ہے کہ

"ہاتھ دھوئے تو اس کے ساتھ ہی دل کو دنیا کی محبت سے پاک کر لے۔ جب استنجا کرے تو جس طرح نجاستِ ظاہر سے پاکی حاصل کی ویسے ہی باطن کو غیر کی دوستی سے پاک کر لے۔ جب ناک میں پانی ڈالے تو خواہشات کو بھی اپنے اوپر حرام کر لے۔ جب منہ دھوئے تو ساتھ ہی تمام خواہشات نفسانی کی چیزوں سے منہ پھیرے اور حق کی طرف متوجہ ہو۔ جب کہنیوں تک ہاتھ صاف کر لے تو اپنی تمام مصیبتوں سے علیحدہ ہو جائے جب سر کا مسح کرے تو اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے۔ جب پاؤں دھوئے تو تمام مناہی راہ چلنے سے باز رہنے کی نیت کرے۔ اس طرح اسے ہر دو طہارتیں حاصل ہوں گی۔ اس لیے کہ امور شرعی باطن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جیسے اقرار باللسان اور تصدیق

Marfat.com

قلب سے ہی ہوتی ہے۔اور نیت دل سے اور اطاعتِ شریعت تن سے ہوتی ہے۔ چنانچہ دل کی طہارت کا طریقہ یہی ہے کہ آفات دنیا میں تدبر و تفکر کر کے اس بات پر غور کرے کہ دنیا بے وفا ہے اور یہ جگہ خالص فنا ہے اس سے دل خالی کر کے یک سو ہو جائے۔ مگر یہ کافی مجاہدہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور مجاہدہ میں اہم کام آداب ظاہری کی حفاظت ہے اور ہر حال میں اس کا التزام ہے"۔

............☆☆............

Marfat.com

آدابِ رفع حاجت

جسمانی طہارت کے سلسلے میں سب سے پہلے رفع حاجت کے آداب کوملحوظ خاطر رکھنا چاہیے لہٰذا رفع حاجت کا مستحب طریقہ تو یہ ہے کہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھے۔قبلہ کی طرف مُنہ اور پیٹھ نہ کرے بلا ضرورت تمام کپڑے اتار کر پاخانہ نہ کیا جائے۔داہنا ہاتھ شرم گاہ کو نہ لگایا جائے۔بیت الخلاء کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے تا کہ پاخانے اور پیشاب کی چھینٹیں نہ پڑیں۔پاخانے کے بعد فوراً طہارت کرنی چاہیے اگر پانی میسر نہ ہوتو پھر نجاست کو مٹی کے ڈھیلے یا کسی مناسب خشک چیز سے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے دور کرے اور پانی ملنے پر استنجا کرے۔

آبادی کے باہر جب پاخانہ کرے تو لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جانا چاہیے اگر ممکن ہو تو کسی دیوار، جھاڑی یا فصل کی آڑ میں چلا جائے۔بیٹھنے سے پہلے شرمگاہ کو ننگا نہ کرے۔جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں وہاں پاخانہ اور پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔راستے سایہ دار درخت کے نیچے بھی پاخانہ یا پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔کسی سوراخ میں بھی پاخانہ یا پیشاب نہیں کرنا چاہیے سخت زمین سے احتیاط برتنی چاہیے۔جس چیز پر اللہ کا نام ہوا سے ساتھ نہ لے جانا چاہیے۔

مسلمانوں میں کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو بظاہر تو مسلمان ہیں لیکن معاشرت میں اسلامی طور طریقوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے تہذیب وتمدن کو اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رفع حاجت فطری اعمال میں سے ہے جس سے انسان نے ہر حال میں فارغ ہوتا ہی ہے۔پھر اس پر شرعی پابندیاں کیوں عائد ہیں لیکن اعتراض کرنے والے اس حقیقت سے ناآشنا ہیں کہ رفع حاجت کے بارے میں شریعت اسلامیہ میں جو پابندیاں ہیں

Marfat.com

انہیں عقل تسلیم کرتی ہے اور وہ حفظان صحت کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔ اس کے علاوہ شریعت میں جو امور بظاہر تکلیف دہ نظر آتے ہیں لیکن ان تکالیف کے مقابلے میں ان کے جو فوائد ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں ان کا شمار اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی بندگی میں بھی ہوتا ہے اس لیے انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب تک ان کی بجا آوری سے عاجز نہ ہو۔ ان سے روگردانی کرے۔ لہٰذا مسلمانوں کو دوسرے کی تقلید چھوڑ کر اسلامی شریعت کی پیروی کرنی چاہیے۔

آڑ میں پاخانہ کرنا

پیشاب یا پاخانہ کسی چاردیواری کے اندر کرے تو بہتر ہے۔ شہروں میں اس مقصد کے لیے گھروں، دفتروں، مساجد اور دیگر مقامات پر لٹرینیں ہیں لہٰذا رفع حاجت کے لیے لٹرین کا استعمال بہت بہتر ہے۔ لٹرین با پردہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ کسی چیز کی آڑ میں پاخانہ و پیشاب کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَ مَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَ مَالَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَ مَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَ مَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ.

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سرمہ لگائے اور طاق بار لگائے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو گناہ نہیں اور جو استنجا کرے تو طاق سے کرے جو کرے تو اچھا اور نہ کرے تو گناہ نہیں اور جو کھائے تو جو خلال سے نکالے وہ تھوک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جو نہ کرے تو گناہ نہیں اور جو پاخانے جائے تو آڑ کرے اگر آڑ نہ پائے یا بجز اس کے کہ ریت کا ڈھیر جمع کرے تو اس ڈھیر کی طرف پیٹھ کرے کیونکہ شیطان لوگوں کے پاخانہ کے مقام سے کھیلتا ہے جو یہ کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو گناہ نہیں۔'' (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ کا طریق کار

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَآئِيْ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى.

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمان بن حسنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ شریف میں ڈھال تھی۔ ڈھال زمین پر رکھی پھر بیٹھ کر اس کے پیچھے پیشاب کیا تو بعض کفار بولے انہیں دیکھو تو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں۔ یہ بات نبی ﷺ نے سن لی تو فرمایا افسوس تم پر کیا تمہیں خبر نہیں کہ بنی اسرائیل والوں کو کیا آفت پہنچی تھی کہ جب انہیں پیشاب لگ جاتا تو قینچیوں سے جگہ کاٹ ڈالتے تھے اس نے انہیں منع کیا تو اپنی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

(''اسے ابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کیا اور نسائی نے ابوموسیٰ سے'')

قضائے حاجت کے لیے وہاں جاؤ جہاں کوئی نہ دیکھے جنگل یا آبادی کے باہر پاخانہ کرنے کے لیے وہاں جانا چاہیے جہاں کوئی دوسرا نہ دیکھ سکے مراد یہ ہے کہ تنہائی میں پاخانہ کرنا چاہیے اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا اپنا طریقہ کار یہ تھا کہ جب آپ ﷺ کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پاخانہ جانے کا ارادہ کرتے تو وہاں جاتے جہاں آپ ﷺ کو کوئی نہ دیکھتا'' (ابوداؤد)

حضرت علیؓ کی روایت

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

Marfat.com

هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

''روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنابت کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی پاخانہ میں جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔اس کی سند قوی نہیں''

پاخانہ کرنے سے قبل بسم اللہ کہنے کے بارے میں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ کہنی چاہیے لیکن بعض فقہا اس حدیث کی سند کو کمزور مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ بسم اللہ کو تسلیم نہیں کرتے مگر میرے نزدیک قضائے حاجت کے مقام پر داخل ہونے سے قبل ہی بسم اللہ پڑھ لینا بہتر ہے۔ پیشاب یا پاخانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا متبرک کلام نہیں پڑھنا چاہیے۔

پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَآءِ وَاَمَّا فِی الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِیْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم پاخانہ جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو، اور نہ پیٹھ، لیکن یا تو پورب کی طرف ہو جاؤ یا پچھم کی طرف (مسلم بخاری) فرمایا شیخ امام محی السنۃ ؒ نے کہ یہ حدیث جنگل کے متعلق ہے لیکن آبادی میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ کے گھر کی چھت پر کسی کام کے لیے چڑھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قبلہ کو پیٹھ شام کی طرف منہ کئے قضائے حاجت فرما رہے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان سے واضح ہوتا ہے، کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیے۔لہٰذا گھروں میں فلش لٹرینیں بناتے وقت اس امر کا

Marfat.com

خاص خیال رکھنا چاہیے کہ پاٹ کو مشرق مغرب نہ لگایا جائے تا کہ پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ ہو۔

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ پشت کرنے کی ممانعت

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ پشت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ کعبہ کی تعظیم کو ہر صورت میں مقدم رکھنے کے لیے اس کی طرف پشت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ قَا لَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَ نَهٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰی اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے بیٹے کے لیے باپ۔ تمہیں سکھاتا ہوں جب تم پاخانے جاؤ تو قبلہ کو منہ نہ کرو۔ اور نہ پیٹھ کرو۔ اور تین پتھروں کا حکم دیا لید اور ہڈی سے منع فرمایا اور منع فرمایا کہ کوئی شخص داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے (ابن ماجہ، دارمی)

پاخانہ جاتے وقت شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے

پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اللہ کی بارگاہ میں پناہ حاصل کرنی چاہیے تا کہ شیاطین کوئی حملہ کر کے گمراہ نہ کر سکیں کیونکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ پاخانے کے وقت طرح طرح کے خیالات اور وسوسے امڈ آتے ہیں۔ ان شیطانی خیالات سے بچنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اس وقت اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُ كُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةُ.

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پاخانے جنات کے حاضر رہنے کی جگہ ہیں تو جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو کہہ لے میں گندے جن اور جناتنی سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

پاخانہ سے فارغ ہو کر بخشش کی خواستگاری

جسم سے فضلے کے خارج ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیوں کہ رسول اکرم ﷺ خوراک کے نفع بخش حصے کو جسم کا جزو بنانے نقصان دہ حصے کو فضلے کی صورت میں خارج ہونے پر بطور شکر گزاری اللہ کے حضور مغفرت طلب کرتے اور یہی طریقہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے تجویز فرمایا کہ ہر نفع بخش کام پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پاخانے سے آتے تو فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ تجھ سے بخشش چاہیے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

پاخانہ جانے کی دعا

پاخانے کے وقت خبیث جنوں سے پناہ مانگنے کے لیے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے کیوں کہ رسول اکرم ﷺ بذات خود یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو فرماتے کہ اے اللہ میں خبیث جنات سے اور خبیثہ جناتیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' (مسلم بخاری)

بیت الخلاء اور گندی جگہیں شیاطین کے اجتماع کی جگہیں ہیں۔ لہٰذا ان سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔ یہ ابتداء میں پڑھنی چاہیے اگر ابتدا میں یاد نہ رہے تو دوران اجابت دل میں پڑھنی چاہیے۔

Marfat.com

پاخانے کے بعد کی دعا

قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَاخَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی دَعَا فَانِیْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَۃَ.

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب پاخانے سے نکلتے تو فرماتے کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز دور کی اور مجھے عافیت (راحت) بخشی'' (ابن ماجہ)

فضلہ اگر جسم ہی میں رہے اور خارج نہ ہو تو تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا اس تکلیف سے نجات پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے اور فرماتے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور راحت عطا کی۔

بیت الخلاء میں جانے سے پہلے انگوٹھی اتارنے کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَادَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ.

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پاخانے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے'' (نسائی شریف)

پیشاب پاخانہ کرتے ہوئے بات کرنا کلمہ کلام پڑھنا انگوٹھی یا کوئی متبرک چیز اپنے ساتھ رکھنا منع ہے اور اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے وقت انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ کھدا ہوا تھا۔ لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اپنے ساتھ پاخانہ میں اللہ کا اس کے رسول ﷺ کا نام یا قرآن نہیں لے جانا چاہیے۔

دو اشخاص کے اکٹھے پاخانہ کرنے کی ممانعت

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِھِمَا یَتَحَدَّثَانِ اللّٰهَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاهُ

Marfat.com

اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دو اشخاص اس طرح قضائے حاجت کو نہ جائیں کہ ایک دوسرے کے سامنے اپنی شرمگاہیں ننگی کر کے بیٹھیں اور باتیں کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل کو بُرا جانتا ہے۔'' (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اس حدیث میں دو مردوں کا قضائے حاجت کے وقت اکٹھے پاخانے کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ دیہاتی عورتیں پاخانہ کے لیے مل کر اکٹھی کھیتوں میں بیٹھتی ہیں اور باتیں بھی کرتی ہیں۔ لیکن شرعاً ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

راستے میں پاخانہ کرنے کی ممانعت

راستے یا کسی گھاٹ پر پاخانہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنا لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہوگا۔ لہٰذا اس سے منع کیا گیا ہے۔

وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَ الظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین لعنتی چیزوں سے بچو، گھاٹوں، درمیانی راستہ اور سایہ میں پاخانہ کرنے سے۔ ابوداؤد''

اس حدیث کی روشنی میں مسجد یا مسجد کی چھت پر پاخانہ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ عوامی جگہ ہے۔ ایسے ہی تالاب نہر کے کنارے اور پارک میں پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔ قبرستان میں بھی پاخانہ کرنا حرام ہے۔

سایہ میں پاخانہ کرنے کی ممانعت

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِیْ يَتَخَلّٰی فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول ﷺ لعنتی کام کون سے ہیں؟ فرمایا وہ جو لوگوں کی راہ یا سایہ کی جگہ پر پاخانہ کرے۔'' (مُسلم)

سایہ دار جگہ چونکہ لوگوں کے آرام کے لیے ہوتی ہے اور بسا اوقات سایہ میں ناری مخلوق ڈیرہ جمائے ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی جگہ پر پاخانہ یا پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

کھڑے ہوکر پیشاب کی ممانعت

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَانِی النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِماً فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَآ نِماً فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے دیکھا کہ میں نے کھڑے ہوئے پیشاب کردیا تھا تو فرمایا کہ اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کرو پھر میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)''

اسلام میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے کیونکہ اس سے کپڑے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے لیے جگہ بنانا بھی درست نہیں۔ شہروں میں اکثر عمارتوں میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے لیے جگہیں بنائی جاتی ہیں جو صریحاً اس حدیث کی خلاف ورزی ہے۔

بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم

پیشاب ہمیشہ بیٹھ کر کرنا چاہیے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔

عَنْ عَآ ئِشَةَؓ قَا لَتْ مَنْ حَدَّ ثَكُمْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَا نَ یَبُوْ لُ قَآئِماً فلا تُصَدِّ قُوْهُ مَا كَانَ یَبُوْلُ اِلَّا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جو تمہیں یہ خبر دے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اسے سچا نہ مانو آپ ﷺ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ (احمد، ترمذی، نسائی)

Marfat.com

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْ جَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُ کُمْ فِیْ جُحْرٍ.

''عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔''(ابوداؤد۔نسائی)

سوراخوں میں عموماً کسی نہ کسی جانور کے رہنے کی جگہ ہوتی ہے اس لیے سوراخوں میں پیشاب کرنے سے منع کردیا گیا تا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے۔

پیشاب کے لیے برتن کا استعمال

وَعَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتُ رُقَیْقَةَ قَا لَتْ کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَدْ حٌ مِّنْ عِیْدَ انٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَوَالنَّسَآئِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ ﷺ کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ جس میں رات کو پیشاب کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔نسائی)''

اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ کسی برتن میں جو صرف پیشاب کے لیے مخصوص کرلیا گیا ہو۔ پیشاب کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ہسپتالوں میں مریضوں کے لیے کیا جاتا ہے۔

نرم جگہ پر پیشاب کرنے کا حکم

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَا لَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَارَا دَاَنْ یَّبُوْلَ فَاَ تیٰ دَمِثاً فِیْ اَصْلِ جِدَ ارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَاا رَ ادَاَحَدُ کُمْ اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْ تَدِ لِبَوْلِه رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضور ﷺ نے پیشاب کا ارادہ کیا تو دیوار کی جڑ میں نرم زمین پر گئے، پھر پیشاب کیا پھر فرمایا کہ جب تم

Marfat.com

میں سے کوئی بھی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کے لیے نرم جگہ ڈھونڈے۔(ابوداؤد)''

پیشاب کے لیے نرم جگہ کو اس لیے پسند کیا گیا ہے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں اور کپڑے ناپاک نہ ہوں۔

پاخانہ کے لیے نیچے بیٹھ کر کپڑا اٹھانا

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب پیشاب، پاخانہ کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہوتے اپنا کپڑا نہ اٹھاتے۔(ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ.

''روایت ہے عبداللہ ابن مغفل سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے گا۔ کیونکہ عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں اسے ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا مگر ان دونوں نے ثم یغتسل کا ذکر نہ کیا''

عہد قدیم میں غسل خانے پختہ نہیں ہوتے تھے۔ عہد حاضر میں غسل خانے اور بیت الخلاء ایک ہی جگہ پر بنالیا جاتا ہے۔ایسے غسل خانہ میں جو جگہ پیشاب کے لیے مخصوص کی گئی ہو۔ اس پر پیشاب یا پاخانہ کر کے اچھی طرح پانی بہا دیا جائے تو کوئی قباحت نہیں البتہ وہ غسل خانے جو صرف نہانے کے لیے مخصوص ہوں ان میں پیشاب کرنا درست نہیں۔ پیشاب یا پاخانے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی ہوتی ہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے

Marfat.com

ہیں۔ استنجے کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد پتھر یا مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کے قطروں کو خشک کیا جائے اور بعد میں پانی سے دھویا جائے۔

☆☆

Marfat.com

استنجا

استنجے میں پانی کا استعمال

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب پاخانہ جاتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں چھاگل یا پیالہ میں پانی لاتا۔ آپ ﷺ استنجا کرتے پھر ہاتھ شریف زمین پر رگڑتے پھر میں دوسرا برتن لاتا تو اس سے وضو فرماتے (ابوداؤد)''

پاخانے کے بعد استنجے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر پانی موجود ہے تو اس سے پاخانہ کے اعضاء کو اچھی طرح دھویا جائے اگر سردست پانی موجود نہ ہو تو پہلے مٹی یا پتھر یا کسی اور جائز چیز سے پاخانہ کی جگہ کو صاف کرلیا جائے اور بعد میں پانی میسر آنے پر دھویا جائے۔

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں پیشاب کیا رسول اللہ ﷺ نے تو حضرت عمرؓ آپ ﷺ کے پیچھے پانی کا کوزہ لے کر کھڑے ہوگئے فرمایا اے عمر! یہ کیا؟ عرض کیا پانی ہے۔ جس سے آپ ﷺ وضو کریں فرمایا مجھے یہ حکم نہیں کہ جب کبھی پیشاب کروں تو وضو کروں اگر یہ کروں تو سنت ہوجائے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

پیشاب یا پاخانہ کے بعد ڈھیلا لینا ضروری نہیں کیوں کہ اس کا ثبوت رسول اکرم ﷺ سے نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کے بعد ڈھیلا یا پتھر لیا ہو۔ البتہ پانی کا استعمال استنجا کے لئے ضروری ہے پانی نہ ملنے کی صورت میں صرف ڈھیلے سے استنجا کرلینا بھی درست ہے کیوں کہ یہ سنتِ فاروقی ہے۔ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرلیا۔ اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے اگر دوسری جانب سے صاف ہو تو اسے دوبارہ استعمال میں لا سکتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَ جَابِرٍ وَّ اَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَتَ لَمَّا نَزَلَتْ فِیْهِ

Marfat.com

رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ یَّطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰی عَلَیْکُمْ فِی الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُکُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّاءُ لِلصَّلٰوةِ وَ نَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ نَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ فَقَالَ فَهُوَ ذَاکَ فَعَلَیْکُمُوْهُ رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابوایوبؓ و جابر و انسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ ستھروں کو پسند فرماتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ اللہ نے تمہاری پاکی کی بہت تعریف کی ہے تمہاری کیسی پاکی ہے۔ وہ بولے کہ ہم نماز کے لیے وضو جنابت کے لیے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا۔ تو فرمایا کہ وہ یہی پاکی ہے اسے لازم کرلو۔ ابن ماجہ''

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً یَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

ترجمہ ''روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پاخانہ جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور برچھا لیتا آپ ﷺ پانی سے استنجا کرتے''۔ (مسلم بخاری)

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ اِنِّیْ لَاَرٰی صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمْ حَتّٰی الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَنْجِیْ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَکْتَفِیْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَیْسَ فِیْهَا رَجِیْعٌ وَ لَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

ترجمہ: ''حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں بعض مشرکوں نے مذاقاً کہا کہ ہم تمہارے صاحب کو دیکھتے ہیں کہ تم کو پاخانہ کرنا تک سکھاتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں ہمیں حکم دیا ہے کہ قبلہ کو منہ نہ کریں اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر کفایت نہ کریں۔ ان میں نہ گوبر ہو نہ ہڈی (مسلم) احمد نے روایت کیا۔ یہ اس کے لفظ ہیں۔''

استنجے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ دایاں ہاتھ استعمال نہ کرے کیوں کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

رفع حاجت کے دوران شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانے جائے تو پیشاب گاہ داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے (مسلم بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا داہنا ہاتھ طہارت اور کھانے کے لیے تھا۔ اور بایاں ہاتھ استنجا اور مکروہ کام کے لیے (ابوداؤد)

ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ گوبر سے استنجا کرو اور نہ ہڈی سے، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا مگر نسائی نے زاد الخ کا ذکر نہ فرمایا۔

کوئلے سے استنجا کی ممانعت

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب جنات کا وفد حضور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو منع فرمادیں کہ ہڈی، گوبر یا

Marfat.com

کوئلہ سے استنجا نہ کریں کیوں کہ اس میں اللہ نے ہماری روزی کی ہے تب ہم کو اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا۔''

اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئلے سے استنجا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کوئلے جنات کی خوراک ہے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئلوں سے استنجا منع کیا گیا ہے۔

گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت

وَعَنْ رُوَیْفِعِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَارُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوۃَ سَتَطُوْلُ بِکَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَلِحْیَتَہٗ اَوْتَقَلَّدَوَتَرًا اَوِاسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْعَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْہُ بَرِیْءٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد.

''حضرت رویفعؓ بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے رویفعؓ شاید میرے بعد تمہاری زندگی لمبی ہوگی تو لوگوں کو خبر دے دینا کہ جو اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائے یا تانت باندھے یا کسی جانور کی پلیدی یا ہڈی سے استنجا کرے تو حضور انور محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں (داؤد)''۔

گوبر چونکہ ناپاک چیز ہے اس لیے اس سے استنجا منع کیا گیا ہے۔ ٹھیکری۔ پختہ اینٹ۔ چونا۔ خشک مٹی کا ٹکڑا اور پتھر سے استنجا کرنا درست ہے۔ بشرطیکہ ان پر نجاست نہ لگی ہو۔

............☆☆............

Marfat.com

غسل

شریعت اسلامیہ میں سر سے لے کر پاؤں تک یعنی تمام جسم کے اعضاء کے دھونے کو غسل کہا جاتا ہے اور اس طرح جسم کو دھونے یعنی غسل کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ غسل کی پہلی صورت تو غسل کا فرض ہونا ہے اور دوسری صورت میں غسل سنت ہے اور تیسری صورت میں غسل مستحب ہے۔ غسل کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا۔

''اور نہ ناپاکی کی حالت مگر راستہ عبور کرتے نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ تم غسل نہ کرلو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور پانی نہ پایا پاک مٹی سے تیمم کرلو تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔'' (پارہ 5 سورۃ النساء آیت 43)

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ المائدہ آیت 6)

''اگر تم حالت جنابت میں ہو تو اپنے آپ کو پاک صاف کرلو۔''

نہانے دھونے کا تصور اگرچہ تمام دنیا تسلیم کرتی ہے کیوں کہ جسم اور لباس کو پاک صاف رکھنا مہذب قوموں کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر حضرات ظاہری لباس کی صفائی پر تو بڑی توجہ دیتے ہیں لیکن طہارت جسم کی پرواہ نہیں کرتے اکثر لوگ حالتِ جنابت میں غسل بھی نہیں کرتے۔

Marfat.com

اسلامی طریقہ غسل سے انسان کا ظاہری جسم گندگی اور نجاست سے پاک رہتا ہے۔ بہت سی بیماریاں جو غلاظت اور نجاست کے باعث پیدا ہوتی ہیں ان سے بچ جاتا ہے ویسے بھی پاک صاف جسم کے ساتھ ہی اللہ کی عبادت کی جا سکتی ہے جس سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

طریقہ غسل

غسل کس طرح کرنا چاہیے اس کے لیے ہمارے سامنے رسول اکرم ﷺ کا ذاتی غسل کرنے کا انداز ہے اس کے علاوہ غسل کے بارے میں آپ ﷺ کے فرمان ہیں لہٰذا ان احکامات کی روشنی میں ہر مسلمان کو غسل کرنا چاہیے۔

رسول اکرم ﷺ کا ذاتی طریقہ غسل

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ نے روایت ہے کہ فرمایا حضرت میمونہؓ نے کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا پھر میں نے آپ ﷺ کو کپڑا سے آڑ دی اور اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا پھر انہیں دھویا پھر ہاتھوں پر بہایا اور اپنے تمام جسم پر بہایا پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے قدم شریف دھوئے میں نے کپڑا پیش کیا قبول نہ فرمایا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے (مسلم بخاری) اور اس کے لفظ بخاری کے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غسل سے قبل آپ ﷺ نے سب سے پہلے ہاتھ دھوئے اس کے بعد استنجا کیا اور اس کے بعد وضو کیا اور وضو کے بعد اپنے تمام جسم پر پانی ڈالا اور اس طرح غسل کو مکمل کیا۔

غسل جنابت

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو یوں شروع کرتے کہ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے تو ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے پھر اپنی تمام کھال پر پانی بہاتے (مسلم

Marfat.com

بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یوں شروع کرتے کہ برتن میں پانی ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر استنجا کرتے پھر وضو فرماتے۔"

اس حدیث پاک میں بھی غسل کا وہی طریقہ بیان کیا گیا ہے جو پہلی حدیث میں بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ کا جنابت کی حالت میں بھی غسل کرنے کا وہی طریقہ تھا جس طرح آپ ﷺ عام حالت میں غسل کیا کرتے تھے۔

غسل کا مسنون طریقہ

غسل کرنے کا سنت طریقہ حضرت غوث الاعظمؒ "غنیۃ الطالبین" اور حضرات امام غزالیؒ نے "کیمیائے سعادت" میں اس طرح بیان کیا ہے دل سے نیت کرنے کے ساتھ زبان سے بھی کہے تو افضل ہے پھر پانی لیتے وقت بسم اللہ پڑھے پھر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے۔ خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے۔ پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی ملے خصوصاً جاڑے میں۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار۔ پھر جائے غسل سے علیحدہ ہو جائے اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کا ستر تو ضروری ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے۔ نہ دعا پڑھے۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔

اکثر ہما ے سلمان بھائی لم دین سے بے خبری کے باعث سنت طریقے سے غسل کرنا نہیں جانتے بلکہ غیر اسلامی طریقے سے یوں کرتے ہیں کہ غسل خانے میں داخل ہوتے ہی سر پر پانی ڈالا اور پھر صابن لگا کر نہانا شروع کر دیا پھر دو تین مرتبہ پانی بہایا اور غسل کو مکمل کرتے ہوئے غسل خانے سے باہر تشریف لے آئے اگرچہ اس طرح جسم سے میل کچیل تو اتر جاتی ہے لیکن انسان کا جسم پاکیزہ نہیں ہوتا کیونکہ جب تک اسلامی طریقے

Marfat.com

سے غسل نہیں کیا جائے گا جسم طہارت اور پاکیزگی کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ جب اسلامی طریقے سے جسم پاکیزہ نہیں ہوگا تو غیر اسلامی طریقے سے کئے ہوئے غسل کے بعد نماز پڑھنے سے نماز نہ ہوگی۔ بعض طالبان روحانیت بھی غسل کے اسلامی طریقے سے بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ انہیں علوم شریعت سے واقفیت کم ہوتی ہے اس لیے صوفیاء اور اہل طریقت حضرات نے حصولِ روحانیت سے پہلے علم شریعت کے حصول کو لازمی قرار دیا ہے۔

غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) انہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنا سر شریف ناپاکی کی حالت میں خطمی سے دھوتے اسی پر کفایت کرتے کہ سر پر پانی نہ ڈالتے (ابوداؤدؒ)

سنت طریقے سے غسل کرنے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا یہی طریقہ تھا کہ آپ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

برہنہ غسل کرنے کی ممانعت

ترجمہ: ''حضرت یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے دیکھا تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے۔ پھر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیادار ہے۔ پردہ پوش ہے۔ حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ تو جب تم میں سے کوئی نہائے تو پردہ کر لیا کرتے (ابوداؤد۔ نسائی)

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ ''اللہ پردہ پوش ہے جب تم میں سے کوئی نہانا چاہے تو کسی چیز سے آڑ کر لیا کرے۔''

اسلام میں لوگوں کے سامنے برہنہ نہانا منع ہے کیونکہ ننگے نہانے سے حیا ختم ہوتی ہے۔ لیکن غسل خانے کے اندر خواہ اس کی چھت نہ ہو ستر کھول کر نہانے کی اجازت ہے۔ ننگے جسم خانہ کعبہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے کسی عام جگہ یعنی نہر، تالاب، دریا یا سمندر میں

Marfat.com

ستر ڈھانپ کر نہانا جائز ہے البتہ ایسے مقامات پر کوئی دوسرا دیکھنے والا نہ ہو اور ستر ڈھانپنے کے لیے کپڑا بھی نہ ہو اس وقت بحالت مجبوری برہنہ نہانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خشک جگہ پر مسح کرنے کی اجازت

ترجمہ: ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا میں نے جنابت سے غسل کیا اور فجر پڑھ لی۔ پھر دیکھا کہ ناخن برابر جگہ کو پانی نہ پہنچا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر تم اس جگہ ہاتھ پھیر لیتے تو کافی ہوتا'' (ابن ماجہ)

غسل کرتے وقت اگر جسم کا کوئی حصہ خشک رہ جائے تو اس پر مسح کر لینا چاہیے یا جسم کے کسی حصے پر زخم ہو اور اس پر پانی بہانا زخم کی مزید خرابی کا اندیشہ ہو تو اس حصے پر ہاتھ پھیر لینا جائز ہے اس حدیث سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ غسل کرتے وقت جسم پر اچھی طرح احتیاط سے پانی بہانا چاہیے تاکہ ناخن برابر بھی کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

غسل کیلئے پانی کی مناسب مقدار

''حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ''میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے جو میرے آپ ﷺ کے درمیان ہوتا پس آپ ﷺ جلدی کرتے مجھ پر حتیٰ کہ میں کہتی کہ میرے لیے بھی چھوڑیئے فرماتی ہیں کہ وہ دونوں جنابت میں ہوتے'' (مسلم بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کے لیے رسول اکرم ﷺ پانی کا مناسب استعمال کرتے تھے۔ اور نہاتے وقت پانی ضرورت سے زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ بعض حضرات نہاتے وقت پانی کے نلکے کھولے رکھتے ہیں اور پانی خواہ مخواہ فضول بہتا جاتا ہے پانی کے اسراف سے پرہیز کرنا چاہیے کیوں کہ اسراف اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مد (دو رطل) سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے۔'' (بخاری مسلم)

عرب میں چونکہ پانی کی قلت تھی اس لیے رسول اکرم ﷺ غسل میں پانچ مد تک

Marfat.com

پانی استعمال کیا کرتے تھے۔ صاع اور مد اس زمانے کی مقدار کے وزن تھے۔ مگر فقہا اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کرتے ہیں کہ سب کے لیے غسل کے پانی کی مقدار معین نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایک ایک پتلے آدمی کو پانی کی مقدار کم چاہیے اور ایک موٹے آدمی کو نسبتاً پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا پانی کی بقدر کفایت مقدار پر گزارہ کیا جائے۔

بالوں کو اچھی طرح دھونے کا حکم

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے۔ لہٰذا بال دھوؤ اور کھال صاف کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے''۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نہاتے وقت جسم کے بالوں پر اچھی طرح ہاتھ پھیرنا چاہیے۔ چونکہ بالوں کی جڑوں سے لگی مٹی اور ناپاکی دور ہو جائے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو اچھی طرح دھونے اور بالوں کے نیچے کھال کو اچھی طرح پاک صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

...........☆☆...........

Marfat.com

غسل کے فرائض اور سُنتیں

غسل کے فرض

غسل کے لیے تین امور کا کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کے بغیر غسل نہیں ہوتا۔

1۔کلی کرنا 2۔ناک میں پانی ڈالنا 3۔سارے جسم پر پانی بہانا

1۔کلی کرنا

کلی کرنے سے مراد یہ ہے کہ پانی کو منہ میں ڈال کر منہ کے ہر اندرونی حصے کو اچھی طرح تر کیا جائے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو، دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے زبان کے دونوں اطراف یعنی منہ کے اندر ہر چیز پر سے پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تھوڑا پانی منہ ڈال کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں، لیکن غسل میں منہ میں اچھی طرح پانی ڈالنا چاہیے۔ اگر دانتوں کی جڑوں میں کوئی سخت چیز پھنسی ہو تو اسے نکال دینا چاہیے۔ اگر روزہ نہ ہو تو غسل کی کلی کرتے وقت غرغرہ بھی کرنا چاہیے۔

2۔ناک میں پانی ڈالنا

غسل کے وقت ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے اگر ناک کے اندر کثافت جمع ہو تو پہلے اسے صاف کر لینا چاہیے۔ ناک کے اندر بالوں کو بھی پانی چھونا چاہیے ناک کے اندر جہاں تک نرم حصہ ہے۔ وہاں تک پانی ڈالنا چاہیے۔

3۔تمام بدن پر پانی بہانا

غسل کے لیے تمام جسم یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک پانی بہانا فرض ہے۔ یعنی ظاہری جسم کے تمام حصوں پر پانی کا بہنا ضروری ہے۔ بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ مگر اچھی طرح پانی نہیں بہاتے اور پھر خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح غسل ہو گیا۔ حالانکہ ایسا کرنے سے غسل نہیں ہوتا کیوں کہ بے احتیاطی سے پانی بہاتے ہوئے بعض جگہیں بالکل خشک رہ جاتی ہیں۔ اور اس طرح غسل کرنے سے غسل

Marfat.com

نہیں ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کے وقت خاص کر جسم کے تمام حصوں پر پانی پہنچانے کا خیال رکھیں اور خاص کر سر، ڈاڑھی، مونچھ بھنوؤں کے ایک ایک بال اس طرح کان کا جو حصہ باہر نظر آتا ہے۔ پھر ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی بلٹیں، بغلیں، ناف کے غار اور ضروری مقامات کو اچھی طرح دھوئیں۔

غسل کی سُنتیں

غسل کی پانچ سنتیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

i۔ غسل کی نیت کرنا۔

ii۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

iii۔ استنجا کرنا اور بدن پر جس جگہ نجاست لگی ہو اسے پاک کرنا۔

iv۔ وضو کرنا۔

v۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ (فتویٰ عالمگیری)

غسل کے متفرق مسائل

i۔ غسل میں سر کے بال گُندھے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں اگر مرد کے بال گندے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا چاہیے۔ اور عورت کیلئے بالوں کی جڑوں کو تر کر لینا کافی ہے۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی۔ تو چوٹی کو کھولنا ضروری ہے۔ (درمختار جلد 1 ص 104) اس مسئلہ کا ثبوت مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

ii۔ ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ام سلمہؓ سے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں جو اپنے سر کے بال گوندھتی ہوں تو کیا جنابت کے غسل کے لیے انہیں کھولا کروں فرمایا نہیں تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرو پھر اپنے جسم پر پانی بہا لیا کرو تو پاک ہو جاؤ گی۔ (مسلم)

Marfat.com

iii۔ جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں تعویذ وغیرہ نکال دینا چاہیے البتہ اگر تعویذ موم جامہ یا چاندی یا کپڑے میں ہو تو پھر باندھے رکھنا جائز ہے۔(شامی)

iv۔ جس شخص کو نہانے کی ضرورت ہو (خواہ مرد یا عورت) حیض والی یا نفاس (والی) اس کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا (ایک لفظ سے زیادہ) پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں اور کسی کو قرآن پاک کے ہجے کرانا اور ایک ایک لفظ (الگ الگ) کر کے پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا، کلمہ اور درود شریف پڑھنا جائز ہے۔(بحرالرائق وعالم گیری)

v۔ نیز نہانے کی حاجت رکھنے والا اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں۔ان کو دعا کی نیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے۔اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔(ردالمختار)

vi۔ کُرتے کے دامن، دوپٹہ اور دستانوں سے بھی قرآن مجید یا اس کے پارہ کو پکڑنا اور اُٹھانا درست نہیں۔البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔

vii۔ کلام مجید جزدان میں ہو یا کسی ایسے کپڑے وغیرہ میں ہو جو اس پر چڑھا ہوا یا سِلا ہوا نہ ہو تو ایسی صورت میں قرآن مجید کا چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔

غسل کے فرض، واجب، سُنت اور مستحب ہونے کی صورتیں

غسل کے فرض ہونے کی صورتیں

بعض صورتوں میں غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔اور وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

عورت سے جماع کے بعد فرضیتِ غسل

ترجمہ:''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ''جب تم میں سے کوئی عورت کے چاروں شانے کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ انزال نہ ہو۔''(مسلم بخاری)

Marfat.com

عورت سے مباشرت کے بعد دونوں یعنی میاں بیوی کا نہانا ضروری ہے بلکہ فرض ہے لہٰذا مندرجہ بالا حدیث سے فقہاء نے مندرجہ ذیل مسئلے اخذ کیے ہیں۔

i۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا تو اگر منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی یا پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہے گا۔

اور اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا۔ اسی پر عمل ہے۔

ii۔ منی شہوت یعنی نفسانی خواہش کے ساتھ اپنے مقام سے جدا ہوئی مگر عضو سے باہر ہوتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل کرنا فرض ہے۔

۳۔ اگر شہوت سے تھوڑی سی منی نکلی اور کچھ اندر رہ گئی اور غسل کر لیا، پھر نہانے کے بعد باقی منی بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا، دوبارہ غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ منی سونے، پیشاب کرنے اور چالیس قدم یا زیادہ چلنے سے پہلے نکلے ورنہ یہ منی نئی سمجھی جائے گی اور بلاشہوت نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا اس لیے بہتر ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرنے کی کوشش کرے تاکہ عضو میں منی ہو تو خارج ہو جائے اور کچھ نہ نکلے تو خیر تاکہ بعد میں نکلنے پر دوبارہ غسل نہ کرنا پڑے۔

احتلام ہونے پر فرضیت غسل

ترجمہ: حضرت ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ "پانی سے اول اسلام میں اجازت تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا۔" (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

اس حدیث سے یہ حکم نکلتا ہے کہ پانی سے پانی یعنی منی خارج ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احتلام ہونے پر غسل کرنا فرض ہے۔

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پانی پانی سے ہی ہے۔ (مسلم) شیخ امام محی السنہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پانی کا صرف پانی سے ہونا احتلام میں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا میں نے اسے بخاری و مسلم میں نہ پایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم احتلام کی حالت سے تعلق رکھتا ہے کہ اس میں تری دیکھے بغیر غسل فرض نہیں ہوتا اگر چہ اسے دیکھا ہوا خواب اور اس میں حاصل شدہ لذت یاد ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی تاویل کے مطابق حدیث کو منسوخ قرار دینے کی حاجت نہ رہے گی۔

احتلام یاد نہ ہونے پر غسل فرض نہیں

ترجمہ: ”حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو تری تو پائے اور خواب یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اس کے بارے میں پوچھا گیا جو خیال کرے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور تری نہ پائے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلیمؓ نے عرض کیا کہ کیا عورت پر بھی غسل فرض ہے جو یہ دیکھے فرمایا ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور دارمی اور ابن ماجہ نے غسل نہ فرض ہونے تک روایت کی۔

عورت کو احتلام ہونے کی صورت میں غسل کرنا فرض ہے

ترجمہ: ”حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر غسل واجب ہے۔ جب اسے احتلام ہو فرمایا ہاں جب پانی دیکھے تو ام سلیمؓ نے منہ چھپا لیا اور بولیں یا رسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں تمہارا ہاتھ گرد آلود ہو ورنہ بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا ہے۔ (مسلم بخاری)

مسلم نے ام سلیمؓ کی روایت سے یہ زیادتی کی کہ مرد کی منی گاڑھی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی زرد۔ ان میں سے جو غالب یا پہلے ہو بچہ اس کے مشابہ ہوگا۔

Marfat.com

i۔ احتلام کہ کوئی شخص سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی جس کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو۔

ii۔ اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذتِ انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں۔

iii۔ اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل بھی نہیں اور احتلام ہونا یاد ہے تو غسل ہے۔

iv۔ میاں بیوی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے، جب اُٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے، نہ عورت کو، تو دونوں نہالیں، احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں، یہ کس کی منی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ)

v۔ اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو کر اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے نہ اُس بستر پر اُن سے پہلے کوئی اور شخص سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر اُن سے پہلے کوئی اور شخص اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (طحطاوی)

vi۔ اگر کوئی لڑکا پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اسے پہلا احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے اور اس کے بعد پھر احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد احتلام ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔ یہی حکم لڑکی کے لیے حیض کا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

vii۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ناپاک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہیں بیٹھے بیٹھے غسل کے بجائے تیمم کر لے۔ اس کے بعد مسجد سے نکلے اور جلدی نکلے تو تیمم اس کے لیے مستحب ہے اور کچھ دیر ٹھہرے (کسی خوف وغیرہ کی وجہ سے) تو واجب ہے۔ (درمختار)

viii۔ نماز پڑھتے وقت شہوت تھی مگر منی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی اب خارج ہو تو

Marfat.com

غسل واجب ہوگا۔ مگر نماز ہوگئی۔

ix۔ کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سوگیا آنکھ کھلی تو مذی پائی غسل واجب ہے۔

x۔ رات کو خواب میں محسوس کیا کہ احتلام ہوگیا ہے لیکن جاگ آئی تو کوئی اثر نہ پایا اور وضو کر کے نماز پڑھ لی۔ اب اس کے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہوگئی۔

حیض کے بعد غسل کی فرضیت

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک بی بی نے نبی ﷺ سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ یوں غسل کریں پھر فرمایا کہ مشک کا ٹکڑا لے کر اس سے پاک کرو۔ بولیں اس سے کیسے پاکی کروں؟ فرمایا اس سے پاکی کرو، بولیں اس سے کیسے پاکی کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکی کرو تو انہیں میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ خون کی جگہ ٹکڑا لگاؤ۔ (مسلم بخاری)

ا۔ کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سنِ ایاس کہتے ہیں۔

۲۔ حمل والی عورت کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔

نفاس کا ختم ہونا

ا۔ نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے رحم سے آتا ہے۔ اس میں کم کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔ لہٰذا بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

تنبیہ! بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے کسی بیماری کی وجہ سے جو خون آئے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ یہ خون رحم سے نہیں آتا بلکہ یہ رگ کا خون ہے۔ اسی لیے استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور روزہ اور ایسی عورت سے صحبت حرام۔

۲۔ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ نماز کا پورا ایک وقت اسی حالت میں گزر جائے تو ایسی

Marfat.com

عورت ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اس خون کے آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (علمہ کتب)

غسل جنابت کی فرضیت ایک بار ہے

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابن عمرؓ سے فرماتے ہیں کہ نمازیں پچاس تھیں اور جنابت کا غسل سات بار اور کپڑے سے پیشاب دھونا سات بار۔ پس حضور انورﷺ عرض کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ رہیں اور جنابت کا غسل ایک بار اور کپڑا پیشاب سے دھونا ایک بار''۔ (ابوداؤد)

فرض غسل نہ کرنے پر سزا

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ'' جو جنابت میں ایک بال کی جگہ چھوڑ دے جسے نہ دھوئے۔ تو اسے آگ میں ایسا ایسا عذاب کیا جائے گا۔'' حضرت علیؓ فرماتے ہیں'' اسی لیے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں۔ اسی لیے میں اپنے بالوں کا دشمن ہوں تین بار'' اسے ابوداؤد، دارمی نے روایت کیا مگر ان دونوں نے مکرر نہ کیا ''اسی لیے دشمن ہوگیا میں اپنے سر کا۔''

جو شخص حالتِ جنابت میں غسل نہیں کرتا اُسے مرنے کے بعد اور آخرت میں آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ کئی مسلمان آدمی اور کئی مسلمان عورتیں بسا اوقات ایسا کرنے میں احتیاط نہیں کرتے کہ وہ حالتِ جنب کے بعد کئی کئی دن نہیں نہاتے عموماً سرد علاقوں میں نہانے سے کوتاہی کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہیے کہ جنابت کے بعد جلد از جلد نہائیں۔ ورنہ نہ نہانے پر عذاب ہوگا۔

غسل کے سنت ہونے کی صورتیں

چند مواقع ایسے ہیں جب غسل کرنا سنت ہوتا ہے کیونکہ رسول اکرمﷺ نے ان موقعوں پر عموماً غسل فرمایا۔ ان موقعوں میں اولاً جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل تک غسل کرنا سنت ہے پھر عیدین کے روز نماز فجر کے بعد نماز عید سے قبل بھی غسل کرنا سنت ہے۔ حج کے

Marfat.com

لیے احرام باندھنے سے پہلے بھی نہانا سنت ہے اور حج کرنے والوں کے لیے عرفات کے میدان میں وقوف سے پہلے غسل کر لینا چاہیے۔ سنت غسل کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے

ترجمہ: ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لیا کرے'' (مسلم بخاری)

ترجمہ: ''حضرت سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن وضو کرے تو خیر اور اچھا کیا اور جو نہائے تو نہانا بہت اچھا ہے۔''

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خذریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے (مسلم بخاری)

ترجمہ: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ کچھ عراقی لوگ آئے اور بولے کہ اے ابن عباس کیا آپ جمعہ کے دن کا غسل واجب سمجھتے ہیں۔ فرمایا نہیں لیکن یہ بہت پاکیزہ عمل ہے اور غسل کرنے والے کے لیے اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر ضروری نہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل شروع کیسے ہوا۔ لوگ مشقت میں تھے کہ اُون پہنتے اور اپنی پیٹھ پر مزدوریاں کرتے تھے ان کی مسجد تنگ تھی جس کی چھت نیچی تھی۔ جو صرف چھپر (خش پوش) تھی حضور انور ﷺ ایک گرم دن میں تشریف لائے اور لوگ اسی اُون میں پسینہ سے شرابور تھے کہ ان سے بو پھیل گئی جس کی وجہ سے بعض نے بعض سے تکلیف پائی تو جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بو پائی تو فرمایا اے لوگو! جب یہ دن ہوا کرے تو نہا لیا کرو اور چاہیے کہ ہر ایک اپنا بہترین تیل وخوشبو مل لیا کرے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے مال دیا اور لوگوں نے اُون کے علاوہ اچھے لباس پہنے اور کام کاج سے چھوٹ گئے ان کی مسجد فراخ ہو گئی اور پسینہ سے جو بعض سے تکلیف پہنچی تھی وہ جاتی رہی۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

ہفتے میں ایک دن غسل کی تاکید

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔لازم ہے ہر مسلمان پر کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے جس میں سر وجسم دھوئے''۔

(مسلم بخاری)

رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان کو ہفتے میں ایک بار ضرور نہانا چاہیے تاکہ جسم میل کچیل سے پاک صاف ہو جائے جوانی کے عالم میں کوشش تو یہ کرنی چاہیے کہ روزانہ ایک بار نہایا جائے مگر سردیوں کے موسم میں جب ذرا نہانا مشکل ہوتا ہے۔تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہفتہ میں ایک بار ضرور نہائے۔

مسلمان ہوتے وقت غسل کی واجبیت

ترجمہ: ''حضرت قیس ابن عاصمؓ سے روایت ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو انہیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ پانی اور بیری سے غسل کریں''۔

جب کوئی شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے تو اسے فوراً غسل کرنا چاہیے۔

میت کو غسل کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے۔'' (ابن ماجہ)

احمد اور ترمذی نے یہ بھی زیادہ کیا کہ ''جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔''

سنگی لگوانے کے بعد غسل کرنا

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چار چیزوں سے غسل کرتے تھے۔ جنابت (ناپاکی) سے اور جمعہ کے دن اور سنگی لگوانے سے اور میت کو نہلانے سے۔''

(ابوداؤد)

ختنے کا زخم اچھا ہونے پر غسل

Marfat.com

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ: "کہ جب ختنہ ختنے میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے۔ میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ عمل کیا تو ہم نے غسل کیا"۔ (ترمذی وابن ماجہ)

غسل کے مستحب ہونے کی صورتیں

غسل کی مندرجہ ذیل صورتیں مستحب ہیں۔ یعنی ان موقعوں پر غسل کر لینا افضل حیثیت رکھتا ہے۔

1۔ کافر کا مشرف با اسلام ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

2۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ میت کو غسل دینا ایک پیشہ بن گیا ہے۔ اس لیے میت کو غسل دینے والے عموماً غسل نہیں کرتے۔

3۔ شب برأت میں غسل کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ توبہ اور یاد الٰہی کی رات ہے اس لیے عبادت یعنی نوافل، تلاوت اور ذکر سے قبل غسل کر لینا چاہیے۔

4۔ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا چاہیے۔

5۔ شب عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں رات کو غسل کرنا چاہیے۔

6۔ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے دسویں ذوالحجہ کی صبح کو بعد طلوع فجر غسل کرنا مستحب ہے۔

7۔ طواف زیارت کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔

8۔ کنکری پھینکنے کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

9۔ سورج گرہن، چاند گرہن اور طلب باران کی نمازوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

10۔ خوف دشمن کے وقت غسل کر کے اللہ کو یاد کرنا مستحب ہے۔

11۔ گناہ سے توبہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

12۔ سفر سے واپس آنے والے کے لیے وطن پر پہنچنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

13۔ پندرہ برس کی عمر ہو جانے کی وجہ سے بالغ ہونے پر غسل کرنا مستحب ہے۔

Marfat.com

14۔ جنون، مستی یا مدہوشی دفع ہونے پر غسل کرنا مستحب ہے۔

15۔ نئے کپڑے پہننے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔

............☆☆............

Marfat.com

فضائل وضو

نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اس لیے طہارت کے سلسلے میں نماز پڑھنے سے پہلے وضوفرض ہے۔لہٰذا وضو کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھنے لگو تو اپنے چہرے دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔

قرآن پاک کے اس حکم کے پیشِ نظر احادیث مبارکہ میں وضو کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان فضائل کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان دنیاوی اور آخرت کے فوائد کو مدِ نظر رکھ کر اللہ کی عبادت کی طرف آئے۔لہٰذا وضو کے جو فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

وضو کے بغیر نماز کا قبول نہ ہونا

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔''

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص وضو کے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنا فرض ہے بلکہ قصداً وضو کے بغیر نماز پڑھنا گناہ ہے۔البتہ جسے پانی میسر نہ ہو اسے تیمم کر لینا چاہیے۔اگر کوئی پانی اور مٹی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں علماء کا کہنا ہے کہ معذوری کی حالت میں وضو اور تیمم کے بغیر نماز ادا کر لینا درست ہے لیکن دیکھنے میں آتا ہے مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے

Marfat.com

بھی ہوتے ہیں جو وضو کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور وضو کے بغیر ہی نماز ادا کر لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

مکمل وضو کا اجر

ترجمہ: سیدنا حضرت عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے سرکار دو عالم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ''جو شخص وضو مکمل کرے جیسے اللہ نے پورا کرنے کا حکم دیا ہے تو پانچ نمازوں کے درمیان کئے گئے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور یہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی''۔ (مسلم شریف)

وضو کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ وضو درست طریقے سے عین سنت کے مطابق کیا جائے کیونکہ جو شخص خلوص دل کے ساتھ مکمل وضو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس حدیث کی رو سے جب کوئی دن میں پانچوں نمازیں ادا کرنے کیلئے وضو کرتا ہے۔ تو ان نمازوں کے درمیان جو گناہ سرزد ہوں اللہ انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اسی لئے علمائے حق اور اہلِ طریقت حضرات اپنے پیروکاروں کو مکمل وضو کی تلقین کرتے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ احسن طریقے سے وضو کرے تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور انسان کے گناہ معاف ہو سکیں۔

قیامت کے روز اعضاء کا روشن ہونا

ترجمہ: ''نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے منہ دھویا تو اس کو پورا دھویا پھر داہنا ہاتھ یہاں تک دھویا کہ بازو کا ایک حصہ بھی دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر سیدھا پاؤں دھویا تو پنڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا پھر بایاں پاؤں دھویا یہاں تک کہ پنڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو پورا کرنے کی وجہ سے نورانی ہوں گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے اپنے منہ اور ہاتھ پاؤں کا دھونا بڑھا سکے تو بڑھائے۔'' (مسلم شریف)

Marfat.com

پُرنور چہرے

ترجمہ: ''نعیم بن عبداللہؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے، یہاں تک کہ کندھوں تک پہنچ گئے پھر دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پنڈلیوں تک پہنچ گئے۔ بعد اس کے بعد کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے روز وضو کے نشانوں کی وجہ سے سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آویں گے پھر جو کوئی تم میں سے اپنے منہ کو زیادہ دھو سکے وہ دھووے۔'' (مسلم شریف)

وہ اعضاء جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ وہ قیامت میں روشن آئیں گے اور چمکیں گے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ جو لوگ اخلاص نیت سے وضو کا اہتمام کر کے نماز ادا کرتے ہیں وہ اپنے پرنور چہروں اور اعضاء کی وجہ سے پہچانے جائیں گے کہ یہ لوگ دراصل دنیا میں عبادت الٰہی میں مشغول رہے ہیں۔

وضو کے ذریعے اُمت مسلمہ کی پہچان

ترجمہ: ''ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت کے لوگ میرے حوض کوثر پر آویں گے اور میں لوگوں کو اس سے ہٹاؤں گا جیسے ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو کسی اُمت کی نہ ہوگی۔ تم وضو کے سبب میرے پاس سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے اور ایک گروہ میرے پاس آنے سے روکا جائے گا۔ وہ مجھ تک نہ آسکے گا تب عرض کروں گا کہ اے پروردگار! یہ تو میرے لوگ ہیں، اس وقت فرشتہ مجھے جواب دے گا کیا آپ ﷺ کو معلوم نہیں کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد دنیا میں نئے نئے کام کیے۔ (مسلم شریف)

یہ حدیث بھی یہی ظاہر کرتی ہے کہ آخرت میں وضو کے سبب لوگوں کے اعضاء نورانی ہوں گے جس وجہ سے رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے افراد کو فوراً پہچان لیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو آخرت میں پہچان کا ذریعہ بنے گا۔

Marfat.com

وضو بحیثیت علامت پہچان

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد اور دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اور اس پر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور میں لوگوں کو اس حوض سے روکوں گا جیسے کوئی دوسرے کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ ہم کو اس دن پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تمہارا نشان ایسا ہوگا جو سوائے تمہارے کسی اور اُمت میں نہ ہوگا کیونکہ تم وضو کے طفیل میرے سامنے سفید ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے۔''

وضو چونکہ اللہ کے حکم کی اطاعت ہے اور اس اطاعت کے بدلے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر خصوصی عنایات کرے گا اور ان خصوصی عنایات میں سے ایک عنایت یہ ہے کہ جنت میں سابقہ انبیاء کی امتوں کے مقابلے میں امت محمدیہ کے جسموں کے وہ اعضاء جو وضو کرتے وقت دھوئے جاتے ہیں روشن ہوں گے اور حوض کوثر پر نبی اکرم ﷺ ان روشن اعضاء کی وجہ سے اپنی اُمت کو فوراً پہچان لیں گے۔

وضو سے گناہوں کی بخشش

ترجمہ: حضرت حمرانؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عثمان بن عفانؓ کے انہوں نے کہا کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے سنا کہ وہ مسجد کے سامنے تھے اتنے میں مؤذن ان کے پاس آیا عصر کی نماز کے وقت انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا قسم اللہ کی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتو میں تم سے بیان کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اُس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اُس نماز سے لے کر دوسری نماز تک ہوں گے۔

صغیرہ گناہوں کی مُعافی

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن سعید بن عاص سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھا

Marfat.com

تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پائے پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (اور سجدہ) کرے تو یہ نماز اُس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرے گا۔

وضو کی وجہ سے بدن سے گناہوں کا نکل جانا

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کی ان چند احادیث میں یہی بات بار بار دہرائی گئی ہے کہ وضو گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے بلکہ گناہوں کا کفارہ ہے کیونکہ وضو اور نماز کی ادائیگی سے انسان کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور جوں جوں نیکیاں زیادہ ہوتی جاتی ہیں گناہ ان نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیے جاتے ہیں اور اس طرح گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اس لحاظ سے وضو انسان کے لیے ہر طرح سے نفع بخش سودا ہے۔

مومن کا زیور

ترجمہ: ”حضرت ابو حازمؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے تھا وہ نماز کیلئے وضو کر رہے تھے تو اپنے ہاتھ کو دھوتے تھے لمبا کر کے یہاں تک کہ بغل تک دھویا میں نے کہا اے ابو ہریرہؓ یہ کیسا وضو ہے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا اے فروخ کی اولاد (فروخ ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام ہے۔ جس کی اولاد میں عجم کے لوگ ہیں۔ ابو حازم بھی عجمی تھے) تم یہاں موجود ہو؟ اگر میں جانتا تم یہاں موجود ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے جانی دوست محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہو۔

زیور کو خوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ اصلی حُسن میں اضافہ کرتا ہے۔

Marfat.com

اس لیے حدیث پاک میں بیان ہوا کہ قیامت کے دن مومنوں کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک ان کا وضو پہنچتا ہے مراد یہ ہے کہ وضو یعنی طہارت کے باعث مومنین کو دوسروں کی نسبت انفرادی مقام حاصل ہوگا۔

مشقت کے وضو سے بلندئ درجات

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ باتیں جن سے گناہ مٹ جائیں (یعنی معاف ہو جاویں یا لکھنے والوں کے دفتر سے مٹ جاویں) اور درجے بلند ہوں (جنت میں)۔ لوگوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "پورا کرنا وضو کا سختی اور تکلیف میں (جیسے جاڑے کی شدت میں یا بیماری میں) اور بہت ہونا قدموں کا مسجد تک (اس طرح کہ مسجد گھر سے دور ہو اور بار بار جاوے) اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد یہی رباط ہے (یعنی نفس کا روکنا عبادت کے لیے یا وہ رباط ہے جو جہاد میں ہوتا ہے۔)"

موسموں کے تغیر و تبدل کے باعث بعض اوقات وضو کرنے میں معمول سے قدرے زیادہ سختی اور تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے جیسے سردیوں کے موسم میں جبکہ ہر طرف سردی ہوتی ہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا کافی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ خصوصاً سردیوں کے موسم میں ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو یا ٹھنڈے علاقوں میں جہاں سردی حد سے زیادہ پڑتی ہے۔ وضو کرنا نفس کے آرام کے خلاف بہت بڑا جہاد ہے۔ ایسے ہی گرمیوں کے موسم میں دھوپ کے تپے ہوئے پانی سے وضو کرنا آسان نہیں لہٰذا ایسے حالات میں جو مومنین ان سختیوں کو برداشت کرتے ہوئے بھی وضو قائم کر کے نماز کی ادائیگی کرتے ہیں ان کیلئے ان کے درجات میں بلندی ہے اور اللہ کی خصوصی عنایات ہیں۔

وضو سے بہشت کی بشارت

"سیدنا حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً

Marfat.com

اَعْبُدُہٗ وَرَسُوْ لُہٗ تو اس کے لیے قیامت کے روز بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو جائے۔

انسان کی یہ ایک قدیم خواہش ہے کہ اسے حیات جاودانی ملے اور یہ خواہش صرف جنت میں داخل ہونے سے پوری ہو سکتی ہے۔ لہٰذا فرمان رسول اکرم ﷺ ہے کہ جو شخص وضو کرے اور پھر کلمہ شہادت پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے کے لیے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

ثوابِ وضو

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن عبسہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور ﷺ وضو کا ثواب کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تو نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ صاف کیے تو تیرے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہو گئے۔ پھر تو نے کلی کی، ناک کے ہر دو حصوں کو صاف کیا، منہ دھویا، بازو کہنیوں تک دھوئے سر اور بازوؤں پر مسح کیا۔ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے تو بہت سے گناہ دھو دیے گئے اور اللہ کے لیے تو نے اپنا منہ زمین پر رکھا (یعنی نماز اور سجدہ کیا) تو تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس روز تھا جس دن تجھے تیری ماں نے جنا۔ ابوامامہ جنہوں نے اس حدیث کو عمرو ابن عبسہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا۔ اے عمروؓ دیکھ کر بتاؤ کیا ہر شخص کو اتنی نعمتیں اتنے صلے میں مل جاتی ہیں۔ عمرو ابن عبسہؓ نے فرمایا سن لیجئے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میرے وصال کے دن نزدیک ہیں۔ میں محتاج بھی نہیں ہوں کہ غریبی کی بدولت حضور انور ﷺ پر جھوٹ بولوں! بلاشبہ میرے کانوں نے حضور سرکار دو عالم ﷺ سے سنا اور دل نے یاد رکھا۔''

وضو کا طریقہ

وضو کیسے کرنا چاہیے اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی وہ احادیث بیان کی جاتی ہیں جن سے وضو کا سنت طریقہ اخذ ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی مسلمان ان احادیث میں بیان کردہ طریقہ کے خلاف وضو کرے تو وہ قابل قبول نہیں۔ سنت طریقہ کے مطابق پہلے

Marfat.com

ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ہے جو پہلے پاؤں دھوتا ہے اور اس طرح وضو کا آغاز کرنا خلاف شرع ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق وضو کریں۔ وضو کے طریقہ کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

حضرت حسینؓ کی روایت:

ترجمہ: سیّدنا حضرت امام حسینؓ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالبؓ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں نے وضو کا پانی لا کر حاضر خدمت کیا۔ آپؓ نے وضو فرمانا شروع کیا۔ آپؓ نے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک صاف فرمائی۔ بعد ازاں آپؓ نے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ بعد ازاں بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا۔ بعد ازاں آپؓ نے سر مبارک پر تین دفعہ مسح فرمایا اس کے بعد آپؓ نے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین دفعہ صاف فرمایا پھر ایسے ہی بائیں کو اس کے بعد آپؓ نے کھڑے ہو کر پانی لانے کا حکم صادر فرمایا میں نے وہی برتن جس میں وضو کا بچا ہوا پانی تھا حاضر خدمت کیا۔ آپؓ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پی لیا۔ میں متعجب ہوا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا۔ حیران نہ ہو کیونکہ میں نے آپؓ کے نانا جان ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے خود کیا حضور ﷺ اسی طرح وضو فرماتے اور آپ ﷺ وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کی روایت

ترجمہ: حمرانؓ سے روایت ہے جو آزاد کردہ غلام تھے عثمان بن عفانؓ کے۔ انہوں نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو انہوں نے ایک برتن پانی کا منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا ان کو دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈال دیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ کو تین بار دھویا اور دونوں پاؤں کو تین بار دھویا پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے۔ بعد اس کے دو رکعتیں پڑھے اور دل اور خیال میں نہ لگا دے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

Marfat.com

حضرت عاصم انصاریؓ کی وضو کے بارے میں روایت

ترجمہ: عبداللہ بن زید بن عاصم انصاریؓ سے روایت ہے وہ صحابیؓ تھے۔ ان سے لوگوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ کا سا وضو کر کے بتلاؤ انہوں نے ایک برتن (پانی کا) منگوایا اس کو جھکا کر پہلے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا (اس سے معلوم ہوا کہ وضو کے شروع میں دونوں ہاتھ پہنچوں کا دھونا مستحب ہے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے) اور دھویا ان کو تین بار پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور باہر نکالا اور منہ کو تین بار دھویا (بخاری کی روایت میں ہے۔ دونوں چلو ملا کر پانی لیا اور تین بار منہ دھویا) پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر ہاتھ ڈالا اور باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے۔ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور باہر نکالا اور سر پر مسح کیا پہلے دونوں ہاتھوں کو سامنے سے لے گئے پھر پیچھے لے گئے پھر دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک بعد اس کے کہا رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کا وضو کے بارے میں بیان

ترجمہ: حمرانؓ سے روایت ہے جو آزاد کئے ہوئے غلام تھے عثمان بن عفانؓ کے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگایا اور وضو کیا تو پہلے دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار پھر بایاں ہاتھ دھویا تین بار۔ پھر مسح کیا سر پر، پھر داہنا پاؤں دھویا تین بار، پھر بایاں پاؤں دھویا تین بار بعد اس کے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اسی طرح جیسے میں نے اب وضو کیا۔ پھر فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کھڑے ہو کر بیچ میں ان کے اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے ابن شہابؒ نے کہا ہمارے علماء کہتے تھے کہ یہ وضو سب وضوؤں میں پورا ہے جو نماز کیلئے کیا جائے۔

Marfat.com

وضو کا مسنون طریقہ

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنے کا عام اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ وضو کرنے سے پہلے ذات الٰہی کا تصور کریں اور دل میں اللہ کے حضور حاضر ہونے کیلئے پاکیزگی کا ارادہ کریں پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر وضو شروع کریں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں تک دھوئیں اس کے بعد اگر مسواک ہو تو اچھی طرح منہ میں مسواک کریں کیونکہ مسواک کرنا رسول اللہ ﷺ کا محبوب انداز تھا۔ پھر تین بار منہ میں پانی ڈال کر اس طرح کلی کریں کہ منہ کے اندر اچھی طرح پانی ڈالیں اگر رمضان المبارک کا مہینہ یا عام دنوں میں روزہ رکھا ہو تو غرغرہ نہ کریں ورنہ عام اوقات میں کلی کرتے ہوئے غرغرہ کریں کلی کے لیے دایاں ہاتھ استعمال کریں۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں اور چھوٹی انگلی ناک میں ڈال کر غلاظت صاف کرلیں۔ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار چہرہ دھوئیں چہرہ ایسے دھوئیں کہ ماتھے کے بالوں کی جڑوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک پانی بہائیں۔ ڈاڑھی کو بھی اچھی طرح دھوئیں پھر ڈاڑھی میں انگلیاں ڈال کر اس کا خلال کریں اگر احرام باندھا ہو تو خلال نہ کریں۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ یعنی پہلے دایاں پھر بایاں کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں۔ ہاتھ کی ہتھیلی میں پانی کے چلو کو اس طرح ڈالیں کہ پانی دھار کی صورت میں کہنی تک جائے پھر ایک بار سر کا مسح کریں۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائیں اور پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گدی تک اس طرح کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے گدی سے پیشانی تک واپس لائیں اور شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندرونی حصے اور انگوٹھوں کے پیٹ کے کانوں کی بیرونی سطح یعنی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصہ کا مسح کریں۔ احتیاط رہے کہ ہاتھ گلے پر نہ جائے کیونکہ گلے کا مسح مکروہ ہے۔ مسح کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھیں پھر دونوں پاؤں پہلے دایاں اور پھر بایاں انگلیوں سے لے

Marfat.com

کر ٹخنوں سمیت دھوئیں اور ساتھ ہی پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کریں وضو ختم ہونے پر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں سے کردے''۔

پھر آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

اس کے بعد سورۃ القدر پڑھنی چاہیے۔اہلِ تقویٰ حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ وضو کا اہتمام بڑے خلوص سے کریں اور ہر عضو دھوتے وقت وہ مسنون دعائیں پڑھیں جو رسول اکرم ﷺ پڑھتے رہے ہیں اور وہ مسنون دعائیں یہ ہیں جو وضو کرتے وقت پڑھنی چاہئیں۔

وضو کی دُعائیں

جب ہاتھ دھونے لگے تو یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْیُمْنَ وَ الْبَرَکَتَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشُّوْمِ وَالْھَلَکَةِ.

الٰہی! میں تجھ سے یمن و برکت کا طالب ہوں اور نحوست و ہلاکت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

کلی کرتے وقت یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ کِتَابِکَ وَ کَثْرَةِ الذِّکْرِلَکَ.

الٰہی! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد پر درود بھیج اور اپنی کتاب کی تلاوت اور بکثرت ذکر کرنے پر میری مدد فرما۔

Marfat.com

ناک میں پانی چڑھاتے وقت اور دھونے کے وقت یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَوْجِدْنِیْ رَآئِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَ اَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ O

''الٰہی! تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج اور مجھ سے خوش ہو کر مجھے جنت کی خوشبو سونگھا دے۔''

جب منہ دھوئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَآئِکَ وَلَاتُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَآئِکَ.

الٰہی! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج اور میرے منہ کو روشن فرما اس دن جب کہ تو اپنے دوستوں کے چہروں کو روشن فرمائے گا۔ الٰہی! میرے منہ کو سیاہ نہ کرنا جس دن تو اپنے دشمنوں کے منہ سیاہ کرے گا۔

جب دایاں ہاتھ دھوئے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰتِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

الٰہی! محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج اور مجھے میری کتاب (اعمال نامہ) سیدھے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب لینا۔

جب بائیں ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تُؤْتِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ.

الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس وقت سے جب کہ تو میری کتاب (نامہ اعمال) میرے بائیں ہاتھ میں دے یا میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

جب سر کا مسح کرے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّغَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ

Marfat.com

عَلَی مِنْ بَرَ کَاتِکَ وَاظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ.

''الٰہی! محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج اور مجھے اپنی رحمت میں چھپالے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما اور مجھے اپنے عرش کے سایہ میں سایہ گیر بنا جس دن تیرے عرش کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

کانوں کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَسْمَعُ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُ اَحْسَنَہٗ.

اَللّٰھُمَّ اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّۃِ مَعَالْاَبْرَارِ.

گردن کے مسح کے وقت یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ.

''الٰہی! میری گردن کو آگ کے عذاب سے چھڑا دے اور میں (جہنم کی) بیڑیوں اور زنجیروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

دایاں پاؤں دھونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ثَبِّتْ قَدَمِی عَلَی الصِّرَاطِ مَعَ الْاَقْدَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

''الٰہی! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد پر درود بھیج اور میرے قدم کو (پل) صراط پر مومنین کے قدموں کے ساتھ قائم رکھنا''۔

بایاں پاؤں دھوئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَنِ الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ.

''الٰہی! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج اور میں تیری پناہ مانگتا

Marfat.com

ہوں اس بات سے کہ میرے قدم کو صراط سے لغزش ہو جس دن اس پر منافقین کے قدم ڈگمگائیں گے''۔

وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی جانب سر بلند کر کے یہ دُعا پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی سند

وضو مکمل کرنے کے بعد اہلِ تقویٰ حضرات عموماً کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور اس کے بعد توبہ واستغفار کے کلمات ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے وضو کے مکمل کرنے پر کلمہ شہادت اور دعا پڑھنے کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے اس امر کی سند رسول اکرم ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث مبارک ہے۔

ترجمہ: ''عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے ہم لوگوں کا اُونٹ چرانے کا کام تھا میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ لے کر آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں اپنے دل کو اور منہ کو لگا کر (یعنی ظاہراً اور باطناً متوجہ رہے نہ دل میں اور کوئی دنیا کا خیال لائے) نہ منہ ادھر اُدھر پھرائے: اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا کیا عمدہ بات فرمائی (جس کا ثواب اس قدر بڑا ہے اور محنت بہت کم ہے) ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ عمرؓ تھے۔ انہوں نے کہا سمجھتا ہوں تو ابھی آیا۔''

آپؐ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے وضو کرے اچھی طرح پورا وضو۔ پھر کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

یعنی گواہی دیتا ہوں میں، کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں۔ کھولے جائیں گے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے جس میں سے چاہے جائے۔

..........☆☆..........

Marfat.com

مسائل وضو

وضو کے سلسلے میں مکمل مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں حسب ذیل ہیں۔

فرائض وضو

وضو کے لیے اللہ تعالیٰ نے چند امور کی انجام دہی کو لازم قرار دیا ہے۔ جنہیں فرائض وضو کہا جاتا ہے اگر ان امور سے ایک بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو اپنا منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو پہلے پاک صاف ہو جاؤ''۔ (پ6، المائدہ)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ وضو کے چار فرض ہیں۔

(1) چہرے کا دھونا (2) ہاتھوں کا دھونا (3) سر کا مسح (4) پاؤں کا دھونا

1۔ پہلا فرض چہرے کا دھونا

وضو میں سر کی پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ چہرے کا دھونا فرض ہے۔ یہاں تک کہ رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے۔ جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا بھی فرض ہے۔ اگر ڈاڑھی کے بال گھنے ہوں اور چہرے کی جلد بالکل دکھائی نہ دیتی ہو تو وضو کرتے وقت بالوں کا دھونا فرض ہے۔

پیشانی کے بالوں سے سر کا وہ مقام مراد ہے جہاں سے اکثر آدمیوں کے بال اگنے شروع ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں یا جس کی پیشانی سے بال گر

Marfat.com

گئے ہوں تو ایسے شخص کے لیے وہیں تک چہرہ دھونا فرض ہے جہاں تک عموماً چہرہ دھویا جاتا ہے۔

2 دُوسرا فرض دونوں ہاتھ دھونا

حکمِ خداوندی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ ہاتھوں کو دھونے سے مراد یہ ہے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک اس طرح پانی بہایا جائے تاکہ کوئی جگہ بھی خشک نہ رہے۔ کئی مرد ہاتھوں میں انگوٹھیاں یا چھلے یا چوڑیاں وغیرہ پہنے رکھتے ہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں دھوتے وقت انہیں پھیر لینا چاہیے اگر وہ اتنے تنگ ہوں کہ ان کو اتارنے کے بغیر ان کے نیچے پانی نہیں بہے گا تو انہیں اتار لینا چاہیے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں انگوٹھیوں یا چھلوں کو ہلا کر نہیں دھوتیں۔ حالانکہ ہاتھ دھوتے وقت ایسے امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

3۔ تیسرا فرض سر کا مسح

وضو میں تیسرا فرض سر کا مسح ہے اگر سر پر بال نہ ہوں تو جلد کے چوتھے حصہ کا اور اگر بال ہوں تو سر کے بالوں کے چوتھائی حصے کا مسح فرض ہے۔

سر کا مسح اسی حد تک کرنا چاہئے جہاں تک اس کا اطلاق ہوتا ہے یعنی جس کو مسح کہا ہے یعنی سر کے جزو پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ مسح اس طرح کرے کہ داہنے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ملائے اور ان کو سر کے اگلے رُخ پر رکھے پھر اُن کو گدّی تک کھینچتا ہوا لائے اور پھر ان کو وہاں تک واپس لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ انگلیوں کو آگے لے جاتے وقت اور پیچھے لیجاتے ہوئے دونوں حصوں کی تری کو نصف نصف استعمال کرے (آگے اور پیچھے کو)

4۔ چوتھا فرض پاؤں کا دھونا

دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ یعنی پاؤں کو ٹخنوں کے بالائی کناروں سے

Marfat.com

ناخنوں تک، گھائیاں انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں، غرض پاؤں کے ہر حصے کا دھونا فرض ہے۔ لہٰذا پاؤں دھونے میں دونوں ٹخنوں کا دھونا بھی شامل ہے، آدھی پنڈلی تک دونوں پاؤں کا دھونا مستحب ہے، اگر صرف ٹخنوں تک پاؤں دھوئے تو یہ بھی کافی ہے وَیقنع غسل القدمین مِنَ الْکَعْبَیْن دونوں پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا بھی ضروری ہے، خلال اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر (بالترتیب) ختم کیا جائے۔ اگر پاؤں پھٹے ہوئے ہوں (جگہ جگہ بوائی ہو) تو اس پھٹے ہوئے حصے میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے یا اگر اس پر کوئی چیز مثلاً چربی یا آٹا لگا ہو تو اس کا دور کرنا بھی ضروری ہے۔

وضو کا فرض ہونا

جس طرح نماز فرض ہے ایسے ہی نماز سے قبل وضو فرض ہے اور اس کے فرض ہونے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا قول حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: حضرت ابوالملیح جن کا اسم گرامی عامر، زید یا زیاد ہے اپنے باپ اسامہ بن عمیرؓ سے راوی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اللہ رب العزت وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا اور چوری کے مال سے صدقہ پسند نہیں فرماتا۔''

وضو پورا کرنے کا حکم

وضو پورا اور مکمل کرنا چاہیے اور اس ترتیب سے کرنا چاہیے جس طرح کتاب و سنت میں ہے۔ لہٰذا اس ۔ یت میں ر دل اکرم ﷺ نے وضو پورا کرنے کا حکم دیا۔

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؓ نے فرمایا بخدا دین کی باتیں بتانے میں سرکار نے بنی ہاشم کو کسی بات سے مخصوص نہیں فرمایا سوائے تین باتوں کے۔ پہلی یہ کہ ہمیں آپؐ نے وضو پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ دوسری یہ کہ ہم مال زکوۃ نہ کھ ئیں۔ تیسری یہ کہ گدھوں اور گھوڑوں

Marfat.com

کا ملاپ نہ کریں۔

وضو میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ وضو میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہیے اور جو کوئی قصداً اضافہ کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور پرنور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے وضو کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے تین تین بار وضو فرما کر اسے بتایا پھر ارشاد فرمایا وضو اس طرح ہے۔ اب جو کوئی اس پر اضافہ کرے اس نے بُرا کیا اور حد سے تجاوز اور ظلم کیا۔

وضو کی سُنتیں

وضو کے سلسلے میں وہ اعمال جو رسول اکرم ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہیں انہیں وضو کی سنتیں کہا جاتا ہے۔ اگرچہ وضو کے فرائض پورے کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن اتباع سنت ضروری ہے۔ لہٰذا وضو کی پندرہ سنتیں ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

1) نیت	2) بسم اللہ پڑھنا	3) دونوں ہاتھوں کا دھونا
4) مسواک کرنا	5) کلی کرنا	6) ناک میں پانی ڈالنا
7) چہرے کو تین بار دھونا	8) ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال	9) ہر عضو کو تین بار دھونا
10) سر کا مسح	11) کانوں کا مسح	12) دونوں پاؤں دھونا
13) ترتیب وضو	14) دائیں کو بائیں سے پہلے دھونا	15) اعضاء کو لگاتار دھونا

1۔ وضو کی نیت

وضو کرنے سے قبل وضو کا ارادہ کرنا وضو کی نیّت کہلاتا ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اس لیے وضو کرنے سے قبل وضو کی نیت کرنی چاہیے اور یہی رسول اکرم ﷺ کا

Marfat.com

طریقہ کار تھا اور وضو سے قبل نیت کی سند رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔

ترجمہ: سیدنا عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی نیت ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول ﷺ کے واسطے ہوئی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی تا کہ اس کو پائے۔ یا کسی عورت کیلئے تا کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کیلئے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

نیت کے بغیر وضو کرنے سے وضو تو ہو جائے گا لیکن نیت کا ثواب نہیں ملے گا۔ اس لیے وضو سے قبل نیت کر لینا بہت اچھا ہے۔

2۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ آپ ﷺ ہر کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کیا کرتے تھے۔ اہلِ تقویٰ اور بزرگان دین کا بھی یہ طریق رہا ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نام کی ابتداء سے وضو کرو۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے بعض صحابہ کرامؓ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں رکھا اور فرمایا اللہ کے نام کی ابتداء سے وضو کرو میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی نکلتے دیکھا۔ حتیٰ کہ سبھی نے وضو کیا اور بغیر وضو کوئی نہ رہا۔'' (نسائی شریف)

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا سنت لازم ہے۔ خواہ وضو کرنے والا نیند سے بیدار ہو کر وضو کر رہا ہو یا پہلے سے بیدار ہو۔ اسے وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے اگر بسم اللہ کہنا یاد نہ رہے اور کچھ اعضاء دھونے کے بعد یاد آئے تو اس وقت بسم اللہ پڑھنے سے سنت تو ادا نہ ہوگی تاہم بسم اللہ پڑھ

Marfat.com

لینا بہتر ہے تا کہ وضو بسم اللہ سے خالی نہ رہے۔

3۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا

وضو میں تیسری سنت دونوں ہاتھوں کا پہنچوں سمیت دھونا ہے جس کے بارے میں احادیث مصطفیٰ ﷺ حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت عبد خیرؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے ایک کرسی لانے کا حکم فرمایا۔ اور اس پر براجمان ہوئے پھر آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم فرمایا۔ دنوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، کلی فرمائی، ناک میں ایک ہی چلو سے تین دفعہ پانی چڑھایا پھر تین دفعہ منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے۔ پھر آپ ﷺ نے دست مبارک پانی میں ڈبو کر مسح فرمایا۔ اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کے وضو کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو تو دیکھ لے یہی آپ ﷺ کا وضو تھا۔''

ہاتھ تین بار دھوئے جائیں

ترجمہ: ''حضرت ابی حیہؓ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت علیؓ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپؓ نے سب سے پہلے اپنے پہنچے دھوئے اور خوب صاف فرمایا۔ پھر آپؓ نے تین بار کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے، دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر آپؓ نے کھڑے ہو کر وضو کا پانی نوش کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے بتانا چاہتا تھا''۔

ترجمہ: ''حضرت ابن ابی اوسؓ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنے پہنچوں پر تین بار پانی بہایا''۔

4۔ وضو کرتے وقت مسواک کرنا

وضو کرتے وقت مسواک کرنا بہت ہی افضل ہے۔ بلکہ سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہے مسواک کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مسواک کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں

Marfat.com

کہ چھنگلیا نیچے کی جانب اور انگوٹھا اوپر مسواک کے سر سے نیچے رہے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں۔ مسواک کلی کرتے وقت کرنی چاہیے۔ بعض لوگ پانی کے بغیر مسواک کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس وقت مسواک کریں جبکہ وہ پانی آسانی سے استعمال کر سکیں مگر بہتر تو یہی ہے کہ وضو کرتے وقت مسواک کی جائے۔ مسواک کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

i۔ ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری اُمت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا''۔

ii۔ ترجمہ: ''حضرت مقدام بن شریحؒ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ جب گھر میں آتے تو پہلے کیا کام کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسواک کرتے''۔

iii۔ ترجمہ: ''حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر میں آتے تو پہلے مسواک کرتے''۔

iv۔ ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا مسواک کا ایک کونہ آپ ﷺ کی زبان پر تھا۔'' (یعنی مسواک سے زبان صاف کر رہے تھے)

v۔ ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے تہجد پڑھنے کیلئے تو پہلے مسواک کرتے''۔

vi۔ ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے تو پچھلی رات کو آپ ﷺ اٹھے اور باہر نکلے آسمان کی طرف دیکھا''۔ پھر یہ آیت پڑھی جو سورہ الِ عمران میں ہے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے فَقِنَا عَذَابَ النَّار۔ تک پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر لیٹ رہے پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر

Marfat.com

نماز پڑھی۔

صوفیاءعظام اور مشائخ کرام نے مسواک کو بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ یہ صحت کی برقراری کیلئے بہت مفید ہے۔ دنیاوی لحاظ سے اس کے بے شمار فائدے ہیں۔اس سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ منہ کی بدبو کو ختم کرتی ہے۔ دانتوں کو چمکاتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ دانتوں کی صفائی کو قائم رکھتی ہے۔ لہٰذا مسواک کرنا بہت مفید ہے۔ مسواک کے متعلق مسائل حسب ذیل ہیں۔

i۔ مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے ہے۔ تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کے لیے اس سے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک منہ میں کوئی تغیر نہ آگیا ہو۔ ہاں اگر وضو بے مسواک کرلیا تھا تو اب وقت نماز مسواک کرلے۔

ii۔ مسواک موجود ہو تو انگلی سے دانت مانجھنا ادائے سنت وحصولِ ثواب کے لیے کافی نہین، ہاں مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ منہ میں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ادائے سنت کا ثواب پائے گا۔

iii۔ عورتوں کے لیے مسواک موجود ہو تب بھی کافی ہے۔ان کے لیے مسواک ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں۔

iv۔ سنت یہ ہے کہ مسواک کرنے سے پہلے دھولی جائے اور فارغ ہونے کے بعد دھو کر رکھی جائے اور کم ازکم تین تین مرتبہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے پھر بائیں جانب کے، پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانتوں میں تین پانیوں سے کی جائے۔ اور اگر منہ میں بو باقی ہو تو اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں۔ بدبودار کثیف حقہ پینے والوں کو اس کا خیال سخت ضروری ہے۔ اور ان سے زیادہ سگریٹ بیڑی والوں کو اور ان سب سے زائد اشد ضرورت تمبا کو

Marfat.com

کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اس کا جرم دبا رہتا اور منہ کو بُسا دیتا ہے۔ پانوں کے عادی خصوصاً جبکہ دانتوں کے درمیان خلا ہو تجربہ سے جانتے ہیں کہ چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے منہ میں ایسی جگہ پکڑ جاتے ہیں کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کلیاں بھی منہ کو صاف نہیں کرسکتیں۔ یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور کلیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے اور بو کا قطعاً نشان نہ رہے۔ منہ کی صفائی کی بہت تاکید ہے۔

۷۔ فارغ ہونے کے بعد مسواک زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ اور جب قابل استعمال نہ رہے یا اس سے مسواک کرنا دشوار ہو تو اسے دفن کر دیں۔ یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے پیروں تلے نہ پڑے کہ ایک تو وہ ادائے سنت کا آلہ ہے اس کی تعظیم چاہیے۔ دوسرے مسلمان کا آب دہن ناپاک جگہ ڈالنے سے خوب محفوظ رکھنا چاہیے۔ اسی لیے پاخانہ میں تھوکنے بلکہ ناک صاف کرنے کو بھی علماء نے نامناسب فرمایا۔

5۔ کلی کرنا

کلی کرنا وضو کی سنت ہے اور کلی کا مطلب منہ میں پانی بھر کر نکال دینا ہے اگر کلی کا پانی باہر نہ پھینکا بلکہ نگل لیا تو اس طرح سنت ادا نہ ہوگی۔ کلی تین بار کرنی چاہیے۔ یعنی تین چلو پانی سے یکے بعد دیگر کلیاں کرنی چاہیے کلی کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا حمران بن ابان راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ کو وضو کرتے دیکھا تو آپؓ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا۔ بعد ازاں اپنا منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دائیں اور بائیں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا تین بار اپنا دایاں پاؤں دھویا۔ پھر ویسے ہی بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے جیسے وضو فرمایا میں نے ایسے ہی وضو کیا۔ بعد میں فرمایا دل و دماغ میں ادھر ادھر کے خیالات

Marfat.com

نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

کس ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرنی چاہیے

ترجمہ: ''حضرت حمران سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو دیکھا آپؓ نے وضو کا پانی منگایا۔ اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی ڈال کر کلی فرمائی اور ناک صاف کی پھر آپؓ نے اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے، پھر آپؓ نے سر کا مسح فرمایا، اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر آپؓ نے فرمایا میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے ایسے ہی وضو فرمایا۔ جیسے میں نے یہ وضو کیا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ جو شخص میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر حضور قلب سے وسوسوں اور پراگندہ خیالات سے خالی ہو کر نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے''۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کلی کرنے کے لیے پانی دائیں ہاتھ میں لینا چاہیے۔

6۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا

ناک میں پانی ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ تین چلو پانی لے کر تین بار ناک میں چڑھاتے جائیں۔ اگر ناک صاف کرنے کی ضرورت ہو تو بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا چاہیے۔ ناک میں تین بار پانی کے ڈالنے کی سند رسول اکرم ﷺ کی حسب ذیل احادیث ہیں۔

ا۔ ترجمہ: ''حضرت عمرو بن یحییٰ سے ان ہی اسناد سے روایت ہے اس میں یہ ہے کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور یہ نہیں کہا کہ ایک چلو سے اور آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے گئے اس کے بعد اتنا زیادہ کیا کہ پہلے سر کا مسح آگے سے شروع کیا اور گدی تک لے گئے۔ پھر پھیر کر لائے دونوں ہاتھوں کو اسی مقام پر جہاں سے شروع کیا تھا اور دونوں پاؤں دھوئے۔

Marfat.com

ii۔ ترجمہ: ''ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سن کر یہ حدیثیں ہم سے بیان کیں پھر انہوں نے ذکر کیا کئی حدیثوں کا ایک ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو دونوں نتھنوں کو صاف کرے پانی سے پھر ناک چھنکے''۔

iii۔ ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور جو شخص استنجا کرے تو طاق بار کرے''۔

iv۔ ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی جاگے تو تین بار ناک چھنکے اس لیے کہ شیطان اس کے بانسے پر یا ناک میں رہتا ہے''۔

v۔ ترجمہ: ''حضرت لقیط بن صبرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں وضو کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو مگر جب روزہ ہو تو آہستہ پانی ڈالو''۔ (نسائی شریف)

vi۔ ترجمہ: ''سیدنا حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف فرمائی تین دفعہ ایسے ہی کیا اور فرمایا رسول اکرم ﷺ کا یہی وضو ہے''۔

7۔ چہرے کو تین بار دھونا

تمام چہرے کو تین بار دھونے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: ''عبداللہ ابن زید ابن عاصمؓ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے تو آپؓ نے پانی منگایا پھر اپنے ہاتھوں پر ڈالا۔ دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر کلی کی ناک جھاڑی (تین بار) پھر تین بار منہ دھویا پھر ہاتھ دو بار کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے پیچھے لے گئے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا پھر انہیں

Marfat.com

گدی تک لے گئے پھر لوٹا لائے حتیٰ کہ اسی جگہ لوٹ آئے جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے پاؤں دھوئے''۔

8۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال

ڈاڑھی کا خلال بھی سنت ہے داہنے ہاتھ کی انگلیاں نیچے داخل کر کے اوپر کو نکالنا خلال کہلاتا ہے۔ ڈاڑھی کے خلال کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچاتے جس سے اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے کہ میرے رب نے یونہی حکم دیا ہے''۔

ڈاڑھی کے خلال کے علاوہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی سنت ہے۔ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائیں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کریں اسی طرح داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کریں اور انگوٹھے پر ختم کردیں اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کریں چھنگلیا چھوٹی انگلی کو کہتے ہیں۔ خلال کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہؓ نے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم وضو پورا کرو تو انگلیوں میں خلال کرو۔

ترجمہ: ''حضرت مستورابن شداد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا جب وضو کرتے تو اپنی چھنگلی یعنی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے''۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرلو تو اپنی ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو''۔

9۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا

Marfat.com

ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے اگر چہ احادیث میں ایک بار یا دو بار دھونے کا بھی ذکر ہے لیکن آئمہ کرام نے ہر اعضاء کو تین بار دھونے ہی کو ترجیح دی ہے۔ وہ احادیث جن میں اعضاء کو تین بار دھونے کی تاکید کی گئی ہے حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ اور فرمایا حضور بھی ایسا ہی کیا کرتے''۔

ترجمہ: ''حضرت ابو انس (مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی جو دادا ہیں امام مالکؒ کے) سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کیا مقاعد میں پھر کہا کیا میں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ ﷺ کا وضو؟ پھر وضو کیا تین تین بار۔ قتیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جس وقت حضرت عثمانؓ نے یہ حدیث بیان کی اُس وقت اُن کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہؓ موجود تھے''۔

ترجمہ: ''ابوحیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپؓ نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ دھوئے حتیٰ کہ انہیں صاف کر دیا۔ پھر تین بار کلی تین بار ناک میں پانی کیا پھر اپنا منہ اور کہنیاں تین تین بار دھوئے ایک بار سر کا مسح کیا پھر اپنے قدم ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو طہارت کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا۔ پھر فرمایا میں نے چاہا تمہیں دکھا دوں کہ حضور انور ﷺ کا وضو کیسا تھا''۔

10۔ سر کا مسح

سر کا مسح کرنا وضو کے لیے ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے اور انگلیوں کا خلال کر کے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر نیچے کی تین انگلیوں کے سرے ملا کر ماتھے کی طرف سے شروع کر کے سر کے درمیانی حصہ پر پھیرتے ہوئے پھر پیچھے لے جا کر انگلیاں علیحدہ کر دینا اور ہتھیلیوں سے سر کے دائیں بائیں ہاتھ کو پھیرتے ہوئے آگے کی طرف لانا پھر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر کا اور انگوٹھوں سے باہر کا مسح کر کے انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا سنت ہے۔ مسح کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے سُنا انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم دادا عمرو بن یحییٰ سے کہا کیا تم مجھے رسول اکرم ﷺ کے وضو کے بارے میں بتا سکتے ہو کہ آپ ﷺ کیسے وضو فرماتے؟ عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین بار کلی کی، ناک میں پانی ڈالا تین بار منہ دھویا۔ دونوں ہاتھ دو دو دفعہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے سامنے سے شروع کیا اور پیچھے لے گئے۔ پھر پیچھے سے وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی بعد ازاں پاؤں دھوئے''۔ (نسائی شریف)

ترجمہ: ''حضرت ابو عبداللہؒ جن کا اسم گرامی سالم اور آپ سبلان مشہور ہیں۔ راوی ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ان کی کمال امانت داری پر حیران تھیں اور آپؓ سے اجرت پر کام کاج کراتیں ایک دفعہ حضرت صدیقہؓ نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرح وضو کر کے دکھایا۔ آپؓ نے کلی فرمائی۔ تینؓ بار ناک میں پانی ڈالا اور تین دفعہ منہ دھویا۔ تین دفعہ دایاں ہاتھ اور تین دفعہ بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک بار آپؓ نے اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھ کر پیچھے تک مسح کیا۔ پھر آپؓ نے اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پھیرا اور بعد ازاں گالوں پر''۔

سیدنا سالمؒ فرماتے ہیں ''میں حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں مکاتب غلام کی حیثیت سے حاضر ہوا کرتا تھا۔ لہٰذا آپؓ مجھ سے پردہ نہ فرماتی تھیں۔ بلکہ میرے پاس تشریف لا کر بیٹھ جاتیں اور مجھ سے گفتگو فرماتیں ایک دن میں آپؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی میرے لیے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپؓ نے دریافت فرمایا۔ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے آزاد فرمایا (یعنی بدل کتابت ادا کر دیا) آپؓ نے فرمایا اللہ آپؓ کو برکت دے اور اسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا۔ پھر اسی روز سے میں نے آپؓ کو نہیں دیکھا''۔

پگڑی پر مسح کرنا

ترجمہ: سیدنا حضرت بلالؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں میں نے رسول

Marfat.com

اکرم ﷺ کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

ترجمہ: ''سیدنا حضرت مغیرہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے دوران وضو پیشانی، عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا''۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ایک سفر میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہو چکے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اور منہ مبارک دھوئے۔ پھر ہاتھ اپنے آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں۔ یعنی جبے کی آستینیں تنگ تھیں لہذا آپ ﷺ کے دست مبارک وہاں سے نہ نکلے۔ آپ ﷺ نے جبے کو اپنے کندھے پر رکھا اور اپنے دست مبارک اندر سے نکال لیے پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی پگڑی اور موزوں پر مسح فرمایا''۔

11۔کانوں کا مسح

دونوں کانوں کے داخلی اور خارجی حصے کا مسح کرنا سنت ہے اس حکم میں دونوں کانوں کے سوراخ بھی شامل ہیں کانوں کے مسح کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو وضو فرماتے دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا کلی فرمائی ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا کلی فرمائی اور دونوں ہاتھ ایک ایک بار دھوئے سر اور کانوں کا ایک بار مسح فرمایا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے''۔ (نسائی شریف)

ترجمہ: ''سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے

Marfat.com

وضو فرمایا تو ایک چلو بھر پانی لیا، کلی فرمائی، ناک میں پانی ڈالا پھر چلو لے کر دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا ور بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا اور دونوں کانوں کے باطن کا مسح انگشت شہادت سے فرمایا اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے مسح فرمایا پھر ایک چلو بھر پانی لے کر دایاں پاؤں دھویا اور دوسرے چلو کے ساتھ بایاں پاؤں دھویا''۔

12۔ دونوں پاؤں دھونا

دونوں کا دھونا سنت کے مطابق حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: ''عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ نے وضو کیا پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار اور داہنا ہاتھ تین بار اور بایاں ہاتھ تین بار اور سر پر مسح کیا نیا پانی لے کر نہ کہ اس پانی سے جو ہاتھ میں لگا تھا اور دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ ان کو صاف کیا''۔

ترجمہ: ''حضرت حمران جو حضرت عثمان ابن عفانؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو وضو فرماتے دیکھا۔ آپؓ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو فرمایا۔ آپؓ نے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ کلی فرمائی ناک میں پانی ڈالا، منہ کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھویا اور اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا۔ سر پر مسح فرمایا۔ دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا پھر کہا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو اسی طرح وضو کرے جیسے میں نے کیا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور دل میں وسوسے اور پراگندہ خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ (صغائر) معاف فرما دیئے جائیں گے''۔

دونوں ہاتھوں سے پاؤں دھونا

ترجمہ: سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں میں حضور شافع یوم النشور ﷺ کے ایک سفر میں آپ کی معیت میں تھا اور آپ ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے برتن جھکا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان

Marfat.com

کو ایک دفعہ دھویا۔ دونوں بازو ایک ایک بار دھوئے اس کے بعد منہ دھویا۔ اور دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں کو دھویا۔ ہاتھ پاؤں ایک ایک دفعہ مل کر دھوئے''۔

13۔ ترتیب وضو

وضو کرتے وقت اعضاء کو ترتیب سے دھونا سنت ہے۔ چہرے کو ہاتھوں سے پہلے ہاتھوں کو سر کے مسح سے پہلے دھویا جائے اور سر کا مسح پاؤں دھونے سے پہلے کیا جائے اگر وضو میں پہلے کوئی اعضاء پھر کوئی اور حتیٰ کہ سارے اعضاء دھو لیے اس طرح وضو تو ہو جائے گا لیکن خلاف سنت ہو گا۔ ترتیب وضو رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان بھائی کو چاہیے کہ وضو میں ترتیب وضو کو ملحوظ خاطر رکھے۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے میری پیٹھ میں لکڑی کو نچی پھر آپ ﷺ راستہ میں مڑ گئے میں آپ ﷺ کے ساتھ پھرا۔ پھر آپ ﷺ ایسی زمین پر تشریف لائے جس کی ہیئت کذائی اس طرح تھی کہ وہاں آپ ﷺ نے اونٹ بٹھایا۔ پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میرے پاس پانی کی ایک مشک تھی میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ ﷺ کو وضو کرانے لگا۔ آپ ﷺ نے دونوں پہنچے دھوئے اور منہ دھویا پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن آپ ﷺ نے ایک جبہ مبارک پہن رکھا تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں اسی وجہ سے آستینیں نہ چڑھ سکیں۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک جبے کے نیچے سے نکال لئے اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر حضرت مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کے مسح کی کیفیت اور طریقہ بیان فرمایا''۔

لیکن ابن عونؒ نے فرمایا۔ مجھے اس طرح خوب یاد نہیں جیسے میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور مجھے فرمایا کہ تو حاجت سے فارغ ہو لے بعد ازاں ہم نماز پڑھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ جناب عبدالرحمٰن بن عوفؓ امامت فرما رہے تھے۔ اور ایک رکعت نماز فجر پڑھ چکے تھے میں نے عبدالرحمٰن کو حضور ﷺ کے تشریف لانے کے

Marfat.com

متعلق آگاہ کرنا چاہا۔لیکن آپ ﷺ نے منع فرمایا۔پھر ہمیں جماعت کے ساتھ جتنی نماز مل سکی اسے پڑھا اور جو رکعتیں قبل ازیں ہو چکی تھیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو پورا کیا۔(نسائی شریف)

14۔دائیں کو بائیں سے پہلے دھونا

سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہر عضو یعنی ہاتھ اور پاؤں کو بائیں سے پہلے دھونا چاہیے۔چونکہ ایسا کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ طہارت و پاکیزگی، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کی ابتداء دائیں طرف سے فرمانے کو پسند فرماتے۔

15۔اعضا کو لگاتار دھونا

اعضاء کو لگاتار دھونا بھی سنت ہے۔یعنی پہلا عضو سوکھنے سے پہلے دوسرا عضو دھو لینا چاہیے۔اگر ایسا نہ کیا وضو تو ہو جائے گا لیکن خلاف سنت ہوگا۔

مکروہاتِ وضو

مکروہات وضو وہ امور ہیں جو سنت کے مطابق نہ کیے گئے ہوں اور فقہ اہل سنت کے مطابق مکروہات وضو حسب ذیل ہیں۔

i۔ عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

iv۔ وضو کے لیے نجس جگہ پر بیٹھنا

iii۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا

iv۔ مسجد کے اندر وضو کرنا

v۔ وضو کے اعضاء سے وضو کے برتن میں قطرے ٹپکانا

vi۔ پانی میں کھنکار یا تھوک ڈالنا

vii۔ قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھنکار ڈالنا

Marfat.com

viii۔ بلاضرورت دنیا کی بات کرنا

ix۔ ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا

x۔ اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو

xi۔ منہ پر پانی مارنا

xii۔ منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا

xiii۔ صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا

xiv۔ ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا

xv۔ حلق اور گلے کا مسح کرنا

xvi۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا

xvii۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا

xviii۔ اپنے لیے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا

xix۔ تین نئے نئے پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا

xx۔ جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے وضو کے اعضاء کو پونچھنا

xxi۔ دھوپ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت)

☆☆

Marfat.com

وضوتوڑنے والے امور

احادیث اور فقہ کے لحاظ سے مندرجہ ذیل امور کے وقوع سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

پیشاب سے وضوکا ٹوٹ جانا

ترجمہ: ''سیدنا حضرت زربن حبیشؓ سے مروی ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص صفوان بن عسالؓ کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا۔جب وہ باہر نکلا تو پوچھا کہ کیا کام ہے۔میں نے کہا میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔اس نے کہا فرشتے علم حاصل کرنے والے کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔پھر اس نے کہا تو کیا چاہتا ہے۔میں نے کہا کہ موزوں کے مسح کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔آپؓ نے فرمایا کہ جب ہم حضورﷺ کے ہم سفر ہوتے تو آپﷺ ہمیں تین دن اور تین رات موزے نہ اتارنے کا حکم صادر فرماتے ہاں مگر جنبی ہونے کی صورت میں تاہم آپﷺ پیشاب کرنے یا سوکر اُٹھنے کے بعد موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے''۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت زرؓ سے مروی ہے۔سیدنا حضرت صفوان بن عسالؓ نے فرمایا کہ جب ہم حضورﷺ کے ہمراہ ہوتے تو آپﷺ ہمیں موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر جنبی حالت اس سے مستثنیٰ ہے تاہم ہم پیشاب اور سوکر اٹھنے سے نہ اتارتے''۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ''پیشاب اور پاخانہ سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ایسے ہی پیشاب اور پاخانے کے راستے پتھر یا کیڑے نکلنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔وضو کے بعد پیشاب کا قطرہ نکلنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے''۔

Marfat.com

ہوا خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

ترجمہ ''سیدنا حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یہ عرض کرتے ہوئے حضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کو ریح نکلنے کا وہم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے۔ جب تک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے۔ پاخانہ کی جگہ سے ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے''۔

وضو کا مذی سے ٹوٹ جانا

ترجمہ ''سیدنا حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مقدادؓ سے فرمایا جب کسی شخص کی مذی اس حالت میں نکل آئے کہ وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا ہو لیکن وہ شخص جماع نہ کرے اس مسئلہ کے بارے میں آپ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کریں کیونکہ مجھے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ ﷺ کی صاحب زادیؓ میرے عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقدادؓ نے حضور ﷺ سے دریافت فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص اپنا ذکر دھولے اور نماز کی طرح کا وضو کرلے''۔

مرد اور عورت کے عضوِ مخصوص سے غلیظ مادہ خارج ہونے کی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مرد نے سوراخ ذکر میں روئی رکھی اور وہ اس سے خشک ہے۔ مگر جب نکالی تو تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا۔ یونہی عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کے کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا۔

1۔ مسئلہ! اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا۔

2۔ مسئلہ! حقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا۔

3۔ مسئلہ! بعض عورتوں کو جو سفیدی اکثر وقت رحم سے آتی ہے وہ نجس ہے اور اس سے وضو

Marfat.com

ٹوٹ جاتا ہے اور جوتری پیشاب گاہ میں ہر وقت موجود رہتی ہے وہ پاک ہے اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ترجیح الراجح)

4۔مسئلہ! پیشاب یا مذی کا قطرہ عورت کے سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا، وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔ (مانیہ)

5۔مسئلہ! مرد (یا عورت) کے پیشاب کے مقام سے (نفسانی خواہش کے ساتھ) جب عورت کا پیشاب کا مقام مل جاوے اور کچھ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو (دونوں کا) وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے کچھ نکلے یا نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔ (درمختار)

وضو کا نیند سے ٹوٹ جانا

ترجمہ: ''سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔ جب تک اسے پانی سے تین بار نہ دھو لے کیوں کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا''۔

نیند سے وضو ٹوٹنے کے مسائل حسب ذیل ہیں

1۔ سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیات پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے یا دو زانوں بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چار زانوں ہے اور سر رانوں پر یا پھر پنڈلیوں پر ہے۔ یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیات پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں پر قصداً سویا تو وضو بھی گیا۔ نماز بھی گئی۔ وضو کرے، سرے سے نیت ... تو وضو جاتا رہا۔ نماز نہیں گئی وضو کر کے جس رکن میں

Marfat.com

سویا تھا وہاں سے ادا کرے۔ اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے۔

2۔ دونوں سرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سُرین پر بیٹھا ہے۔ اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں دوزانوں سیدھا بیٹھا ہو یا چارزانوں پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے۔ یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز ہاں اگر پورا رکن سوتے میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے۔ ورنہ پورا کرلے۔

3۔ اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیئات پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا۔ وضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا

4۔ اگر تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے۔

5۔ بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی وضو جاتا رہا۔

6۔ اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

7۔ جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔

8۔ نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو [illegible] ان کی [illegible] خبر نہیں بلکہ دو [illegible] آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں [illegible] سمجھتا ہے [illegible] کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے [illegible] باتیں پوچھی جائیں اور وہ بتا نہ سکے تو اس [illegible]

فائدہ [illegible]

Marfat.com

کہ جاتا ہے۔

9۔ بے ہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں۔

قے کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

1۔ منہ بھر قے (کھانے یا پانی یا صفرا کی) وضو توڑ دیتی ہے۔

فائدہ! منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔

2۔ بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔

3۔ بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اگر جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا جب تک منہ بھر نہ ہو۔

4۔ پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر منہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وضو جائے گا۔

5۔ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے گی۔ اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوتی ہو اور قے آئے اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ منہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو منہ بھر ہو جائے تو یہ ناقض وضو نہیں۔ پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے۔

6۔ قے میں صرف کیڑے نکلے وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے منہ بھر ہے یا نہیں منہ بھر ہے تو ناقص ہے۔ ورنہ نہیں۔

7۔ کسی کے تھوک میں خون نظر آیا۔ تو اگر تھوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر تھوک سرخی مائل ہو گیا تو وضو ٹوٹ گیا۔

قہقہے کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

1۔ بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی آئی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں

Marfat.com

رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

2۔ اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔

3۔ اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سُنا پاس والوں نے نہ سُنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔

4۔ اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

شک کی صورت

1۔ وضو کے بعد ناخن یا بال کٹایا تو وضو نہیں ٹوٹا نہ وضو کو دہرانے کی ضرورت ہے نہ ناخن کو دھونے اور نہ سر کو مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

2۔ اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اُس عضو کو دھولے اور اگر اکثر اس قسم کا شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد شک پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

3۔ جو باوضو ہے اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو۔ اور اگر وسوسہ سے ایسا شبہ ہو جایا کرتا ہو تو اس شبہ کو ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط نہیں بلکہ وسوسہ کی اطاعت ہے۔

4۔ اگر بے وضو تھا۔ اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ یقیناً بلاوضو ہے۔ اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

وضو ٹوٹنے کے متفرق مسائل

1۔ خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔ اگر صرف چمکا یا

Marfat.com

ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے۔ اور ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آ گئی مگر وہ بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

2۔ اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔

3۔ زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

4۔ زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو خیال کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یونہی اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا۔ اس کا بھی وہی حکم ہے۔

5۔ اگر پھوڑے، پھنسی کا خون خود نہیں نکلا بلکہ دبانے سے نکلا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جب کہ خون بہ جاوے۔

6۔ کسی کے زخم میں رطوبت ہو مگر بہنے والی نہ ہو اور اُٹھتے بیٹھتے وقت کپڑے کو لگتی ہو تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا، نہ کپڑا ناپاک ہوتا ہے اور اگر زخم دبنے یا دبانے سے رطوبت بہ کر زخم سے باہر کپڑے یا بدن کو لگے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑا اور بدن بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

7۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا۔ یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا خود بالکل ننگے ہو کر وضو کیا یا [illegible] وقت ننگے ہی ننگے وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے زانوں کے نیچے تک [illegible] چھپا [illegible] فوراً بعد [illegible] چھپا لینا چاہیے۔ کیونکہ بغیر [illegible]

Marfat.com

8۔ اگر ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر بہتا ہوا خون نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

9۔ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

10۔ کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

11۔ زخم پر گڑھا پڑ گیا۔ اور اس میں سے کچھ تری چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

12۔ کھٹمل، مچھر، مکھی، پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (درمختار)

13۔ وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہوگئی تو یہ چلو کا پانی بیکار ہوگیا۔ اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے۔ بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

............☆☆.............

Marfat.com

مسائل تیمّم

تیمم کا عام مطلب قصد یعنی ارادہ ہے لیکن شرعی لحاظ سے جسم کو نجاست سے پاک کرنے کے لیے چہرے اور ہاتھوں پر پاک مٹی ملنا ہے۔ شرعی لحاظ سے جب پانی نہ مل سکے یا کوئی شرعی عذر ہو تو اس صورت میں تیمم کرنا جائز ہے۔

تیمّم کے بارے میں حکم خداوندی

ترجمہ: ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے رفع حاجت سے کوئی فارغ ہو کر آیا۔ یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہتا بلکہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے۔ تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ''۔ (المائدہ)

انسانی زندگی میں سفر اور بیماری کے دو مواقع ایسے ہیں جن میں عام حالات کی نسبت قدرے دقت محسوس ہوتی ہے تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو آسانی بہم پہنچانے کے لیے تیمّم کی اجازت دے دی۔ رفع حاجت، عورت سے صحبت اور دیگر حالات میں جب انسان کا جسم ناپاک ہو اور اس حالت میں پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لینا جائز ہے۔

تیمّم جائز قرار دینے کی وجہ

ترجمہ: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ''ہم ایک سفر میں گئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا جس نے اس کے سر میں زخم کر دیا۔ پھر اسے احتلام ہو گیا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا تم میرے لیے تیمم کی اجازت پاتے ہو وہ بولے تیرے لیے تیمم کی اجازت نہیں پاتے تو تو

Marfat.com

پانی پر قادر ہے۔ اس نے غسل کرلیا پس مر گیا۔ جب ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی فرمایا انہیں خدا غارت کرے اسے انہوں نے مار دیا۔ جب جانتے نہ تھے پوچھ کیوں نہ لیا بے علمی کا علاج پوچھ لینا ہے۔ اسے یہ کافی تھا کہ تیمم کرلیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیر لیتا اور باقی جسم دھوڈالتا (ابو داؤد) اور ابن ماجہ نے حضرت عطا ابن رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی اس حدیث پاک میں تیمم کو جائز قرار دینے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو تیمّم کرنا چاہیے۔ اور اس حدیث سے دوسرا مسئلہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ احتلام کی صورت میں بھی تیمّم کرلینا جائز ہے۔ بشرطیکہ غسل اور وضو کا شرعی عذر موجود ہو''۔

تیمّم کی اجازت

ترجمہ: حضرت عمارؓ فرماتے ہیں کہ'' ایک شخص حضرت عمر ابن خطابؓ کی خدمت میں آیا اور وہ بولا کہ میں جنبی ہو جاتا ہوں اور پانی پاتا نہیں تب حضرت عمارؓ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنینؓ! کیا آپؓ کو یاد نہیں کہ ہم اور آپؓ سفر میں تھے۔ آپؓ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں جب لوٹا پھر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے یہ حضور انور ﷺ سے عرض کیا تو فرمایا کہ تم کو یہ کافی تھا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ زمین پر مارے اور ان میں پھونکا۔ پھر انہیں منہ اور ہاتھ پر پھیر لیا۔ (بخاری) اور مسلم میں اسی کی مثل ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ تمہیں یہ کافی تھا کہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک لیتے پھر انہیں اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیتے''۔

تیمّم کیلئے رسولِ مقبول ﷺ کا طریقہ

رسول اکرم ﷺ نے جس طرح تیمم کیا اس کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں

ترجمہ: روایت ہے حضرت جہیم ابن حارث ابن ضمہؓ سے۔ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پر گزرا۔ جب کہ آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے جواب

Marfat.com

نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ دیوار کی طرف گئے۔ اسے لاٹھی سے جو آپ ﷺ کے ساتھ تھی کھرچا پھر اپنے ہاتھ دیوار پر لگائے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔ پھر میرا جواب دیا میں نے یہ روایت نہ تو صحیحین میں پائی اور نہ کتاب حمیدی میں لیکن اسے شرح سنہ میں ذکر کیا اور فرمایا یہ حدیث احسن ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوالجہیم ابن حارث ابن صمہ سے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ چاہ جمل کی طرف سے تشریف لائے تو آپ ﷺ کو ایک شخص ملا۔ اس نے سلام کیا حضور ﷺ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے تو چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اسے سلام کا جواب دیا۔ (مسلم بخاری)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تیمم کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین پر یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر ہر جگہ پھیرے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے۔ وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھیرے اگر عورت کے ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور ہو تو ہٹا کر اس کے نیچے کھال پر ہاتھ پھیرے اگر چہرے اور دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ پھیرنا چھوٹ گیا تو تیمم نہیں ہوگا۔ اس لیے توجہ سے ہاتھ پھیرنا چاہیے۔

جواز تیمّم کی صورتیں

احادیث کی رو سے جن صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ پاک مٹی سے تیمّم

تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہیے جس مٹی پر نجاست لگی ہو اُس سے تیمم جائز نہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ ہم کو دوسرے لوگوں پر تین چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں۔ ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی اور جب پانی نہ پائیں تو اس کی مٹی پاک کرنے والی کر دی گئی''۔ (مسلم شریف)

2۔ حالت جنابت میں تیمم

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت عمرانؓ سے فرماتے ہیں کہ ہم حضور انورﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھا قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا! اے فلاں تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا عرض کیا مجھے جنابت پہنچی اور پانی ہے نہیں تو فرمایا تیرے لیے مٹی ہے۔ وہ تجھے کافی ہے''۔ (مسلم بخاری)

جب کوئی شخص ناپاک حالت میں ہو اور اس پر غسل فرض ہو لیکن اسے پانی نہ ملے یا وہ پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس حالت پر تیمم کرنے سے انسان پاک ہو جائے گا۔ اور مندرجہ بالا حدیث میں بھی یہی چیز بیان کی گئی ہے کہ حالت جُنب میں مٹی سے اپنے آپ کو پاک کر لینا جائز ہے۔

3۔ جب تک پانی نہ ملے تیمم جائز ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوذرؓ سے فرماتے ہیں ''فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ پاک مٹی مسلمان کا آبِ وضو ہے۔ اگرچہ دس سال پانی نہ پائے۔ پھر جب پانی پائے تو اس سے اپنا بدن دھوئے کہ یہ یقیناً بہتر ہے''۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد) نسائی نے اس کی مثل روایت کی دس سال کے قول تک۔

جب تک پانی میسر نہ آئے اس وقت تیمم کرتے رہنا جائز ہے یا کوئی شرعی عذر موجود ہو تو تیمم کرنا روا ہے۔'' مندرجہ بالا حدیث سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ خواہ دس سال تک تیمم کرتا رہے تب بھی جائز ہے۔

Marfat.com

4۔نماز لوٹانے کی صورت

تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد اگر پانی مل جائے تو نماز لوٹانا بھی جائز ہے اگر نہ بھی لوٹائی جائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ اس مسئلے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابوسعید خدریؓ سے فرماتے ہیں کہ دو شخص سفر میں گئے۔ وقت نماز آ گیا، ان کے ساتھ پانی نہ تھا تو انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر لیا پھر نماز پڑھ لی پھر وقت ہی میں پانی پالیا تو ان میں سے ایک نے وضو سے نماز لوٹائی۔ دوسرے نے نہ لوٹائی پھر دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ماجرہ عرض کیا تو جس نے نماز نہ لوٹائی تھی اس سے فرمایا کہ تو نے سنت پالی اور تیری نماز کافی ہوگئی اور جس نے وضو کر کے لوٹائی تھی۔ اس سے فرمایا کہ۔ تجھے دوہرا ثواب ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

5۔صحابہ کرامؓ کے تیمم کرنے کا طریقہ

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمار ابن یاسرؓ سے وہ بیان کرتے تھے ''کہ صحابہؓ نے پاک مٹی سے نماز فجر کیلئے تیمم کیا جب کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ تھے تو مٹی پر اپنے ہاتھ پھیرے پھر ایک بار اپنے منہ پر ہاتھ پھیر لیا پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مارے تو اپنی ہتھیلیوں سے پورے ہاتھوں کا کندھوں اور بغلوں تک مسح کیا''۔ (ابوداؤد)

صحابہ کرامؓ کے تیمم کرنے کا طریقہ بالکل وہی تھا جس طرح رسول اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ اس لیے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تقلید کرنی چاہیے جس طرح صحابہؓ رسول اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

............☆☆............

Marfat.com

تیمّم کی قسمیں

تیمم کی تین قسمیں ہیں، فرض، واجب اور مستحب پس تیمم ان امور کے لیے فرض ہے جن کے لیے وضو یا غسل فرض ہے مثلاً نماز اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا۔ ایسے ہی تیمم ہر اس کام کیلئے واجب ہے جس کیلئے وضو واجب ہے۔ لہٰذا طواف کیلئے تیمم واجب ہے۔ اگر بغیر وضو یا تیمم کے طواف کر لیا تو عمل طواف تو پورا ہو جائے گا لیکن گناہ ہو گا اور یہ گناہ ترک فرض کے گناہ سے کم حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح نفل نماز پڑھنے کا ارادہ ہو اور پانی موجود نہ ہو تو تیمّم کر کے نفل نماز پڑھ لینی چاہیے۔

تیمّم کرنے کے شرعی اسباب

تیمم کرنے کی شرعی وجوہات دو ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ پانی نہ ہو اور دوسری وجہ پانی کے استعمال سے معذوری ہے، پانی کے نہ ہونے یا استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورتیں حسب ذیل ہیں۔ جن کی بنا پر تیمم کرنا جائز ہے۔

1۔ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔ محض خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔

2۔ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہو گا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ ورنہ تیمم نہ ہو گا۔ اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں۔ اور اگر قریب میں پانی ہونے یا نہ ہونے کا کسی کو گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے۔ اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زائد فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر

Marfat.com

کرے۔

3۔ دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا، یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کو قرض خواہ کا خوف ہے کہ وہ اسے قید کرا دے گا۔ یا اس طرف سانپ سے یا شیر سے جس سے جان کا خطرہ ہے یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے۔

4۔ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔ اور اگر رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا ہے کہ اُس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔

5۔ پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صَرف میں لائے گا تو خود یا دوسرا مسلمان یا اُس کا جانور پیاسا رہ جائے گا یا وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتہ نہیں تو تیمم جائز ہے۔ بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جوازِ نماز ہے اور پانی صَرف اتنا ہے کہ دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے کپڑے یا بدن کو پاک کرلے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا تو اب پھر کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا۔

6۔ پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔ یونہی پانی قیمتاً ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔

7۔ یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز ہے۔

8۔ یہ گمان ہے کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم کرلے۔

9۔ سردی شدید ہے اور حمام نہیں یا اُجرت دینے کو نہیں نہ پانی گرم کر سکتا ہے نہ ایسے کپڑے لحاف وغیرہ ہیں کہ نہا کر اُن سے گرمی حاصل کر سکے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جس سے تاپ سکے تو اس سردی میں نہانے سے مرض کا صحیح خوف ہے تو تیمم کر سکتا ہے۔ اگرچہ شہر میں ہو۔ سردی کے باعث وضو نہیں چھوڑ

Marfat.com

سکتا۔ہاں اگراس سردی میں وضو سے بھی حدوث مرض کا صحیح خوف ہو جب بھی تیمم کرے۔خالی وہم کا اعتبار نہانے بھی میں نہیں وضو تو وضو ہے۔

10۔ غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔یعنی یہ کہ نماز جنازہ قائم ہے یا قائم ہونے کو ہے اس کے وضو کا انتظار نہ ہو گا اور یہ جب تک وضو کرے چاروں تکبیریں ہو چکی ہونگی۔اگر چہ سلام پھیرنا باقی رہے کہ نماز جنازہ تکبیروں پر ختم ہو جاتی ہے۔ان کے بعد ملنے کا محل نہیں اگر چہ ابھی سلام نہ ہوا ہے۔

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں۔(i) نیت (ii) پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا (iii) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔تیمم کرنے سے پہلے نیت کرنا فرض ہے۔اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔لیکن نیت نہ کی تو اس صورت میں تیمم نہ ہو گا۔سارے چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے سلسلے میں بھی یہ بات واضح رہے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرتے وقت بھی کوئی جگہ ہاتھ پھیرے بغیر نہیں رہنی چاہیے۔تیمم کے فرائض کے دیگر مسائل حسب ذیل ہیں۔

1۔ کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہو گا۔

2۔ کافر نے اسلام لانے کیلئے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا کہ نیت اللہ عزوجل کے لیے ہے اور کافر اسے جانتا ہی نہیں اس کیلئے نیت کیا کرے گا۔

3۔ بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے اب تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہیے جسے تیمم کرایا جا رہا ہے۔

4۔ مجنون یا ناسمجھ بچہ اگر تیمم کی نقل کرے وہ معتبر نہیں کہ تیمم کی شرط نیت ہے اور یہ یہاں دونوں صورتوں میں مفقود ہے۔

Marfat.com

5۔ نابالغ نے تیمّم کیا تو یہ تیمّم صحیح ہے کہ تیمّم کے لیے بلوغ شرط نہیں۔

6۔ جس زمین پر ہاتھ مارتے وقت نیت نہ تھی بعد کو خیال آیا تو اب نیت کر لینا کافی نہ ہوگا۔

7۔ تیمّم کی نیت سے خاک پر لوٹا اگر خاک چہرہ اور ہر دو دست کو پہنچ گئی تیمّم ہو گیا ورنہ نہیں۔

8۔ زمین پر نجاست پڑ کر خشک ہو گئی کہ اس کا رنگ، بو وغیرہ کا کوئی اثر نہ رہا نماز کے حق میں پاک ہو گئی مگر اس سے تیمّم نہیں ہو سکتا جب تک دھو کر پاک نہ کر لی جائے۔

9۔ ڈاڑھی اور مونچھوں اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ نہ پھیرا تو تیمّم نہ ہوا۔

10۔ بھنوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمّم نہ ہوا۔

11۔ کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تو تیمّم نہ ہوا۔

12۔ یونہی اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمّم نہ ہوگا۔

13۔ مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا اور بالوں کو اُٹھائے بغیر ہاتھ پھیر لیا تو تیمّم نہ ہوگا کہ بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

تیمّم کی سنتیں

تیمّم کی سنتیں حسب ذیل ہیں۔

1۔ بسم اللہ پڑھنا۔

2۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

3۔ ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہو تو جھاڑنا۔

4۔ زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹا دینا۔

5۔ پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا۔

6۔ پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔

7۔ چہرہ اور ہاتھوں پر لگاتار ہاتھ پھیرنا۔ ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ پھیر کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھیرے۔

Marfat.com

8۔ پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھوں پر ہاتھ پھیرنا۔

9۔ انگلیوں سے ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

10۔ انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ ان میں غبار بھر گیا ہو۔

اشیائے تیمم

جن چیزوں سے تیمم کرنا از روئے شریعت جائز اور درست ہے وہ حسب ذیل ہیں اور جن اشیاء سے تیمم کرنا جائز نہیں وہ بھی مندرجہ ذیل بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ تیمم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں۔

2۔ جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے۔یعنی اُس پر کسی نجاست کا اثر نہ ہو یا خشک ہونے سے اثر ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

3۔ جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس کا تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو۔البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

4۔ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے۔ریتا ،چونا،سرمہ،ہڑتال،گندھک، مردہ سنگ، گیرو پتھر،زبرجد، فیروزہ،عقیق،زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

5۔ پکی اینٹ ،چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے جیسے گیرو کھڑیا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت ہے جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے۔اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

6۔ جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔

7۔ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم

Marfat.com

ہو جاتی ہو۔ جیسے سونا۔ چاندی، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزاء ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

8۔ غلہ گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی اور گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

9۔ مشک وعنبر کافور لوبان سے تیمم جائز نہیں۔

10۔ موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چونے بھی ناجائز ہیں۔

11۔ راکھ اور سونے، چاندی، فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔

12۔ زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے۔ یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

13۔ اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

14۔ زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ منہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔

15۔ مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب جگہ کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں گیلا کر کے سکھا لے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کر لے جبکہ مٹی غالب ہو۔

16۔ گدے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔

Marfat.com

17۔ نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں اُس کے سوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔
18۔ مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت میں منہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لینے سے تیمم ہو گیا۔
19۔ جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم کرنا ناجائز یا مکروہ ہے۔ غلط ہے۔
20۔ تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

تیمّم ٹوٹنے کی صورتیں

جن صورتوں میں تیمم ٹوٹ جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔
1۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔
2۔ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔
3۔ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے۔ یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا۔ اور غسل سے ضرر ہو گا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا۔ غسل کے حق میں باقی ہے۔
4۔ جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا۔ جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔
5۔ اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں یعنی ایک مرتبہ منہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو

Marfat.com

جاتا رہا یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا۔

6۔ ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے۔ یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا۔ یا سواری سے اترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کنوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔

7۔ پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا۔ ہاں اگر تیمم جاتا رہا۔ مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر سے گزرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

8۔ پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔

9۔ نماز پڑھنے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔

10۔ نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی۔ مگر تیمم نہ گیا۔

............☆☆............

Marfat.com

مسائل پانی

پانی اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتوں میں سے ہے جس سے انسانی زندگی کی کارسازی وابستہ ہے۔ اسی سے انسانی زندگی میں تروتازگی ہے یہ انمول نعمت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہرطرف پھیلا رکھا ہے۔ تاکہ آسانی سے انسان اسے حاصل کرلے۔ پانی ہماری غذا کا جزو ہے اس کے علاوہ طہارت کے لیے بھی پانی انسان کی بنیادی ضروریات سے ہے شریعت انسان سے تقاضہ کرتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو پاک صاف رکھے نجاست سے دور رکھے تو ظاہر ہے کہ طہارت کیلئے پاک صاف پانی کی ضرورت پیش آئے گی اس لیے قرآن پاک میں اس انمول عطیہ کا کئی مقامات پر ذکر کیا گیا ہے بلکہ انسان کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ اس خدا وحدہٗ لاشریک کو اپنا معبود تسلیم کریں جس نے تجھے پانی جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔

1۔ پانی سے نعمتوں کا پیدا کرنا

ترجمہ: ''اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اُس کے ذریعے (زمین سے اُگنے والی) ہر چیز کا پودا نکالا پھر ہم نے اس سے سبزہ (خوشہ) نکالا جس سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور (ہم نے) کھجور کے گابھے سے (زمین کے) قریب (جھکے ہوئے) گچھے (نکالے) اور انگوروں کے باغ (پیدا کئے) اور زیتون اور انار (کسی بات میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (کسی بات میں) ایک دوسرے سے مختلف (پیدا کئے) اس (درخت) کا پھل دیکھو جب وہ پھلے اور اُس کا پکنا (دیکھو) بے شک اُن میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (اللہ کی قدرت کی عظیم)

Marfat.com

نشانیاں ہیں۔(پارہ 7۔الانعام 99،عمدۃ البیان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ پانی وہ بنیادی نعمت ہے جس سے انسانی زندگی کے لیے طرح طرح کی نعمتیں پیدا ہوتی ہیں۔ان نعمتوں میں پھلوں کا خاص کر ذکر کیا گیا ہے۔

2۔بارش کا ذکر

ترجمہ:''وہی (اللہ قدرت والا) ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس کے سبب درخت (پیدا ہوتے) ہیں ان میں تم (اپنے جانوروں کو) چراتے ہو۔(اور اللہ) اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور (ان کے علاوہ دوسرے) ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی) نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے (اور ایمان لے آتے) ہیں۔'' (پارہ 11،نحل 11-10،عمدۃ البیان)

ان آیات میں کہا گیا ہے پاک پانی بارش کی صورت میں آسمانوں سے نازل کیا جاتا ہے تاکہ اس پاک پانی سے دنیا کی نجاستیں دور کی جاسکیں اور پھر پینے کے استعمال میں لایا جاسکے۔

3۔دریا کا ذکر

ترجمہ:''اور وہی (اللہ) ہے جس نے (جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے قریب کیپ پوائنٹ اور بنگال میں میٹھے اور کھاری پانی والے) دو دریاؤں کو ملا دیا یہ (ایک) نہایت میٹھا ہے اور یہ (ایک) نہایت کھاری ہے اور اللہ نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ اور ایک روکی ہوئی آڑ کردی (کہ باہم ملنے کے باوجود ان کے پانی ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوتے)۔اور وہی (اللہ) ہے جس نے آدمی کو پانی (کی ایک بوند نطفہ) سے پیدا کیا پھر (اس پر یہ احسان کیا کہ) اس کو نسب اور سسرال (کے رشتہ) والا بنایا اور تیرا رب بڑی قدرت والا ہے۔(پارہ 19 الفرقان 53-54،عمدۃ البیان)

Marfat.com

اس آیت میں دریا کا ذکر ہے کہ دریاؤں کا پانی انسانوں کے لیے میٹھا بنایا گیا اور جو پانی کھاری ہے اس سے انسان کے لیے نقصان دہ چیزوں کو دور کرنا مقصود ہے۔

4۔نا اُمیدی میں پانی کا ملنا

ترجمہ:''اور (اللہ) وہی ہے جو اس کے بعد کہ لوگ نا اُمید ہو چکے ہیں مینہ اُتارتا اور (اُن پر) اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ (مسلمانوں کا) دوست (ان کے کام بنانے والا) سب تعریفوں کے ساتھ خوب سراہا ہوا ہے۔(الشوریٰ پ25: آیت28، عمدۃ البیان)

پانی ایک ایسی نعمت ہے جب نا امیدی میں میسر آتا ہے تو مایوسی اُمید میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

☆☆

Marfat.com

اقسامِ پانی

طہارت کے لحاظ سے پانی کی تین قسمیں ہیں چونکہ طہارت قائم کرنے والے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کس پانی سے نجاست دور کرنا درست ہے اور کس پانی سے نجاست دور کرنا درست نہیں۔

1۔طہور پانی

طہارت حاصل کرنے کے لحاظ سے پانی کی پہلی قسم طہور پانی ہے۔یعنی پاک کرنے والا پانی۔طہور پانی اسے کہتے ہیں جو آسمان سے بارش، برف یا اولوں کی صورت میں نازل ہو یا زمین کی تہ سے نکلے ایسا پانی بالکل پاک صاف ہوتا ہے۔ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے ایسے ہی آبِ طہور سے ہر قسم کی نجاست کو دھو کر پاک کیا جا سکتا ہے۔ جسم اور کپڑوں کو بھی میل کچیل سے صاف کرنے کے لیے طہور پانی سے دھویا جاتا ہے ایسے پانی کو فقہی اصطلاح میں مطلق پانی بھی کہتے ہیں۔اس سے مراد وہی عام پاک صاف پانی ہے جسے لوگ عام پانی سمجھتے ہیں۔

2۔طاہر پانی

طاہر پانی وہ ہے جو بذات خود تو پاک ہو لیکن اس سے نجاست وغیرہ کو پاک نہیں کیا جا سکتا۔پاک پانی وہ پانی ہے جو استعمال میں آچکا ہو لیکن نجس نہ ہو لہٰذا ایسے پانی کو پینے پکانے میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔اور نہ ہی اس سے غسل اور وضو درست ہے۔لیکن طہور پانی کے ہوتے ہوئے اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔

Marfat.com

3۔نجس پانی

نجاست آلودہ پانی ہے جس میں کوئی گندگی شامل ہو جائے نجس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں نجس پانی سے ناپاک چیزیں پاک نہیں ہوتیں۔ بلکہ پاک چیزوں کو ناپاک کر دیتا ہے جیسے گندے نالے کا پانی اگرچہ وہ پانی جاری ہے مگر نجاست سے اس کا رنگ بو اور مزا بدل جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا پانی نجس ہوتا ہے اس کے علاوہ نجس پانی وہ بھی ہو جاتا ہے جس میں نجاست گری ہو۔ اگرچہ تھوڑی ہو یا بہت اور پانی کے رنگ، بو، مزا میں فرق ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ جیسے صاف پانی میں پیشاب مل جانے سے پانی نجس ہو جاتا ہے۔

............☆☆............

Marfat.com

وضو کے لیے پانی کے استعمال کا جواز

کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے اور کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں۔اس کے بارے میں مسائل حسب ذیل ہیں۔

1۔کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے

کنوئیں،تالاب،سمندر،برف،اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔

2۔ کن پانیوں سے وضو جائز نہیں

پھلوں اور درختوں کا نچوڑا ہوا پانی۔یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا۔جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت کہلانے لگا۔یا پانی میں چند مسالے مل گئے اور وہ شوربا کہلانے لگا۔یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی ناپاک چیز اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزا بدل گیا۔یا چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی،یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزا نہ بدلا ہو۔یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا دھوون ہو ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔

3۔آٹا گوندھنے والا پانی

جس پانی سے آٹا گوندھا جاتا ہے اس سے وضو کرنا بھی جائز ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث ہے۔

ترجمہ:''روایت ہے حضرت ام ہانیؓ سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت میمونہؓ

Marfat.com

نے اس لگن سے وضو کیا جس میں گندھے آٹے کا اثر تھا۔'' (نسائی وابن ماجہ)

4۔ وضو والا پانی

ایسے ہی جس پانی سے وضو کیا جائے اور برتن میں جو پانی بچ جائے اسے پی لینا جائز ہے۔ اس کا جواز رسول اکرم ﷺ کی حسب ذیل حدیث ہے۔

ترجمہ: ''حضرت سائب ابن یزید سے روایت ہے کہ مجھے میری خالہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی۔ پھر وضو فرمایا میں نے وضو کا پانی پیا پھر میں آپ ﷺ کے پس پشت کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

یہ مسئلہ بھی اس حدیث سے تعلق رکھتا ہے کہ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرے وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یونہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بالقصد یا بلاقصد پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

5۔ اگر ہاتھ دھلا ہوا ہو مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ڈالا جائے۔ جیسے کھانے کیلئے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔

6۔ اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کنوئیں میں رسی ڈول گر گیا اور بغیر گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا۔ مستعمل نہ ہوگا۔ ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف

Marfat.com

ہیں خیال رکھنا چاہیے۔

7۔ مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے۔ ورنہ سب بیکار ہے۔

8۔ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں۔ نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یونہی ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے ابال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

9۔ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربوز کا پانی اور گنے کا رس۔

10۔ جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا۔ تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل کرنا چاہیے نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانہ چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے۔ پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔

11۔ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے۔ اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

12۔ کافر کی یہ خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔

13۔ نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں، باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے۔ اگر وضو کر بھی لیا تو وضو ہو جائے گا اور گناہ گار

Marfat.com

ہوگا۔ یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا حرام ہے۔

14۔ نجاست نے پانی کا مزا، بو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی۔ گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صَرف کرنا جائز نہیں۔

15۔ اگر پانی میں تھوڑا سا صابون مل گیا جس سے پانی کا رنگ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے۔ لیکن اگر اس قدر زیادہ صابون پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہوگا۔

16۔ جس پانی میں کوئی کھانے والی چیز مل جائے اس کے بارے رسول اکرم ﷺ کی حدیث حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: ''روایت ہے ابوزید سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے راوی کہ نبی ﷺ نے جنات کی رات ان سے فرمایا کہ تمہارے برتن میں کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نبیذ ہے۔ فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا۔ ابوداؤد، احمد و ترمذی نے زیادہ کیا کہ پھر اس سے وضو فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ ابوزید مجہول ہے۔ حضرت علقمہ بروایت صحیح حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے نقل فرماتے ہیں میں جنات کی رات حضور ﷺ کے ساتھ تھا ہی نہیں''۔

............☆☆............

Marfat.com

پانی کی مختلف صورتیں

انسانی زندگی کا بیشتر دارومدار پانی سے وابستہ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ عطیہ ہمیں انمول عطا کر رکھا ہے۔ بلکہ کرۂ ارضی میں تین حصے سمندر کی صورت میں پانی ہے اور ایک حصہ خشکی پھر خشکی کے نیچے بھی پانی ہے۔ یہ پانی ہمیں دو طرح یعنی بہتا ہوا اور ساکن نظر آتا ہے پھر ساکن اور بہتے ہوئے پانی کی مختلف صورتیں ہیں۔

بہتا ہوا پانی

بہتا ہوا پانی ہمیں چشمے، بارش، ندی، نالے، دریا، نہر، نلکے اور ٹیوب ویلوں کی صورت میں نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر بہتا ہوا پانی پاک ہے اور اس سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔ بہتے ہوئے پانی میں اگر نجاست مل جائے تو وہ ناپاک ہوگا۔ اس کے بارے میں مسائل حسب ذیل ہیں۔

1۔ پانی میں اگر کوئی پاک چیز مل جائے جس سے رنگ، بو یا مزے میں فرق آجائے۔ مگر اس کا پتلا پن نہ جائے جیسے ریتے، چونا یا زعفران وغیرہ تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے۔ جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں۔

2۔ بہتا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جب تک وہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزا کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزا بدل گیا تو ناپاک ہوگیا۔ اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست تہ نشین

Marfat.com

ہو جائے اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے یا پانی کا رنگ، مزا، بو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بو، مزا کو بدل دیا تو وضو غسل اس سے جائز ہے۔ جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

3۔ پانی میں اگر کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، شہد کی مکھی، بچھو، برساتی کیڑے مکوڑے تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

4۔ جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ ان کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ (عالمگیری)

5۔ چھت کے پرنالے سے مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگر چہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو اگر چہ نجاست پرنالے کے منہ پر ہو اگر چہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی ہے اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے۔

6۔ یونہی نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ یا بُو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو رہا ہو اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چلو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا۔ جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔

7۔ نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔

............☆☆............

Marfat.com

ساکن پانی کے مسائل

ساکن پانی سمندر، جھیل، تالاب، حوض، ٹینکی، کنواں یا کسی برتن کی صورت میں ملتا ہے۔اس کے بارے میں مسائل حسب ذیل ہیں۔

سمندر کا پانی پاک ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اسے استعمال کرنے کی آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا ''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں۔اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں۔اگر اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کیا کریں۔حضور ﷺ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے۔اور اس کا مردار حلال''۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ دارمی)

ساکن پانی میں پیشاب کی ممانعت

''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرے اور پھر اسی سے غسل کرے۔''

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں جو بہتا نہ ہو ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے گا''۔ (مسلم بخاری)

اس حدیث میں دو باتوں سے منع کیا گیا ہے ایک یہ کہ کھڑے پانی میں پیشاب

Marfat.com

کرنا اور پھر اسی میں نہانا۔ پیشاب کرنے سے پانی کی پاکیزگی پر اثر پڑے گا۔ اور پھر اسی میں نہانے سے طہارت قائم نہیں ہو سکے گی۔ اس وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا۔

کنوئیں، جھیل، تالاب، حوض، ٹینکی میں پیشاب کی ممانعت

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابرؓ سے فرماتے ہیں "منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ٹھہرے پانی میں پیشاب کیا جائے"۔ (مسلم)

اس حدیث میں بھی پہلے والی بات کو دہرایا گیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرو اس حدیث کی روشنی میں یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ جھیل، تالاب، جوہڑ، حوض اور ٹینکی میں ہرگز پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔ جس جوہڑ میں مویشی نہاتے ہیں اس کا پانی گندا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس جوہڑ کے پانی سے غسل اور وضو جائز نہیں۔

دستی نلکا

دستی نلکے کا پانی پاک ہوتا ہے بلکہ پاک کرنے والا ہے اگر اس کا پانی نجاست گرنے سے پلید ہو جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ اس کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ نجس ہونے کے وقت جس قدر پانی ہے اس کو نکال دیا جائے تو بعد میں جو پانی زمین کی تہ سے نکلے گا وہ پاک ہوگا پانی نکالتے وقت نجاست بھی نکالنا ضروری ہے۔

سرکاری نلکے کا پانی

شہروں میں عام طور پر جو پانی گھروں اور دیگر مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ٹیوب ویلوں کے ذریعے زمین کی تہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ شرعی لحاظ سے جس کا شمار پاک کرنے والے پانی میں ہوتا ہے۔ اور شرعاً بہتے ہوئے پانی کے احکامات میں آتا ہے۔ اگر ایسے میں کسی جگہ نجاست گر جائے یا پائپ پھٹ کر کسی جگہ سے اس میں نجاست مل جائے اور نلکے میں آئے تو جاری پانی کے حکم میں شمار ہوگا اور وہ اس حد تک پاک رہے گا جب تک اس کے رنگ، بو یا مزا میں فرق نہ آئے۔ اور اس سے وضو کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

پانی کی ٹینکی

ٹینکیوں میں جمع شدہ پانی پاک کرنے والے پانی میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں شرعی احکامات وہ ہیں جو ساکن پانی کے بارے میں ہیں اگر اس میں نجاست گر جائے یا اس میں کوئی جانور مر جائے تو پانی نجس ہو جائے گا تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نجاست گری ہے، اگر وہ جسم رکھتی ہے تو پہلے اس نجاست کو ٹینکی میں سے نکال دیا جائے پھر اُس کو دونوں طرف سے جاری کر دیا جائے یعنی اس ٹینکی کے ایک طرف سے پانی داخل کیا جائے اور دوسری طرف سے نکالا جائے۔ دوسری طرف پانی نکلتے ہیں ٹینکی اور پائپ سب پاک ہو جائیں گے۔ البتہ بعض عالموں کے نزدیک تین مرتبہ اور بعض کے نزدیک ایک مرتبہ ٹینکی کا پانی بھر کر نکال دینا ضروری ہے۔ اس لیے احتیاطاً ایک طرف سے پانی داخل کر کے دوسری طرف سے اتنا پانی نکال دیا جائے۔ جتنا نجس ہونے کے وقت اس ٹینکی میں موجود تھا۔ اس کے بعد ٹینکی اور اس کے پائپ کو پاک سمجھا جائے۔

............☆☆............

Marfat.com

حوض کے احکامات

حوض کے پانی کے بارے میں شرعی احکامات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ حوض کی لمبائی چوڑائی

جو حوض دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا ہوا سے بڑا حوض کہتے ہیں۔ یونہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لمبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے۔ اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی۔ تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دہ در دہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہلائے گا نیز بڑا حوض اس کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنالئے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ ہر گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔

2۔ حوض کے پانی کا مسئلہ

یہ بہت کتابوں میں فرمایا گیا ہے کہ لپ یا چلو میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقتِ استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین کھل گئی تو یہ پانی سو ہاتھ کی مسافت میں نہ رہا حوض سے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ اس کی دیواریں اور نچلی سطح بنیاد اس طرح کی ہو کہ نہ حوض کا پانی باہر رِسے اور نہ باہر کا پانی اس میں داخل ہو یعنی حوض اپنی جسامت میں ہو۔ ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم سے نجاست پڑنے سے

Marfat.com

ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزا نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا۔ مگر قصداً اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔

3۔ نجاست کا مسئلہ

بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے۔ اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، کوئی اور مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔ جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرتبہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرتبہ کہتے ہیں۔

4۔ خشک نجاست کا مسئلہ

اگر خشک تالاب میں نجاست پڑی ہو۔ اور مینہ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی (پاک) اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے دہ دردہ ہو گیا۔ تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینہ سے دَہ دردَہ سے کم رہا دوبارہ بارش سے دَہ دردَہ ہوا تو سب نجس ہے ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ ہو۔

5۔ تنگ حوض کا مسئلہ

اگر کوئی حوض ایسا ہو کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دہ دردہ نہیں اور نیچے دہ دردہ یا زیادہ ہے۔ اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دہ دردہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔

6۔ چھوٹے حوض کا مسئلہ

چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ دردہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہادے تو پاک ہو جائے گا۔

7۔ حوض میں کلی کا پانی ڈالنا جائز نہیں

حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن وضو کا پانی

Marfat.com

اس میں گرنا نہیں چاہئے ہاں اس میں کلی کرنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔

8۔ حقے کے پانی کا مسئلہ

حقہ کا پانی پاک ہے اگرچہ اس کے رنگ و بو اور مزے میں تغیر آ جائے اس سے وضو جائز ہے۔ بقدر کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔

..........☆☆..........

Marfat.com

کنوئیں کے مسائل

دور قدیم اور جدید میں زمین کی تہ سے پانی حاصل کرنے کا عام ذریعہ کنواں ہے اس کے پانی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان حسب ذیل ہے۔

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کریں وہ ایسا کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگیاں ڈالی جاتی تھیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ونسائی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قلیل مقدار میں اگر کوئی گندی چیز کنوئیں کے پانی میں پڑ جائے تو اس کا پانی پلید نہیں ہوتا اس حدیث کی روشنی میں کنوئیں کے پانی کی ناپاکی اور پاکی کے مسائل حسب ذیل ہیں۔

1۔ کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پاخانہ، پیشاب یا مرغی یا بطخ کی بیٹ یا خون یا تاڑی شراب وغیرہ کسی نجاست کا ایک قطرہ بھی گر پڑے یا کوئی بھی ناپاک چیز کنوئیں میں پڑ جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اس کا کل پانی نکالا جائے گا۔

2۔ اگر کنوئیں میں آدمی، گائے، بھینس، بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے یا چھوٹے سے چھوٹا بہنے والے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول پھٹ جائے یا ایسا جانور جس کا جھوٹا ناپاک ہے کنوئیں میں گر پڑے اگرچہ زندہ نکل آئے

Marfat.com

جیسے سؤر اور کتا تو ان سب صورتوں میں کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا۔

3۔ اگر بلی یا مرغی یا اتنا ہی بڑا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو چالیس ڈول پانی نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اتنا پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

4۔ اگر چوہا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول پانی نکالنا واجب اور تیس ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے اس کے بعد کنواں پاک ہو جائے گا۔

5۔ جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ ان میں سے اگر کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آئے اور ان کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا معلوم نہ ہو تو کنواں پاک ہے لیکن احتیاطاً بیس ڈول پانی نکال دیں۔

6۔ حلال پرندوں جیسے کبوتر اور گوریا، مینا، مرغابی وغیرہ اُونچے اڑنے والے پرندوں کی بیٹ کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ یونہی چمگادڑ کے پیشاب سے بھی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

7۔ یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ فلاں فلاں صورت میں اتنا اتنا پانی نکالا جائے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز کنوئیں میں گری ہے پہلے اس کو کنوئیں میں سے نکال لیں۔ پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ چیز کنوئیں ہی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بیکار ہے۔

8۔ جہاں جہاں اتنے اتنے ڈول پانی نکالنے کا ذکر آیا ہے وہاں ڈول کی گنتی اسی ڈول سے کی جائے گی۔ جو ڈول اس کنوئیں پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ اور اگر اس کنوئیں

Marfat.com

کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو اتنا بڑا ڈول ہونا چاہیے۔ جس میں سوا پانچ کیلو پانی آجائے۔

9۔ سالن یا پانی یا شربت میں اگر مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں، اور سالن، پانی، شربت کھا پی لیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں۔ پھر اس کھانے کو کھائیں۔ کیونکہ مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفاء ہے۔ اور مکھی اسی پر کو کھانے میں ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے اس لیے غوطہ دے کر دوسرا شفاء والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں۔

10۔ ناپاک کنوئیں میں سے جس صورت میں جتنے پانی نکالنے کا حکم ہے۔ جب اُتنا پانی نکال لیا گیا۔ تو اب وہ ڈول اور رسی اور کنوئیں کی دیواریں سب خود بخود پاک ہو گئیں کسی کو دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔

............☆☆............

Marfat.com

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

1۔ پالتو جانور اور پرندوں کا جھوٹا

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے۔ان کا جھوٹا بھی پاک ہے۔جیسے بھیڑ، بکری، گائے ، بیل، کبوتر، فاختہ، مرغی،اور چڑیا وغیرہ ان کے جھوٹے پانی سے غسل اور وضو جائز ہے۔البتہ جو مرغی غلاظت پر منہ ڈالتی ہو اُس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ایسے ہی اس بیل، گائے، بھینس یا بکرے کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔جسے نجس یا پیشاب سونگھنے کی عادت ہو۔

2۔ آدمی کا جھوٹا

آدمی کا جھوٹا پاک ہے البتہ مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے پینے میں کوئی کراہت نہیں آتی جو لذت کے طور پر کھایا پیا نہ جائے بلکہ بعض صورتوں میں بہتر تصور کیا جاتا ہے۔جیسے باشرع عالم یا متقی کا جھوٹا با برکت سمجھ کر کھایا پیا جاتا ہے بلکہ روحانی جانشینی کا راز مرشد کی جھوٹ میں پوشیدہ ہے۔

کافر کا جھوٹا بھی اگر چہ پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک پاک ہے۔مگر انسان کو اس سے نفرت ہے اس لیے اہلِ تقویٰ کے نزدیک کافر کا جھوٹا کھانا بہت بُرا ہے۔ لہٰذا کسی مرزائی کی جھوٹی چیز یا پانی نہیں پینا چاہیے۔کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آ گئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی چلے جانے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کر گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نگلنے یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہو گئی۔اس کے بعد اگر پانی پیئے گا تو پاک رہے گا اگر چہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات ہے۔

Marfat.com

معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہر کہ شراب کے اجزاء تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں۔ مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا چاہیے۔

شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ جو جھوٹا پانی پاک ہو اس سے وضو اور غسل جائز ہیں۔ مگر جب نے بغیر کلی کے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو نا جائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔

اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو غسل کرے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرلے اور اگر برعکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضروری ہے اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے اور جس کو جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔

3۔ بلی کے جھوٹے کا بیان

فقہی لحاظ سے بلی کا جھوٹا مکروہ ہے لیکن اگر جھوٹا پانی استعمال کر بھی لیا جائے تو رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث کے مطابق جائز ہے۔

ترجمہ روایت ہے "حضرت ابوداؤد ابن صالح ابن دینار سے وہ اپنی والدہ سے راوی ہیں کہ ان کی مالکہ نے انہیں ہریسہ دے کر حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا۔ میں نے آپؓ

Marfat.com

کو نماز پڑھتے پایا مجھے اشارہ کیا کہ رکھ دو۔ ایک بلی جو اس میں سے کھا گئی جب حضرت عائشہؓ نماز سے فارغ ہوئیں تو آپؓ نے وہاں سے ہی کھایا۔ جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ فرمانے لگیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلی نجس نہیں وہ تم پر گھومنے والوں سے ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے"۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: "روایت ہے حضرت کبشہ بنت کعب ابن مالکؓ سے آپؓ ابوقتادہ کے فرزند کی بیوی تھیں ابوقتادہؓ ان کے پاس آئے تو انہوں نے ابوقتادہؓ کے لیے وضو کا پانی انڈیلا۔ بلی آکر اس سے پینے لگی آپؓ نے اس کے لیے برتن جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا کبشہ فرماتی ہیں کہ مجھے ابوقتادہؓ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے ملاحظہ کیا تو بولے بھتیجی کیا تم تعجب کرتی ہو۔ بولیں! ہاں تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بلی نجس نہیں وہ تو تم پر پھرنے والے یا پھرنے والیوں میں سے ہے"۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی)

درندوں اور نجس جانوروں کا جھوٹا

جن جانوروں کا گوشت استعمال نہیں کیا جاتا ان کا جھوٹا ناپاک ہے لٰہذا سُور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔

کتا اگر برتن میں منہ ڈال دے اور وہ چینی یا دھات کا ہو یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھانا چاہیے۔ اگر برتن میں کتے کا بال لگا ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہو گا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا تو اس کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔

ایسے حوض یا جوہڑ جو باہر یا ویرانے میں ہوتے ہیں۔ جہاں سے درندے بھی پانی پی لیتے ہیں اور انسان بھی اپنی ضروریات پوری کر لیتا ہے تو ان کے متعلق یہ حکم ہے کہ ایسے تالابوں کا پانی جو درندے استعمال کر جائیں وہ ان کے لیے ہے اور جو انسان استعمال کر لے وہ اس کے لیے پاک ہے۔ البتہ پانی میں نجاست وغیرہ نہ ہو۔ اس کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: "روایت ہے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان

Marfat.com

حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں جن پر درندے، کتے اور گدھے سب آتے ہیں ان سے وضو کرنا کیسا؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے پیٹوں میں لے گئے وہ ان کا۔ جو بچا وہ ہمارا وہ ہمارے لیے پاک کن ہے۔'' (ابن ماجہ)

''روایت ہے حضرت عمر ابن خطابؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم شدہ پانی سے غسل نہ کرو اس لئے کہ وہ کوڑھ پیدا کرتا ہے''۔

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت یحییٰ ابن عبدالرحمٰنؒ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس قافلہ میں تشریف لے گئے جن میں حضرت عمرو ابن عاصؓ تھے حتیٰ کہ ایک حوض پر پہنچے تو عمروؓ نے کہا اے حوض والے کیا تیرے حوض پر درندے ہوتے ہیں۔ تو حضرت عمر ابن خطابؓ نے فرمایا اے حوض والے نہ بتانا کیونکہ ہم درندوں پر اور درندے ہم پر آتے ہیں۔ (مالک) اور رزین نے یہ بھی زیادہ کیا کہ کہا کہ بعض راویوں نے حضرت عمرؓ کے فرمان میں یہ بڑھایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو درندے اپنے پیٹوں میں لے گئے وہ ان کا اور جو بچ رہا وہ ہمارا۔ پانی بھی ہے اور طہارت بھی''۔

پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابلِ وضو ہونے میں شک ہے۔ لہٰذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔

درندوں کے جھوٹے کے بارے میں ایک اور روایت یہ ہے کہ

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت جابرؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے جوٹھے سے وضو کرلیں۔ فرمایا ہاں''۔

☆☆

Marfat.com

احکامِ نجاست

جسم، کپڑے اور جگہ کو پاکیزہ رکھنے کے لیے نجاست کا جاننا ضروری ہے کیوں کہ جب تک گندگی اور پلیدی کے بارے میں شرعی احکامات کا علم نہ ہو تو اس سے پاکیزگی کیسے حاصل کی جائے گی۔ نجاست دو طرح کی ہے۔ ایک نجاست وہ ہے جو کسی جگہ کپڑے یا جسم پر لگی ہوئی نظر آتی ہے۔ جیسے پاخانہ وغیرہ دوسری نجاست وہ ہے جو دیکھنے میں نہیں آتی بلکہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد سے ثابت ہے۔ جیسے بے وضو ہونا یا غسل کی حاجت ہونا۔ فقہ میں پہلی نجاست کو حقیقی اور دوسری کو حکمی نجاست کہتے ہیں۔ وہ نجاست جو لگی ہوئی نظر آتی ہے وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک غلیظ یعنی شدید اور دوسری خفیف یعنی ہلکی ان دونوں کے بارے میں شرعی احکام مختلف ہیں۔

نجاستِ غلیظ کا حکم

نجاست غلیظ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے اگر نجاستِ غلیظ والے کپڑے یا جسم کو پاک کرنے کے بغیر نماز ادا کی تو نماز نہ ہوگی۔ اور اگر درم کے برابر ہے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے۔ اگر پاک کیے بغیر نماز پڑھی تو اس کا لوٹانا واجب اور اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ ناپاکی میں نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔ اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر، مرغی کی بیٹ وغیرہ تو ایک درم یعنی ساڑھے تین ماشے تک معاف ہے۔ اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب شراب وغیرہ اور اس کا پھیلاؤ ایک درم یعنی ایک روپے کے سکے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہو تو نماز پڑھ لی جائے تو ہو

Marfat.com

جائے گی مگر مکروہ تحریمی ہوگی لیکن قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا اچھا فعل نہیں اس لیے نماز کے لیے خصوصاً حکم ہے کہ نماز پاک کپڑوں اور جسم کے ساتھ پڑھی جائے۔ اہل تقویٰ کا یہی شیوہ ہے کہ وہ نجاستِ غلیظ کے بارے میں بڑی احتیاط کرتے ہیں۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم

نجاست خفیہ کا حکم یہ ہے کہ نجاست خفیفہ کپڑے یا جسم پر لگ جائے اور کپڑے یا بدن کے جس عضو پر لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی مگر دھو کر نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر پوری چوتھائی میں ہو یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے بغیر دھوئے نماز درست نہیں۔

نجاستِ غلیظ

احکامِ شرع پر عمل کرنے کے لیے نجاستِ غلیظ کا جاننا ضروری ہے کہ کونسی کونسی چیز نجاستِ غلیظ ہے تاکہ ان سے بچا جائے اگر ان کا علم نہ ہو تو علم شرع پر عمل نہیں ہو سکتا ہے لہٰذا حسب ذیل اشیاء کا شمار نجاستِ غلیظ میں ہوتا ہے۔

1۔ انسان کے جسم سے ایسا گندہ مادہ نکلے کہ جس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظ کہلاتا ہے۔ مثلاً پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض ونفاس، استحاضہ کا خون، منی وغیرہ سب نجاستِ غلیظ ہیں۔

2۔ دکھتی آنکھ سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ نجاستِ غلیظ ہے۔

3۔ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

4۔ شیر خوار بچے نے دودھ اگل دیا اگر بھر منہ ہے نجاستِ غلیظ ہے۔

5۔ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔ اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو، جیسے مجوسی یا بت پرست یا مرتد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً

Marfat.com

بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو۔اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہوگیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کرلیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہوگیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوائے خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی ، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی ، سور کا پاخانہ ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے ،بھینس کا گوبر، بکری اور اُونٹ کی مینگنی اور جو پرندکہ اونچا نہ اڑے اسکی بیٹ جیسے مرغی، بطخ اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی چیز اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظ ہیں۔چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظ ہے۔

6۔ انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

7۔ ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے ، چیتے اور دوسرے درندوں چوپایوں کا لعاب نجاستِ غلیظ ہے۔

8۔ ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا حکم ہے۔یعنی وہ نجاستِ غلیظ ہے۔

9۔ ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا حرام جانوروں کا پتہ نجاستِ غلیظ اور حلال کا نجاستِ خفیفہ ہے۔

10۔ نجاستِ غلیظ خفیفہ میں مل جائے تو کل نجاستِ غلیظ بن جاتی ہے۔

نجاستِ خفیفہ

وہ اشیاء جن کا شمار نجاست خفیفہ میں ہوتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ حلال گوشت والے جانور جیسے گائے ،بیل ،بھینس ، بکری ،اونٹ ،ہرن وغیرہ کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔حرام گوشت والے پرندے جیسے کوا، چیل ،شکرا، باز، بیری کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ ایسے ہی حلال پرندے جیسے کبوتر، مینا، مرغابی قاز کی بیٹ پاک ہے۔گھوڑے اور گدھے کا پیشاب بھی نجاست خفیفہ ہے۔

Marfat.com

2۔ مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون، کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب نجس نہیں۔

3۔ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا ایسے ہی جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

4۔ جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے گوشت تلی، کلیجی میں جو خون باقی رہ جاتا ہے۔ وہ پاک ہوتا ہے اور اگر چیزیں بہتے خون میں بھیگ جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

5۔ جو بچہ مردہ پیدا ہوا اُس کو گود میں لے کر نماز پڑھی اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی۔ ہاں اگر غسل دے کر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائے گی مگر خلاف مستحب ہے یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔

6۔ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

7۔ کسی کپڑے یا بدن پر کچھ نجاستِ غلیظ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں۔ مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

8۔ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر پینا، کھانا جائز نہیں۔

9۔ چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس

Marfat.com

پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں باقی میں کچھ حرج نہیں۔

10۔ ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہوگیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہوجانے سے بھی ناپاک ہوجائے گا ہاں اگر بھیگ جائے تو بھی ناپاک ہوجائے گا۔

11۔ ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا جسم کو لگے تو ناپاک نہیں ایسے ہی ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں اُن سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوگی۔

12۔ پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔

13۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ ایسے ہی سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا ہے زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا۔ مگر دھو لینا بہتر ہے۔

14۔ آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہوگیا۔ اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔

15۔ پاک مٹی میں ناپاک پانی ملا تو نجس ہوگئی۔ مٹی میں ناپاک بھُس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلق پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے۔

☆☆

Marfat.com

پاکیزگی نجاست

وہ اشیاء جو بذات خود نجس اور گندی ہوں ان کا بذات خود پاک ہونا تو ناممکن ہے البتہ پاک اشیاء اگر نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوگئی ہوں تو ان کو پاک کرنے کے طریقے مختلف ہیں جو شرع نے مقرر کیے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ مسام دار اشیاء کو پاک کرنا

جس مقام یا چیز پر نجاست لگی ہو اسے اچھی طرح دھو دینے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ دھوتے وقت نجاست کی بو اور رنگ کو ختم کر دیا جائے۔ اگر مسجد میں چھوٹے یا بڑے کا پیشاب اور پاخانہ لگ جائے یا مسجد میں سوتے وقت مادہ تولید لگ جائے تو اس جگہ کو اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو دھونے کا حکم دیا۔

نجاست کو دھونے کے بارے میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا۔ اسے لوگوں نے پکڑ لیا ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے مشکل میں ڈالنے والے نہیں بھیجے گئے''۔ (بخاری شریف)

2۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نجاست پیشاب کو پاک کرنے کا واقعہ

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

صحابہؓ نے فرمایا ٹھہر ٹھہر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے نہ روکو چھوڑ دو۔ لوگوں نے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا پھر حضور ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا کہ یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں یہ تو صرف اللہ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لئے ہیں یا جیسا حضور انور ﷺ نے فرمایا، فرماتے ہیں کہ قوم کے ایک آدمی کو حکم دیا وہ پانی کا ڈول لایا جسے اس پر بہا دیا''۔ (مسلم بخاری)

3۔ نجاست حیض کو پاک کرنا

ترجمہ: روایت ہے ''حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ فرمایئے تو ہم میں سے جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے مل دے پھر پانی سے دھو دے پھر اس میں نماز پڑھ لے''۔ (مسلم بخاری)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس کپڑے پر نجاست حیض لگ جائے تو اسے مل کر دھونے سے وہ کپڑا پاک ہو جائے گا البتہ دھوتے وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ نجاست حیض کا رنگ اور بو زائل ہو جائے۔ اس کے لئے صابن کا استعمال بہتر ہے۔

4۔ مادہ تولید کی نجاست کو پاک کرنا

ترجمہ: روایت ہے حضرت اسودؓ اور ہمامؒ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت فرماتی ہیں کہ ''میں حضور انور ﷺ کے کپڑے سے مادہ تولید مل دیتی تھی۔ (مسلم) اور علقمہ اسود کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے اسی طرح ہے اور اس میں یہ بھی کہ آپ ﷺ اسی میں نماز پڑھ لیتے''۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت سلیمان ابن یسار سے فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرت عائشہؓ سے مادہ تولید کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمانے لگیں کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھوتی تھی پس آپ ﷺ نماز کو تشریف لے جاتے

Marfat.com

تھے۔حالانکہ دھونے کا اثر آپ ﷺ کے کپڑے میں ہوتا"۔(مسلم بخاری)

مادہ تولید نجاست غلیظہ ہے اگر عورت سے ہم بستری کے وقت کسی کپڑے کو لگ جائے تو اسے دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔دونوں احادیث سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ پانی بہانے سے ناپاک چیز یا جگہ پاک ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بہایا ہوا پانی نجاست پر غالب آجاتا ہے اور اس طرح نجاست کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور جگہ پاک ہو جاتی ہے۔جگہ یا کسی ٹھوس چیز کے برعکس کپڑے وغیرہ ہوں تو ان کو دھو کر نچوڑا جائے۔

5۔دھونے اور نچوڑنے کے مسائل

1۔ نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگی۔اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا"۔(عالمگیری وقاضی خاں)

2۔ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے وہ نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

3۔ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

4۔ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھویا جائے یونہی اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

Marfat.com

5۔ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا۔ پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

6۔ ''دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہوگا''۔ (عالمگیر)

6۔ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یونہی دوبار اور دھوئیں۔ تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہوگئی۔ اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اُسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

7۔ نجاست دُور ہونے کے بعد جو رنگ یا بُو رہ جائے اس کا حکم

اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہے۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں کپڑے یا ہاتھ پر نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

8۔ کتے کی نجاست کو پاک کرنا

کتا نجس اور ناپاک جانور ہے اس لیے جس برتن میں کتا زبان ڈال دے تو وہ برتن ناپاک ہو جائے گا۔ اسے پاک کرنے کے لئے برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔ اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث یہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں۔ ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پی جائے تو اسے سات بار دھو دو۔ (مسلم بخاری) اور

Marfat.com

مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی (کے لئے) جب اس میں کتا چاٹ جائے تو اسے سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے"۔

کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگر چہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔

مسئلہ: کتے وغیرہ یا کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور اگر سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

روایت ہے حضرت ابن عمرؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن صحابہؓ اس کی وجہ سے مسجد نہ دھوتے تھے۔ (بخاری)

9۔ بچے اور بچی کے پیشاب کو دھونے کا حکم

ترجمہ: "روایت ہے حضرت لبابہ بنت حارثؓ سے فرماتی ہیں کہ "حضرت حسین ابن علیؓ، نبی ﷺ کی گود میں تھے کہ آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ اور کپڑا پہن لیجئے اپنا تہ بند مجھے دے دیجئے کہ دھوؤں فرمایا لڑکی کے پیشاب کو خوب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب سے پانی بہا دیا جاتا ہے۔ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں ابی سمح سے ہے فرماتے ہیں کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھنٹیا دیا جاتا ہے"۔

چھوٹے بچے کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے اور اس کے بارے میں وہی حکم ہے جو نجاست غلیظہ کے بارے میں ہے بعض لوگ چھوٹے بچوں کے پیشاب کو پاک سمجھتے ہیں لیکن شرعاً وہ نجس ہے اور رسول اکرم ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث کے مطابق اسے دھو دینا چاہیے۔

ترجمہ: "روایت ہے ام قیس بنت محصن سے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائیں حضور ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا حضور ﷺ نے پانی منگایا اس پر پانی بہا دیا خوب نہ دھویا"۔ (مسلم بخاری)

Marfat.com

10۔ پتلی اور سیال چیزوں کی پاکی

وہ چیزیں جو پتلی اور بہنے والی ہوتی ہیں انہیں رقیق اور سیال کہا جاتا ہے جیسے دودھ، گھی، شربت، عرق، سرکہ، اور تیل وغیرہ اگر ان میں کسی طرح کی کوئی گندی چیز مل جائے تو اس کے بارے میں شرعی احکامات حسب ذیل ہیں۔

1۔ تیل پاک کرنے کا طریق یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہو اتنا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلائیں پھر اُوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اسی طرح تین بار کریں تیل پاک ہو جائے گا۔

2۔ اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر ان ہی طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کرلیں۔

3۔ تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قے کا اثر جاتا رہا تو پستان پاک ہو گیا۔

4۔ شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہو گا اس لیے ان سب سے نجاست دور نہ ہو گی۔

5۔ زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا۔ اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا کوئی اور نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

6۔ کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا۔ تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے۔ لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا۔

7۔ شہد ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے۔ تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

Marfat.com

11۔ سخت اشیاء کا پاک ہونا

وہ چیزیں جن کے مسام نجاست کو جذب نہیں کرتے ان کو پاک کرنے کا عام طریقہ یہ ہے کہ انہیں زمین پر رگڑا جائے یا تر کپڑے سے صاف کیا جائے تو وہ صاف ہو جائیں گی مگر دھولینا زیادہ بہتر ہے ایسی نجاست کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث یہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے پلیدی کو روندے تو مٹی اس کے لئے پاک ہے۔(ابوداؤد)

جوتے کے نیچے جو نجاست لگ جاتی ہے تو خشک زمین پر چلنے پھرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اسے کسی کپڑے کے ساتھ صاف کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے اس حدیث کی روشنی میں سخت چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

12۔ لوہے، تانبے، چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ

اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی، چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے، پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار ہو اگر وہ نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے گاڑھی یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

13۔ شیشے کی اشیاء کو پاک کرنا

آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی

Marfat.com

ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتی سے اس قدر پونچھ لئے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

14۔ کھال یا چمڑے کو پاک کرنا

حلال جانور کی کھال پاک ہوتی ہے البتہ مردہ حلال جانور کی کھال کو پانی میں گرم کرلیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ اس کی کھال کی مصنوعات بنانے والے کھال کو کیمیکل لگا کر صاف کرتے ہیں تو یہ چمڑا بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ کھال کو پاک کرنے کے بارے میں احادیث مصطفےٰ ﷺ مندرجہ ذیل ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس سے فرماتے ہیں۔ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ جب کھال پکالی جائے تو پاک ہو جاتی ہے''۔ (مسلم)

ترجمہ: روایت ہے ان ہی سے فرماتے ہیں کہ ''حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو بکری صدقہ دی گئی وہ مرگئی حضور انور ﷺ اس پر گزرے تو فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی تم اسے پکا لیتے اور نفع اٹھاتے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے فرمایا کہ اس کا فقط کھانا حرام ہے''۔ (مسلم بخاری)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے مردار کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کا حکم دیا جب پکالی جائیں''۔ (مالک، ابوداؤد)

ترجمہ: روایت ہے حضرت میمونہؓ سے فرماتی ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ حضور ﷺ پر گزرے جو پانی میں مری بکری کو گدھے کی طرح کھینچ رہے تھے ان سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال لے لی ہوتی وہ بولے کہ یہ تو مردار ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! پانی اور درخت مسلم کے پتے اسے پاک کردیتے ہیں سُور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال، بنانے سے پاک ہو جاتی ہے چاہے یہ کھاری نمک وغیرہ یا کسی دوا سے پکی کرلی ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دھول میں سکھالی ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بدبو جاتی رہی ہو۔ تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی۔ اس پر نماز درست ہے۔ سُور کے سوا ہر جانور جو حلال

Marfat.com

ہو، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی۔ مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا بلکہ حرام ہی رہے گا۔ پاک ہونا اور بات ہے۔ حرام ہونا اور بات ہے۔

15۔ زمین اور متعلقات کو پاک کرنا

مٹی بذات خود پاک ہے اور جس چیز پر رگڑی جائے اُسے پاک کر دیتی ہے۔ مٹی کی پاکی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ ان سے کسی عورت نے کہا ''میرا دامن لمبا ہے اور میں گندی جگہ میں چلتی ہوں'' آپؓ بولیں کہ ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اسے بعد والی زمین پاک کر دے گی''۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی) ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم ابنِ عبدالرحمان بن عوفؓ کی ام ولد تھیں۔

ترجمہ: روایت ہے بنی عبدالاشہل کی ایک بی بی صاحبہ سے فرماتی ہیں کہ ''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا مسجد کا راستہ غلیظ ہے جب بارش ہو تو ہم کیا کریں فرمایا کیا اس کے بعد اس سے اچھا راستہ نہیں ہے۔ میں بولی ہاں فرمایا تو وہ اس کے بدلے میں ہے''۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے فرماتے ہیں کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ننگے پاؤں چلنے سے وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

(i) زمین کو پاک کرنا

زمین پر اگر کہیں نجاست لگ جائے اور عموماً لوگ زمین پر ہی بول و براز کرتے ہیں تو جب وہ غلاظت دھوپ سے خشک ہو کر زائل ہو جائے گی تو زمین پاک ہو جائے گی۔ ناپاک زمین کو پاک کرنے کا دوسرا طریقہ اس سے پانی بہانا ہے۔ جب ناپاک زمین پر اس قدر پانی چھوڑا جائے کہ وہ نجاست کے اثر کو زائل کر دے تو زمین پاک ہو جائے یا فرش پر پانی ڈال کر غلاظت کو کپڑے سے جذب کرنے سے بھی فرش پاک ہو جائے گا۔

Marfat.com

(ii) مٹی کے ڈھیلے

مٹی کے ڈھیلے یا پتھر جن سے استنجا کیا جاتا ہے جب خشک ہو جائیں اور ان سے غلاظت کی بو نہ آئے تو وہ پاک ہو جائیں گے اور ایسی مٹی پاک ہو جائے گی۔

(iii) زمین سے اگنے والی چیزیں

زمین سے جو چیزیں اگتی ہیں جیسے سبز چارہ، گھاس، قدرتی پودے وغیرہ اگر ان پر نجاست لگ جائے تو خشک ہونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

(iv) دیوار اور لکڑی

دیوار کی اینٹیں اور لکڑی خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے ایسے ہی تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے گا۔ بشرطیکہ گرم ہونے کے بعد نجاست کا اثر نہ رہے۔

............☆☆............

Marfat.com

نجاست جسم کی طہارت

انسانی جسم سے بعض صورتوں میں گندے اور فاسد مادے خارج ہوتے ہیں۔ ان میں بعض نجاست غلیظ اور بعض نجاست خفیفہ ہیں۔ ان گندے مادوں کے خارج ہونے پر اپنے آپ کو شرع کے مطابق پاک صاف کرنا ہر شخص پر فرض ہے اور جو کوئی ان فاسد مادوں سے اپنے آپ کو پاک نہ کرے تو وہ گناہ گار ہے۔

انسانی جسم کے متعلق نجاست پانچ قسم کی ہے۔

1۔ حیض۔

2۔ نفاس۔

3۔ استحاضہ۔

4۔ جنابت۔

5۔ فضلات بدن۔

ان پانچوں کے بارے میں الگ الگ شرعی احکامات حسب ذیل ہیں۔

1۔ حیض

حیض کا عام مطلب بہنا ہے مگر حیض اس خون کو کہتے ہیں جو بالغ عورت کے آگے کے مقام سے عادت کے طور پر نکلتا ہے۔ اور جو خون بچے کی ولادت کے وقت خارج ہوتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اور جو خون کسی بیماری کی وجہ سے رحم سے خارج ہوا سے خون استحاضہ کہتے ہیں۔ حیض کے بارے میں شرعی احکامات حسب ذیل ہیں۔

2۔ حیض کے بارے میں فرمانِ خدا

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ) لوگ آپ ﷺ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں

Marfat.com

کہہ دیجئے وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو یعنی جماع نہ کرو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے پاس نہ جاؤ۔ پھر جب ستھرائی کرلیں تو جہاں سے اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس آؤ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور ستھرائی کرنے والوں سے بھی محبت رکھتا ہے۔ (پارہ 2، البقرۃ 221، عمدۃ البیان)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے حیض کے بارے میں پوچھا کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حیض نجاست یعنی گندگی ہے جو عورت کے جسم سے خون کی صورت میں خارج ہوتی ہے اس کے علاوہ خونِ حیض پیدا کرنے کی حکمت یہ بھی ہے کہ زمانہ حمل میں یہ خون بچے کی تربیت اور پرورش کا ذریعہ بنتا ہے پھر اللہ کی شانِ رزاقیت ہے کہ وہی گندہ خون بچے کی غذا بن جاتا ہے اسی وجہ سے زمانۂ حمل میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور جب پیدا ہو جاتا ہے تو وہی خون جو بچے کی غذا تھا خون خونِ نفاس کی صورت میں بوقت پیدائش خارج ہوتا ہے اس کے بعد خونِ حیض بچے کے لیے دودھ بن جاتا ہے اسی وجہ سے دودھ پلانے والی عورت کو حیض کم آتا ہے اور جب عورت حاملہ نہیں ہوتی تو وہی خون ہر ماہ حیض کی صورت میں خارج ہوتا ہے لہٰذا اللہ کے فرمان کے مطابق جب عورت اس گندے خون کی حالت میں ہو تو اس وقت عورتوں سے کنارہ کش رہنا چاہیے۔

3۔ حیض کے بارے میں فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ خون حیض کی ابتداء حضرت حوا کے جنت سے زمین پر آتے ہی شروع ہوگئی کیونکہ زمین پر نسل آدم بڑھانی مقصود تھی اور یہ ضابطۂ تولید کا ایک حصہ ہے۔ حیض کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

(1)۔ حالت حیض میں عورتوں سے میل جول کی شرعی حد

ترجمہ: ''حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے۔ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ انہیں گھروں میں ساتھ رکھتے۔ نبی

Marfat.com

کریمﷺ کے صحابہ نے یہ مسئلہ حضورﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔لوگ آپﷺ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔حضور انورﷺ نے فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کر سکتے ہو۔یہ خبر یہود کو پہنچی تو بولے کہ یہ صاحبﷺ ہمارے دینی کاموں میں سے کوئی چیز بغیر مخالفت کئے نہیں چھوڑتے پھر حضرت اسید ابن حضیرؓ اور عباد ابن بشرؓ حاضر ہوئے بولے یارسول اللہﷺ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم حائضہ سے صحبت بھی نہ کرلیا کریں تو حضورﷺ کا چہرۂ انور غصہ میں بدل گیا۔حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپﷺ ان پر ناراض ہو گئے ہیں۔وہ دونوں چلے گئے ان کے پیچھے حضورﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا ہدیہ آیا تو حضورﷺ نے ان کے پیچھے بلانے کے لئے آدمی بھیجا پھر انہیں دودھ پلایا تب سمجھے کہ حضورﷺ ان پر ناراض نہیں۔(مسلم)

اس حدیث میں قرآن پاک کی مذکورہ آیت کی تشریح کی گئی ہے کہ بعض کی حالت میں عورسے جماع نہیں کرنا چاہیے۔بعض جذباتی اور لاعلم لوگ حیض کی حالت میں عورتوں کے پاس چلے جاتے ہیں اور صبر نہیں کرتے ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے اور اس حدیث میں بھی ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(2)۔حالت حیض میں کھانے پینے کا مسئلہ

حیض کے دوران عورت کو روزمرہ معمول کے مطابق کھانے پینے کی اجازت ہے اور شرعاً کوئی پابندی نہیں کہ وہ اس دوران کچھ نہ کھائے پیئے۔

ترجمہ:''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حالتِ حیض میں ایک برتن سے منہ لگا کر پانی پیتی پھر حضورﷺ کو وہی برتن دے دیتی تو آپﷺ اپنا منہ شریف میرے منہ والی جگہ پر رکھ کر پیتے اور میں بحالتِ حیض ہڈی سے گوشت کھاتی پھر آپﷺ کو دے دیتی تو آپﷺ اپنا منہ شریف میرے منہ کی جگہ رکھتے۔''(مسلم شریف)

رسول اکرمﷺ کی اس حدیث پاک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زادواجی محبت کے تحت میاں بیوی کا جھوٹا ایک دوسرے کو کھالینا جائز ہے۔اگر چہ بیوی حالتِ حیض ہی میں کیوں نہ ہو اس حالت میں بھی بیوی کو اپنی زندگی کی بقاء قائم رکھنے کیلئے ہر چیز کھانے پینے کی

Marfat.com

اجازت ہے۔

(3)۔ حیض میں کام کاج کی اجازت

ترجمہ ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مسجد سے ہم کو چٹائی دے دو۔ میں بولی کہ میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' (مسلم شریف)

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حائضہ عورت کو دنیا کے تمام کام کاج کرنے کی اجازت ہے حتیٰ کہ مسجد کے اندر بھی جانے کی ممانعت نہیں۔

(4)۔ حالت حیض میں جماع کی ممانعت

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول ﷺ نے کہ جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پاخانے کی جگہ یا کاہن کے پاس جائے اس نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر اترے ہوئے کا انکار کیا۔'' (اسے ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے)

اگرچہ یہ مسئلہ پہلے والی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ حیض کی صورت میں جماع کرنا منع ہے لیکن اس حدیث میں دو اور باتوں کی بھی وضاحت کی گئی کہ عورت کی پاخانے والی جگہ سے جماع کرنے کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اور اسلام میں ایسا کرنا بالکل ناجائز ہے اور رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان پر عمل نہ کرنا ایسے ہے جیسا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کے فرمان کا انکار کیا۔

حالتِ حیض میں میاں بیوی کا اکٹھے بیٹھنا

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت میمونہؓ سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے۔ جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ حصہ حضور ﷺ پر حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔'' (مسلم بخاری)

اس حدیث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حالت حیض میں حائضہ کے خون کے علاوہ تمام اعضاء پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ ایک چادر لے کر نماز پڑھ

Marfat.com

لیتے جس کا کچھ حصہ آپ ﷺ پر اور کچھ حصہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ پر ہوتا۔

حالتِ حیض میں حلال کام

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت معاذ ابن جبل سے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے میری بیوی سے بحالت حیض کیا کام حلال ہے فرمایا وہ جو تہبند سے اُوپر ہو۔ اور بچنا اس سے بھی بہتر ہے۔''

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ حالت حیض میں عورت کے ساتھ جنسی تعلقات کس حد تک قائم رکھے جاسکتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں جو بات فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حالت میں عورت کے ساتھ پیار ومحبت کیا جاسکتا ہے اور عورت کو چھوا جا سکتا ہے لیکن جماع کی ممانعت ہے لیکن تقویٰ اور پرہیزگاری کے نزدیک عورت سے الگ رہنا بہتر ہے۔

حالتِ حیض میں صحبت کا مداوا

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے بحالتِ حیض صحبت کر بیٹھے تو آدھا دینار خیرات کرے۔'' (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے رسول اکرم ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث کے مطابق اسے آدھا دینار خیرات کرنا چاہیے یعنی آدھا دینار غریبوں اور فقیروں میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ یہ سزا دراصل اس لئے مقرر کی گئی ہے تاکہ انسان اس کے خوف کی وجہ سے غلطی نہ کرے۔ حالانکہ طبی نقطہ نظر سے بھی حیض کی حالت میں عورت کے قریب جانا اپنے آپ کو بیماریوں میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لحاظ سے مرد کو اس فعل سے بچنا چاہیے۔

............☆☆............

Marfat.com

مسائلِ حیض

حیض کے بارے میں شرعی مسائل حسب ذیل ہیں۔

1۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن، دس راتیں ہیں۔

2۔ تین دنوں سے کم وقفے میں اگر خون آنا بند ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ دن بڑھنے کے زمانے میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا ہے اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر (72) گھنٹے ہونا ضروری نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔ ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک 9 بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن نہ آیا جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آ گیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

3۔ نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے، استحاضہ ہے یونہی بچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

4۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یونہی بچہ ہونے سے پہلے جو خون آ جائے، وہ استحاضہ ہے۔

5۔ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس

Marfat.com

دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں۔اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت اب آیا دس دن تو کل حیض ہے دوبارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔

6۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔

7۔ کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔

8۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

9۔ حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرجِ خارج میں نہیں آیا تو داخل ہی میں رُکا ہوا ہے۔تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھے گی روزے رکھے گی۔

10۔ حیض کے چھ رنگ ہیں، سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا
(نوٹ: سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔)

11۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی رہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والی استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔

12۔ گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدتِ حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سُوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں۔

Marfat.com

13۔ جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اُس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ درمیان میں پندرہ دن کے لئے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری ہے یہی قاعدہ برتے۔

14۔ اور اگر اس سے پیشتر حیض آ چکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اُتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔

15۔ جس عورت کو عمر بھر میں خون آیا نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔

16۔ جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے بیس دن استحاضہ کے۔

17۔ کسی عورت کو ایک بار حیض آیا اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا۔ تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور ان بیس یا اُنیس دن شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر ساتھ دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے اور اس کے بعد آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز

Marfat.com

پڑھے پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ جاری رکھے اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں۔ مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے یوں ہی چار دن یا پانچ دن حیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار اور پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئیں تو 27 دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کرے اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا تو بیس دن کے بعد تین دن نماز چھوڑ دے اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون

Marfat.com

پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن درمیان والا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرنے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کر کے پڑھے پچھلے تین دنوں میں ہر وقت غسل کرے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں وضو کر کے پڑھے پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔ خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کونسے دن میں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دوگنا ہیں یا دوگنا سے کم یا دوگنا سے زیادہ اگر دوگنا سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز پڑھے۔ اور جن کے حیض ہونے یا نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر دوگنا یا دوگنا سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر یاد نہ ہوں کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا درمیان کے دس یا آخر کے دس دنوں میں تو جی میں سوچے، جو پہلو جمے اس پر پابندی کرے اور گر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت موکدہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اور اس کو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا یا مسجد میں جانا سجدہ تلاوت وغیرہ۔

18۔ جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آ کر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلے پہل

Marfat.com

خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

19۔ جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتوں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے۔ یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

20۔ کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا۔ دسویں دن بند ہو گیا تو دس دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔

☆☆

Marfat.com

نفاس

بچے کی پیدائش کے بعد جو خون عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔

1۔ نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس رات دن ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے۔

2۔ کسی کو چالیس (40) دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس (40) دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ۔ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ جیسے عادت تیس (30) دن کی تھی اور اس بار پینتالیس (45) دن آیا تو تیس (30) دن نفاس کے ہیں اور پندرہ (15) استحاضہ کے۔

3۔ بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر آدھا باہر آ گیا ہو۔

4۔ حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

Marfat.com

5۔ پیٹ سے کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے نکالنے کے بعد نفاس ہے۔

6۔ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن گیا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

7۔ حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا۔(کہ اسی عضو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس (120) دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اُسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس (10) دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔

8۔ جس عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا پھر اگر دوسرا چالیس (40) دن کے اندر پیدا ہوا تو اور خون آیا تو پہلے سے چالیس (40) دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور چالیس (40) دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے۔ نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔

9۔ جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے یونہی دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے تیسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس (40) دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے زیادہ سے زیادہ چالیس (40) دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے زیادہ سے زیادہ چالیس (40) دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس (40) دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

Marfat.com

10۔ اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔

11۔ چالیس (40) دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگر چہ پندرہ (15) دن کا فاصلہ ہو جائے۔

حیض و نفاس میں احکامات شرعیہ

1۔ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا منع ہے اور اس کا چھونا بھی منع ہے۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے قرآن چھونا حرام ہے۔

2۔ معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

3۔ دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ تک دعائے قنوت ہے۔

4۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے بھی پڑھ لیا تب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

5۔ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے البتہ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ لیکن مجبوری کی حالت میں مسجد میں جانا جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کر لے۔

6۔ عیدگاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں اور ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

7۔ خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا جائز نہیں اور اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا بھی جائز نہیں۔

Marfat.com

8۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

9۔ نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگر چہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

10۔ نماز پڑھتے میں حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔

11۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے تو جائز ہے۔

12۔ حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزہ رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر اس کے بعد اگر پندرہ (15) دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس (10) دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس (10) دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرنے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

13۔ جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

14۔ عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس (10) دن اور نفاس میں چالیس (40) دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہانے اور عادت کے

Marfat.com

بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔

15۔ حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔

16۔ حیض پورے دس (10) دن پر اور نفاس پورے چالیس (40) دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی قضا کرے ورنہ نہیں۔

17۔ اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔

18۔ عدت کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

19۔ حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیتِ سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

20۔ جیسا کہ پہلے حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے، ناف سے اُوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس و کنار بھی جائز ہے

Marfat.com

اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ نہیں پورے دس دن پر ختم ہو تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگر چہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔

21۔ دس دن سے کم میں پاک ہوئی ہو تا وقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے تو غسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

22۔ سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اُٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔

23۔ حیض والی سو کر اُٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

24۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔

25۔ نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اُس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں ہمارے ہاں عورتیں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہولے اگر چہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز

Marfat.com

کے جائیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اُسی وقت نہا کر نماز شروع
کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔

26۔ حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو
اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے
بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔

............☆☆............

Marfat.com

استحاضہ

حیض اور نفاس کے علاوہ جو خون عورت کو کسی بیماری کی وجہ سے آئے اسے استحاضہ کہتے ہیں، مستحاضہ عورت کا حکم معذور کے حکم میں آتا ہے۔اس کے بارے میں شرعی احکامات حسب ذیل ہیں۔

1۔ حالت استحاضہ میں نماز پڑھنے کا حکم

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حبیشؓ حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میں استحاضے والی عورت ہوں کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ ہے، حیض نہیں جب تمہارا حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب چلا جائے تو خون دھو ڈالا کرو پھر نماز پڑھ لیا کرو۔'' (مسلم بخاری)

استحاضہ میں عورت کو نماز پڑھنے کا حکم ہے جس طرح حالت حیض میں ہو عورت کو نماز معاف ہوتی ہے لیکن استحاضہ میں معاف نہیں جب خون نہ آرہا ہو اور نماز کا وقت ہو تو مستحاضہ کو وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔

Marfat.com

حالت استحاضہ میں روزہ رکھنے کا حکم

ترجمہ: ”عدی ابن ثابت سے اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے راوی ہیں یحیٰ ابن معین کہتے ہیں کہ عدی کے دادا کا نام دینار ہے وہ نبی ﷺ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے استحاضہ والی کے لیے فرمایا کہ وہ استحاضہ کے زمانہ میں جس میں اسے خون حیض آتا تھا نماز چھوڑ دیا کرے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

مستحاضہ کو نماز پڑھنے کے علاوہ رمضان المبارک کے روزے بھی رکھنے کا حکم ہے۔ کیونکہ مستحاضہ کو نہ ہی نماز معاف ہے اور نہ ہی روزہ جیسا کہ حیض والی عورت کو نماز معاف ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں ہی فرمایا گیا ہے کہ جب مستحاضہ کو خون آرہا ہو تو اس وقت وہ نماز چھوڑ دے اور جوں ہی خون بند ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر روزہ رکھنے کا وقت ہو تو روزہ رکھے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت حمنہ بنت جحش، سے فرماتی ہیں کہ مجھے بہت سخت استحاضہ آتا تھا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے اور یہ خبر دینے حاضر ہوئی میں نے حضور ﷺ کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے گھر پایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے آپ ﷺ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ مجھے تو اس نے روزہ نماز سے روک دیا ہے۔ فرمایا میں تمہارے واسطے گدی تجویز کرتا ہوں کہ یہ خون چوس لے گی۔ عرض کیا وہ تو اس سے زیادہ ہے، فرمایا تو لنگوٹ باندھو۔ عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے فرمایا تو کپڑا رکھ لو، عرض کیا وہ خون اس سے بھی زیادہ ہے، میں تو خون ڈالتی بہاتی ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا میں تم کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں جو کر لو گی وہ دوسرے سے کفایت کرے گا اگر دونوں کر سکو تو تم جانو، فرمایا یہ بیماری شیطان کے چوکھوں ہی سے ایک چوکھ ہے۔ تم چھ یا سات دن حیض کے شمار کر لیا کرو، (رب کے علم میں)۔ پھر نہا لیا کرو، پھر جب یہ سمجھو کہ تم خوب اور صاف ہو گئیں تو تیئس یا چوبیس دن ورات نمازیں پڑھو، روزے رکھو کہ یہ تمہیں کافی ہوگا۔ ہر مہینہ یونہی کر لیا کرو جیسے عموماً عورتیں اپنے حیض وطہر کے

Marfat.com

اوقات میں ناپاک و پاک رہتی ہیں اور اگر تم اس پر طاقت رکھو کہ ظہر دیر سے اور عصر جلدی پڑھو تو ایک غسل کرو اور دو نمازیں ظہر و عصر جمع کرلیا کرو اور مغرب دیر سے اور عشاء جلدی پڑھو تو غسل کرو اور دو نمازیں جمع کرلو تو ایسا کرو اور فجر کے ساتھ غسل کرو تو ایسا کرلیا کرو اور روزے رکھو اگر اس پر قادر ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں کاموں میں مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔ (احمد، ابوداؤ، ترمذی)

1۔ نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یونہی گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی گو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا وقت ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔

2۔ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھ لی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔

3۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

4۔ وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یونہی اگر وضو سے پیشتر پائی گئی۔

حالت استحاضہ اور احکام معذوری

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ام سلمہؓ سے فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے زمانہ میں خون گراتی تھی۔ اس کے متعلق حضرت ام سلمہؓ نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا۔ فرمایا کہ وہ رات، دن مہینے گن لے جن میں اس بیماری کے لگنے سے پہلے حیض آتا تھا۔ مہینے میں

Marfat.com

اتنے دن نماز چھوڑ دے پھر جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھے پھر نماز پڑھتی رہے۔" (مالک، ابوداؤد، دارمی) نسائی نے اس کے معنی کی روایت کی۔ مستحاضہ کو جب لگاتار خون آتا ہے تو اس کا شمار معذور کے احکام میں ہوگا۔

ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔ ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا۔ جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یونہی تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہوجائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ ایسے ہی جب خون کا جریان جاری رہے تو مہینے کے اندر معمول کے مطابق وہ حیض والے دن شمار کر کے نکال دے۔ اس کے بعد والے دنوں کے احکام استحاضہ کے ہوں گے۔

............☆☆............

Marfat.com

جنابت

مرداور عورت کے جسم سے غلیظ مادہ خارج ہونے کی چوتھی صورت جماع یعنی مرد اور عورت کے جنسی تعلقات ہیں اس ناپاکی کی حالت کو جنابت کہتے ہیں۔اور ایسے مرد یا عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا ہو جنبی کہتے ہیں۔ جماع کے علاوہ اگر کسی اور صورت میں انسان کے جسم سے مادہ تولید خارج ہو تو اس کے احکامات بھی جنابت میں شمار ہوں گے لغت میں جنابت کا معنیٰ دور ہونا ہے یہی وجہ ہے کہ حالت جنابت میں نماز ادا نہ کرنے کا حکم ہے۔لہٰذا حالت جنابت کی صورت میں انسان کو جلد از جلد پاکیزگی کی طرف رجوع کرنی چاہیے۔

1۔ جنبی کے بارے میں احکام خداوندی

ترجمہ: اسی طرح جب نہانے کی حاجت ہو (تو نماز کے پاس نہ جاؤ) مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کرلو۔اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے (یعنی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر) یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو (یا سطح زمین کا جو پاک ہو) اور منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو بیشک اللہ تعالےٰ درگز کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔(النساء، پ5، ع7)

2۔ جنبی سے میل جول کے بارے میں احکام مصطفےٰ ﷺ

جس صورت میں انسان کے جسم سے مادہ تولید خارج ہوتا ہے اور انسان ناپاک ہو جاتا ہے ان کا مفصل ذکر غسل کے باب میں کر دیا گیا ہے۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ جماع، احتلام اور کسی دیگر صورت میں جسم سے جب مادہ حیات خارج ہوگا تو انسان ناپاک ہو جائے گا اور اس حالت سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور یہاں یہ بتانا

Marfat.com

ضروری ہے کہ اس ناپاک حالت میں شرعاً کن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔ اس لیے حالت جنابت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی چند احادیث حسب ذیل ہیں۔

(i)۔ حالتِ جنابت میں وضو کرنے کا حکم

ترجمہ: ''روایت ہے، حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطابؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں رات میں جنابت پہنچتی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وضو کرو عضو کاص دھولو پھر سو جاؤ۔'' (بخاری مسلم)

(ii)۔ حالتِ جنابت میں رسول اکرم ﷺ کا طریقہ کار

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جنبی ہوتے اور کچھ کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کا وضو فرمالیتے۔'' (مسلم بخاری)

اہلِ تقویٰ عموماً رات کے وقت اپنی بیویوں سے ہمبستری کرتے ہیں ہمبستری کے بعد اگر کوئی چیز کھانی ہے تو اس سے پہلے استنجا کر کے وضو کر لینا چاہیے اور یہی رسول اکرم ﷺ کا طریق کار تھا۔

(iii)۔ دوبارہ جماع سے پہلے وضو کرنا

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت ابی سعید خدری سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو بیچ میں وضو کرے۔'' (مسلم)

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ بیوی سے ایک مرتبہ ہمبستری کے بعد اگر دوبارہ ہمبستری کرنے کا خیال ہو تو پہلے وضو کر لینا چاہیے ہمبستری میں جتنا طہارت کو مدنظر رکھا جائے اتنی اولاد شرم وحیاء والی پیدا ہوتی ہے۔

(iv)۔ حالتِ جنابت میں قلبی ذکر کی اجازت

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت عائشہؓ سے۔ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے تھے۔'' (مسلم)

Marfat.com

ناپاکی کی حالت میں بھی ذکر الٰہی کرنے کی اجازت ہے کیوں کہ زبان پاک ہے اس لئے اس سے ہر وقت اللہ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔دل میں ذکر کرنا زیادہ بہتر ہے اور عائشہ صدیقہؓ کی مندرجہ بالا روایت کے مطابق رسول اکرم ﷺ کا یہی طریق کار تھا کہ آپ ﷺ ہر وقت ذکر میں مصروف رہتے۔لہٰذا رسول اکرم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں بھی ہر وقت ذکرِ الٰہی کو مقدم سمجھنا چاہیے۔

(v)۔ حالتِ جنابت میں قرآن نہ پڑھنے کا حکم

ترجمہ:''روایت ہے حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پاخانہ سے آتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے جنابت کے سوا حضور ﷺ کو قرآن سے کوئی چیز نہ روکتی تھی''(ابوداؤد، نسائی)ابن ماجہ نے اس کی مثل روایت کی۔

ترجمہ:''روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔''(ترمذی)

حالتِ جنابت میں قرآن مجید کی تلاوت منع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اللہ کا کلام بھی پاک ہے اس لئے پاک کلام کو پاک حالت ہی میں پڑھنا بہتر ہے۔اس لئے ناپاکی میں نہ قرآن مجید کو چھونا چاہیے۔اور نہ پڑھنا چاہیے۔

(vi)۔ جنبی کو مسجد میں جانے کی ممانعت

ترجمہ:''روایت ہے حضرت عائشہ سے۔فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ان گھروں کو مسجد سے پھیر دو۔کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔''(ابوداؤد)

ناپاک حالت میں مسجد میں جانا منع ہے۔کیونکہ اللہ کا گھر پاک ہوتا ہے اور اس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے حالت جنابت میں مسجد میں جانے سے منع کر دیا گیا ہے اگر کوئی ناپاکی کی حالت میں مسجد چلا جائے تو ناپاکی کی نحوست پھیلتی ہے۔اور اللہ کی عبادت میں غفلت پیدا ہوتی ہے۔اس لئے منع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(vii)۔ حالتِ جنابت میں گھر میں فرشتوں کا داخل نہ ہونا

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس میں جس میں کتا اور جنبی ہو۔'' (ابوداؤد، ونسائی)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمار ابن یاسر سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخص ہیں جن کے قریب بھی فرشتے نہیں آتے کافر، مردار خلوق سے لتھڑا ہوا اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے۔ (ابوداؤد)

فرشتوں کا گھروں میں آنا رحمت الٰہی کی دلیل ہے لیکن جب انسان ناپاک حالت میں ہو یا گھر میں جابجا نجاست ہو اور طہارت قائم نہ ہو تو اللہ کی رحمت کے فرشتے گھروں میں نہیں آتے اس لئے جنابت کی حالت میں جلدی غسل کر لینا چاہیے تاکہ انسان اللہ کی رحمت سے محروم نہ ہو سکے۔

(viii)۔ طہارت کے بغیر سلام کا جواب نہ دینا

ترجمہ: ''روایت ہے حضرت نافعؓ سے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ کسی کام میں گیا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی حاجت پوری کر لی اور آپ کی اس دن کی حدیث یہ تھی کہ فرمایا ایک آدمی گلیوں میں سے کسی گلی میں گزرا۔ حضور ﷺ سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ حالانکہ آپ ﷺ پاخانے یا پیشاب سے آئے تھے۔ اس نے سلام کیا آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وہ شخص جب گلی میں چھپ جانے کے قریب ہوا تو حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے جن سے اپنے چہرے کا مسح کیا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور اپنے ہاتھوں پر پھیرے، پھر اس شخص کا جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارے جواب دینے میں رکاوٹ صرف یہ تھی کہ میں پاک نہ تھا، ابوداؤد

روایت ہے حضرت مہاجر ابن قنفذ سے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کیا آپ ﷺ نے جواب نہ دیا حتیٰ

Marfat.com

کہ وضو کرلیا، پھران سے معذرت کی اور فرمایا کہ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ بغیر پاکی کے اللہ کا ذکر کروں ۔(ابوداؤد)اور نسائی نے حتیٰ توضّا تک روایت کی اور فرمایا کہ جب وضو کرلیا تو اس کا جواب دیا۔

اس حدیث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ناپاک حالت میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے۔اور انسان پاک ہو جائے تو سلام کا جواب دے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا یہی طریق کار تھا۔

مسائلِ جنابت

ان احادیث کی روشنی میں حالتِ جنابت کے متعلق مندرجہ ذیل احکامات اخذ ہوتے ہیں۔

1۔ جنبی خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرلے وہ مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔نہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرسکتا ہے۔نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہوسکتا ہے نہ کعبہ کا طواف کرسکتا ہے۔

2۔ جنبی کو ساتھ کھلانے ،اس کا جھوٹا کھانے ،اس کے ساتھ سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

3۔ جنبی کو چاہیے کہ جلد سے جلد غسل کرلے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنبی ہو۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قرب نہیں ہوتے ایک کافر کا مردہ ، دوسرے خلوق (عورتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا تیسرے جنبی آدمی مگر یہ کہ وضو کرلے۔

4۔ حیض و نفاس والی عورت یا ایسے مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے اگر یہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم دیں تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھائیں ،مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑیں پھر للہ پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر رب العلمین پڑھیں ،ایک سانس میں پوری آیت لگاتار نہ پڑھیں ،اور قرآن

Marfat.com

شریف کے الفاظ کو ہجے کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

5۔ قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے، کلمہ شریف و درود شریف وغیرہ کو پڑھنا جنبی کے لیے بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف کو پڑھنا جائز و درست بلکہ مستحب ہے۔

............☆☆............

Marfat.com

فضلات بدن

جسم کی وہ اشیاء جو بڑھ جاتی ہیں ان کو شروع کے مطابق درست رکھنا ضروری ہے جیسا کہ سر، ڈاڑھی، بغلوں اور زیر ناف بڑھے ہوئے بالوں کو شرع کے مطابق کترانا سنت ہے۔ ایسے ہی بڑھے ہوئے ناخنوں کو کاٹنا ضروری ہے۔

جسم میں بڑھی ہوئی چیزوں کے بارے میں حضرت امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ یہ ساتھ چیزیں ہیں ایک تو سر کے بال جن کا منڈوانا زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے البتہ ارباب شرف بال رکھنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں اور ان کے لئے ایسا کرنا درست ہے۔ تھوڑے بال مونڈھنا (دورِ حاضر کا بودا) اور لشکریوں کی طرح انہیں پراگندہ چھوڑ دینا منع ہے۔ دوسرے مونچھوں کے بال لب کے برابر کردینا سنت ہے۔ اور اسے چھوڑ دینا منع ہے تیسرے بغلوں کے بال چالیس دن میں اکھاڑنا سنت ہے۔ (اور یہ زیادہ سے زیادہ مقدار ہے) اور اگر اکھیڑنے سے اذیت ہوتی ہو تو مونڈھ ڈالے، چوتھے زیر ناف بالوں کو استرے سے صاف کرنا سنت ہے اور اس مین چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ ہونی چاہیے۔ پانچویں ناخن کاٹنا تاکہ ان میں میل نہ جمنے پائے اگر میل جمع ہوگیا تو تو طہارت حاصل نہیں ہوگی کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کے ناخن بڑھے ہوئے ہیں اور میل جمع ہے تو آپ ﷺ نے ان کے کاٹنے کا حکم دیا البتہ آپ ﷺ نے نماز قضا کرنے کا حکم نہیں فرمایا نیز حدیث میں ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کے بیٹھنے کی جگہ بن جاتی ہے۔ ناخن کاٹنے کا طریق یہ کہ اس اُنگلی سے ابتداء کرے جو زیادہ قابلِ تعظیم ہے اور ہاتھ پاؤں کے مقابلہ میں افضل ہے اور دایاں بائیں سے افضل ہے نیز انگشت شہادت دوسری انگلیوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے تو اسی سے ابتداء کرنی چاہیے اور اس کے دائیں طرف

Marfat.com

کاٹا جائے یہاں تک پھر اسی انگلی تک پہنچ جائے جب دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے ملا کر حلقہ بنایا جائے تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کر کے چھنگلیا تک پہنچے حتیٰ کہ اس کے ساتھ ہی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کو شروع کردے اور بائیں ہاتھ کے پانچوں ناخن کاٹ کر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کردے چھٹے ناف کاٹنا سنت ہے اور یہ عمل پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ ساتویں مرد کا ختنہ کرنا سنت ہے۔

بڑھی ہوئی ڈاڑھی کے احکامات کے بارے میں حضرت امام غزالیؒ نے ''کیمیائے سعادت'' میں تحریر کیا کہ ڈاڑھی لمبی ہو تو ایک مشت سے زائد کا کترنا جائز ہے تا کہ حد سے نہ بڑھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین کے ایک گروہ سے ایسا ہی منقول ہے جبکہ ایک گروہ کی رائے میں اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ ڈاڑھی کے معاملہ میں دس چیزیں مکروہ ہیں ایک تو سیاہ خضاب کیونکہ حدیث میں سیاہ خضاب کو دوزخیوں اور کافروں کا عمل بتلایا گیا ہے۔ اور یہ سب سے پہلے فرعون نے استعمال کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دور آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب استعمال کریں گے۔ یہ لوگ جنت کی بو بھی سونگھنے نہیں پائیں گے۔ نیز حدیث میں ہے کہ بوڑھوں کی جماعت میں وہ بوڑھا بہت بُرا ہے جو اپنے آپ کو جوانوں کے مشابہ بنائے اور بہترین جوان وہ ہے جو اپنے آپ کو بوڑھوں کی مانند بنائے اس ممانعت کا سبب یہ ہے کہ سیاہ خضاب بری غرض کے پیش نظر فریب محض ہے دوسرے سرخ اور زرد خضاب مکروہ ہے ہاں اگر غازیوں کی جماعت اس نقطہ نظر سے استعمال کرے کہ کافر انہیں بوڑھا اور کمزور سمجھ کر دلیر نہ ہو جائیں تو پھر سنت ہے بعض علماء نے اسی مصلحت کے پیش نظر سیاہ خضاب کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ بہر حال یہ غرض نہ ہو تو ہر طرح کا خضاب فریب اور دھوکہ ہے۔

تیسرے ڈاڑھی کو گندھک سے سفید کرنا تا کہ لوگ اسے بوڑھا سمجھ کر عزت کریں حالانکہ یہ محض حماقت ہے کیوں کہ عظمت و عزت کا تعلق علم و عقل سے ہے بڑھاپے اور جوان سے نہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات ﷺ نے جب انتقال فرمایا تو آپ ﷺ کے بالوں میں بیس سے زیادہ بال سفید نہ تھے چوتھے ڈاڑھی کے سفید بال چننا

Marfat.com

اور بڑھاپے کو ننگ و عار کا ذریعہ سمجھنا۔ اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے نور سے ننگ و عار محسوس کرے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی نادانی کے سبب ہوتا ہے۔ پانچویں ہوس کے پیش نظر جوانی کے ابتدائی دور میں ڈاڑھی کے بال اکھاڑنا یا منڈوانا تاکہ بے ریشوں جیسی صورت معلوم ہو یہ بھی نادانی کے سبب ہوتا ہے اللہ کے فرشتوں کی تسبیح میں منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

سُبْحَانَ مِنْ زَیَنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَالنِّسَاءَ بِالذَّوَائِبِ

چھٹے کبوتر کی طرح ڈاڑھی تراشنا تاکہ عورتوں کو بھلا معلوم ہو اور وہ اس کی طرف راغب ہوں۔ ساتویں سر کے بالوں کو ڈاڑھی تک بڑھانا اور اہل تقویٰ کی عادت کے خلاف زلفوں کو کان کی لو سے نیچے تک چھوڑنا۔ آٹھویں ڈاڑھی کی سیاہی یا سفیدی کو بنظر تعجب دیکھنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتے جو اپنے آپ کو تعجب سے دیکھتا ہے۔ نویں لوگوں کو دکھانے کی غرض سے کنگھی کرنا حالانکہ اس میں اصل ثواب نیت کا ہوتا ہے اسلئے نیت سنت کی ہونی چاہیے نہ کہ لوگوں کو دکھانے کی۔

............☆☆............

Marfat.com

دیگر مسائل حیض، نفاس، استحاضہ

حاملہ کو حیض آنا

عورت جب حالت حمل میں ہو تو بالعموم اسے حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ”خواتین کو خون (حیض) کی بندش سے حمل کا پتا چلتا ہے اور اگر حاملہ کو وضع حمل سے ایک دو دن پہلے خون جاری ہو جائے اور اسے درد زہ ہو تو یہ نفاس کا خون ہے اور اگر وضع حمل سے کافی دن پہلے خون آ جائے یا درد زہ کے بغیر وضع حمل سے کچھ پہلے خون آ جائے تو یہ خون نفاس کا نہیں ہوگا۔ لیکن آیا یہ حیض کہلائے گا یا بیماری کا خون؟ اس بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے۔

صحیح قول یہ ہے کہ یہ خونِ حیض کہلائے گا بشرطیکہ یہ اس کے ایام حیض کے معمول کے موافق ہو، کیوں کہ بنیادی طور پر عورت کو آنے والا خون حیض ہی ہوتا ہے، جب کہ اس کے حیض ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔

یاد رہے کہ کتاب وسنت میں ایسی کوئی واضح نص نہیں جس سے معلوم ہو کہ حاملہ کو حیض نہیں آ سکتا۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی مؤقف ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بھی اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے، چناں چہ وہ اپنی کتاب ”الاختیارات“ کے صفحہ 30 پر رقم طراز ہیں کہ ”اسی رائے کو امام بیہقیؒ نے امام احمدؒ سے روایت کیا ہے، بلکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ امام احمدؒ نے اسی رائے کی طرف رجوع کر لیا تھا۔“

اس مؤقف کے پیش نظر حاملہ اور غیر حاملہ کے حیض کے تمام احکام ومسائل ایک جیسے ہیں، سوائے دو مسئلوں کے جو درج ذیل ہیں:

1۔ غیر حاملہ کو حیض کی حالت میں طلاق دینا حرام ہے، جب کہ حاملہ کو طلاق دینا حرام نہیں۔

Marfat.com

غیر حاملہ کو حیض کے دوران طلاق دینا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے خلاف ہے کہ ترجمہ: ''تم انہیں عدت کے لحاظ سے طلاق دو۔'' (الطلاق) حاملہ کو ایامِ حیض کے دوران طلاق دینا اس آیت کے خلاف نہیں۔

کیوں کہ جو شخص حاملہ کو طلاق دے وہ اسے عدت کے لحاظ سے طلاق دیتا ہے، وہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ، کیوں کہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اسی لیے حاملہ کو ''قربت اختیار'' کرنے کے بعد طلاق دینا بھی منع نہیں۔ اس کے برعکس جو خاتون غیر حاملہ ہو اس کے ساتھ جس طہر میں مجامعت کی گئی ہو اس میں طلاق نہیں دی جاسکتی۔

2۔ حاملہ کا حیض رک جانے پر اس کی عدت ختم نہیں ہو جاتی کیوں کہ اس کی عدت وضع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور حاملہ خواتین کی عدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق: 4/65)

اس کے برعکس جو عورت حاملہ نہ ہو، حیض رک جانے پر اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔

حیض میں پیش آنے والی بعض عارضی کیفیات

حیض میں بسا اوقات مندرجہ ذیل میں سے بعض عارضی کیفیات پیش آجاتی ہیں:

1۔ ایامِ حیض میں کمی بیشی: مثلاً کسی خاتون کو بالعموم چھ دن حیض آتا ہو اور اسے سات دن آجائے یا کسی کا عام معمول سات دنوں کا ہو تو چھٹے دن ہی رک جائے۔

2۔ تقدیم و تاخیر: اس کی صورت یوں ہے کہ کسی عورت کو مہینے کے اواخر میں حیض آتا ہو اور اب مہینے کے ابتدائی دنوں میں آجائے یا کسی کو مہینے کے اوائل میں آتا ہو اور اب مہینے کے اواخر میں آئے۔

ان دونوں صورتوں میں کیا فیصلہ کیا جائے؟ اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ ان میں سے صحیح ترین رائے یہ ہے کہ عورت کو جب خون آئے وہ انہی دنوں میں حائضہ کہلائے گی اور جب خون کی آمد بند ہو جائے تو وہ طاہر قرار دی جائے گی، خواہ یہ عمل اس کے سابقہ معمول سے زیادہ دن ہو یا کم، سابقہ تواریخ سے پہلے آجائے یا بعد میں۔ اس کی دلیل گزشتہ فصل میں بیان ہو چکی ہے کہ شارع نے حیض کے آنے سے ہی احکامِ حیض کو

Marfat.com

معلق و مشروط کیا ہے۔

امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ''المغنی'' کے مصنف نے بھی اسی کی تائید کی اور کہا ہے کہ اگر عورت کی سابقہ عادت اور اس کا معمول معتبر ہوتا تو نبی ﷺ اس بات کو امت کے سامنے ضرور بیان فرماتے، کیوں کہ جس امر کا بیان کرنا ضروری ہو اس کے بیان کو مؤخر کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ یہ امر ایسا تھا کہ ازواج النبی ﷺ اور امت کی باقی عورتیں ہر وقت اس وضاحت کی محتاج رہتی تھیں۔ اس لیے نبی ﷺ اس کے بیان سے غفلت نہیں برت سکتے تھے۔ نبی ﷺ نے عورت کی سابقہ عادت اور معمول کو صرف مستحاضہ کے لیے معتبر گردانا ہے، کسی اور کے لئے نہیں۔

3۔ خون کا زرد یا مٹیالا ہونا: یعنی عورت دیکھے کہ اسے جاری ہونے والا خون زخم سے بہنے والے پانی کی مانند زرد، یا زرد اور سیاہ رنگت کے مابین مٹیالا سا ہو۔

یہ کیفیت اگر حیض کے دوران یا حیض کے اواخر میں طہر سے قبل ہو تو یہ حالت حیض کی کہلائے گی اور اس پر حیض کے احکام جاری ہوں گے اور اگر یہ کیفیت طہر شروع ہونے کے بعد پیش آئے تو اسے حیض نہیں کہا جائے گا، جیسا کہ سیدہ امّ عطیہؓ کا بیان ہے کہ ہم طہر شروع ہونے کے بعد زرد رنگ یا مٹیالے رنگ کو کچھ اہمیت نہ دیتی تھیں۔

اس کی سند صحیح ہے۔ سیدہ ام عطیہؓ کا یہ قول صحیح بخاری میں بھی ہے۔ مگر اس میں ''بعد الطہر'' کے الفاظ نہیں۔

البتہ امام بخاریؒ نے اس کی تبویت یوں کی ہے:

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک بھی سیدہ امّ عطیہؓ کے اس قول کا تعلق ایام حیض کے علاوہ عام ایام سے ہے۔

اور اس باب سے پہلے باب میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ عورتیں ان کی خدمت میں کوئی ڈبیہ بھیجتیں اس میں زرد رنگ کی کپاس ہوتی۔ وہ آپؓ سے اس بارے میں وضاحت طلب کرتیں تو سیدہؓ فرماتیں کہ ''تم ابھی جلدی نہ کرو جب تک کہ تم حیض کے انقطاع کے بعد کپاس کو بالکل سفید نہ پاؤ۔''

Marfat.com

4۔ اور اگر ایسی صورت ہو کہ عورت کو ایک دن خون آئے اور ایک دن نہ آئے اگر اسے یہ کیفیت ہمیشہ پیش آتی ہے تو یہ خون استحاضہ کا ہے اور ایسی عورت کے لیے مستحاضہ کے احکام ہیں، اور اگر اسے یہ کیفیت کبھی کبھار پیش آتی ہے اور اس کے طہر کا وقت معلوم ومقرر ہو تو اس بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔

امام شافعیؒ کے صحیح ترین قول کے مطابق یہ خون حیض کا شمار ہوگا۔ امام ابن تیمیہؒ اور ''الفائق'' کے مصنف نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، نیز امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی موقف ہے، کیوں کہ ان ایام میں کپاس بالکل سفید، بے داغ نہیں ہوتی۔ اگر اس دن کو جس دن خون نہ آئے طہر قرار دیا جائے تو اس سے پہلا اور بعد والا دونوں دن حیض کے کہلائیں گے۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ ورنہ پانچ دنوں کے طہر ہی سے عدت گزر جائے گی اور اگر اس دن کو طہر قرار دیا جائے تو اسے ہر دوسرے دن غسل کرنے کی وجہ سے مشقت ہوگی، حالانکہ ہماری شریعت میں مشقت کا کوئی تصور نہیں۔ الحمدللہ

حاملہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ خون والا دن حیض کا اور دوسرا دن طہر کا کہلائے گا۔ آیا یہ کہ مجموعی ایامِ حیض سے تجاوز کر جائیں تو ایامِ حیض سے تجاوز کرنے والا خون استحاضہ ہوگا۔

المغنی (ص:355) میں ہے: ''خیال رہے کہ انقطاع خون ایک دن سے کم ہو تو وہ طہر نہیں، کیوں کہ خون کبھی جاری ہو جاتا ہے اور کبھی رک بھی جاتا ہے۔ جس خاتون کو بھی خون جاری ہو جائے اور کبھی رک جائے تو رکنے کے وقت میں اس پر غسل واجب کہنے میں مشقت ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

ترجمہ: ''کہ اللہ نے دین میں تم پر کوئی مشقت نہیں رکھی۔'' (الحج:78/22)

لٰہذا ایک یوم سے کم مدت کے لیے انقطاع خون ہو تو وہ طہر نہ ہوگا، یہ قول معتدل ہے۔

5۔ خون کا بایں طور خشک ہونا کہ عورت محض رطوبت دیکھے۔ یہ کیفیت اگر حیض کے دوران یا طہر سے قبل حیض سے متصل ہو تو حیض ہی ہوگا، اور اگر طہر کے بعد یہ کیفیت پیش آئے تو حیض نہیں۔

Marfat.com

حیض کے احکام و مسائل

حیض سے متعلقہ احکام و مسائل بیس سے بھی زائد ہیں۔ہم یہاں ان میں سے عام طور پر پیش آنے والے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔

1۔عورت حیض کے دنوں میں فرض یا نفل کوئی نماز ادا نہیں کر سکتی، بلکہ اس پر اس حالت میں نماز فرض ہی نہیں۔البتہ اگر انقطاع حیض کے بعد اتنا وقت ہو کہ وہ ایک رکعت ادا کر سکتی ہو تو اس پر نماز فرض ہے، خواہ اسے نماز کا وقت آغاز سے ملے یا آخر سے، مثلاً کسی کو غروب آفتاب کے اتنی دیر بعد حیض آیا کہ وہ اس وقت میں مغرب کی ایک رکعت ادا کر سکتی تھی۔اب انقطاع حیض کے بعد طاہر ہو کر اس نماز کی قضا دینا اس پر واجب ہے اسی طرح کسی عورت کو طلوع آفتاب سے اتنی دیر قبل حیض کا عارضہ پیش آیا کہ وہ اس وقت میں ایک رکعت ادا کر سکتی تھی تو انقطاع حیض کے بعد اس نماز فجر کی قضا اس پر لازم ہے۔

کیوں کہ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں اس پر لازم تھا کہ وہ نماز ادا کرتی اور اگر عورت کو نماز کا صرف اتنا وقت ملا کہ اتنی دیر میں ایک بھی رکعت ادا نہیں کر سکتی تھی، مثلاً مذکورہ بالا پہلی صورت میں سورج غروب ہونے کے فوراً بعد حیض آ گیا یا طلوع آفتاب سے محض ایک دو منٹ پہلے حیض رک گیا تو ان صورتوں میں اس پر وہ نماز لازم نہیں۔کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''کہ جس نے نماز کی ایک رکعت ادا کرنے کا وقت پا لیا اس نے نماز کو پا لیا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو ایک رکعت ادا کرنے سے کم وقت ملے اس نے نماز کو پایا ہی نہیں۔البتہ اگر عورت نے عصر کی نماز کی ایک رکعت کا وقت پا لیا تو آیا عصر کے ساتھ اسے ظہر کی نماز ادا کرنی ہو گی یا نہیں؟ اسی طرح اگر عورت نے عشاء کی ایک رکعت کا وقت پا لیا تو اسے اس کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرنی ہو گی یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ اس پر وہی نماز واجب ہے جس نماز کا وقت اس نے پا لیا۔یعنی صرف عصر کی نماز اور صرف عشاء کی نماز۔کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

Marfat.com

''جس نے غروبِ آفتاب سے قبل محض ایک رکعت پڑھنے کا وقت پالیا اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔''

اس حدیث میں نبی ﷺ نے یوں نہیں فرمایا کہ اس نے ظہر اور عصر دونوں کا وقت پالیا اور نہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اس پر ظہر کی نماز بھی واجب ہے۔ شرح المہذب (70/3) میں امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب بیان کیا گیا ہے۔

باقی رہا حائضہ کا زبان سے اللہ کا ذکر، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ اور کھانا وغیرہ کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا، کتب حدیث وفقہ کا پڑھنا، مختلف مواقع کی دعائیں پڑھنا، یا دعا سن کر آمین کہنا، یا قرآنِ مجید کی تلاوت سننا تو ان میں سے کسی بھی کام کی ممانعت نہیں، کیوں کہ صحیحین وغیرہ کتب حدیث میں ہے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ حیض کی حالت میں ہوتیں اور نبی ﷺ ان کی گود میں ٹیک لگا لیتے اور قرآن کی تلاوت کرتے رہتے۔

نیز صحیحین میں سیدہ ام عطیہؓ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''نوجوان اور پردہ دار خواتین اور حیض والیاں بھی عیدین کے لئے جائیں اور مومنین کی دعاؤں میں شرکت کریں۔ حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں''۔

باقی رہا حائضہ کا خود قرآن کی تلاوت کرنا۔ اگر وہ قرآنِ کریم کو ہاتھ لگائے بغیر محض دیکھ کر پڑھے یا زبان سے الفاظ کو ادا کیے بغیر دلی طور پر محض غور وفکر کرے، مثلاً قرآنِ کریم کو کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ آیات کو دیکھ کر دل ہی میں پڑھ لے۔ اس بارے میں امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ صورت جائز ہے، اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں، اور اگر وہ زبان سے قرأت کرے تو جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ یہ ممنوع اور ناجائز ہے۔

جب کہ امام بخاریؒ، ابن جریر طبری اور ابن المنذر اس کے لئے زبان سے تلاوت کرنے کو جائز کہتے ہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ سے بھی جواز منقول ہے۔

امام بخاریؒ نے ابراہیم نخعیؒ سے تعلیقاً روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ ایامِ حیض میں عورت ایک دو آیات پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ حائضہ کے لئے تلاوتِ قرآن سے منع کی کوئی دلیل نہیں۔ باقی رہی وہ حدیث جسے

Marfat.com

امام ترمذی نے کتاب الطہارۃ صفحہ 131 میں روایت کیا ہے کہ حائضہ اور جنبی قرآنِ مجید کی تلاوت نہیں کر سکتے۔ محدثین کے قول اور تحقیق کے مطابق ضعیف ہیں اور اس کے ضعف پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

دورِ نبوت میں عورتوں کو حیض کا عارضہ لاحق ہوتا تھا، اگر نماز کی طرح ان کے لئے تلاوتِ قرآن بھی ممنوع ہوتی تو نبی ﷺ اس بات کو بیان فرما دیتے اور امہات المومنینؓ بھی اس مسئلہ سے واقف ہوتیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ تھا لوگوں میں اسے ضرور بیان کیا جاتا۔

چوں کہ کسی نے بھی نبی ﷺ سے اس کی ممانعت بیان نہیں کی۔ لہٰذا اسے حرام و ممنوع نہیں کہا جا سکتا اور یہ بات کے علم میں ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ حالاں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں بھی عورتوں کو یہ عارضہ لاحق ہوتا تھا۔

تاہم اہل علم کے مختلف اقوال کی روشنی میں یوں کہنا چاہیے کہ بہتر ہے کہ حائضہ سوائے اشد ضرورت کے عام حالات میں زبان سے بول کر تلاوت نہ کرے۔ اگر وہ معلمہ ہو تو بچیوں کو پڑھاتے ہوئے یا امتحان وغیرہ کے موقع پر معلمہ تلاوت کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ ضرورت اور مجبوری کے تحت ان کے لیے تلاوت کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

2۔ روزہ

حائضہ کو فرض یا نفل روزہ رکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ البتہ فرض روزے کی قضا دینا اس پر لازم ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ ”ہمیں حیض کا عارضہ لاحق ہوتا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔“

اگر عورت نے روزہ رکھا ہو اور اسی دوران اسے حیض شروع ہو جائے خواہ یہ غروب آفتاب سے ایک لحظہ قبل ہی ہو تو اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ روزہ فرض ہو تو اس کی قضا دینا اس پر لازم ہے، اور اگر غروبِ آفتاب سے قبل اسے حیض کے شروع ہونے کا احساس ہو لیکن غروبِ آفتاب کے بعد اسے حیض آئے تو اس کا روزہ مکمل ہے، صحیح قول کے مطابق اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا، کیوں کہ خون جب تک پیٹ کے اند ہو اس پر کوئی حکم جاری نہیں ہوتا۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی عورت مرد کی

Marfat.com

طرح خواب میں کچھ دیکھے تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر بیدار ہونے پر وہ اپنے کپڑوں پر منی دیکھے تو غسل کرنا اس پر بھی لازم ہے۔''

اس حدیث میں نبی ﷺ نے کپڑوں پر منی کے آثار دیکھنے پر غسل کے حکم کو معلق کیا ہے۔ اسی طرح حیض کے احکام اس وقت جاری ہوں گے جب وہ جسم سے خارج ہو۔

اسی طرح طلوع فجر کے وقت اگر عورت حائضہ ہو تو اس کا اس دن کا روزہ رکھنا صحیح نہیں، خواہ وہ طلوع فجر کے ایک لحظہ بعد ہی طاہر ہو جائے۔

اگر طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے حیض رک جائے اور وہ حیض سے پاک ہو جائے تو وہ روزہ رکھ لے اس کا روزہ رکھنا درست ہے خواہ وہ غسل طلوع فجر کے بعد ہی کرے۔ جیسا کہ جنبی آدمی جنابت کی حالت میں روزے کی نیت کر لے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرے تو اس کا روزہ رکھنا صحیح ہے۔

اس کی دلیل ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ ''نبی ﷺ ماہِ رمضان میں احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ مباشرت کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے تو اسی حالت میں روزہ رکھ لیا کرتے تھے''۔

3۔ بیت اللہ کا طواف

عورت کے لیے حیض کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرنا بھی جائز نہیں، یہ طواف فرض ہو یا نفل۔ کیوں کہ جب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو حیض کا عارضہ لاحق ہوا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''تم وہ تمام کام سرانجام دے سکتی ہو جو حجاج کرام سرانجام دیں گے البتہ تم حیض سے پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔''

البتہ طواف کے علاوہ باقی اعمال مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی، وقوفِ عرفہ، مزدلفہ اور منیٰ میں شب بسری وغیرہ ممنوع نہیں۔

اسی طرح کسی عورت نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، اس کے بعد فوراً اگر اسے حیض کا خون جاری ہو جائے یا سعی کے دوران اسے حیض شروع ہو جائے تو اس کا پہلا طواف درست ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

Marfat.com

4۔ طوافِ وداع کی رخصت

اگر کوئی عورت حج وعمرہ کے مناسک مکمل ادا کر چکی ہو، اس کے بعد اس کے سفر شروع کرنے سے قبل اسے حیض آجائے اور اس کے سفر شروع کرنے تک یہی کیفیت رہے تو وہ طواف وداع کیے بغیر واپسی کا سفر کر سکتی ہے۔ ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے کہ لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے۔ البتہ حائضہ عورت کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

ایسی عورت کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اس حالت میں مسجد حرام کے دروازے کے پاس آکر دعائیں کرے کیوں کہ نبی علیہ السلام سے اس بارے میں کوئی ہدایت منقول نہیں۔ عبادات کا دارومدار دراصل نبی علیہ السلام سے منقول ہدایات پر ہوتا ہے۔ بلکہ نبی علیہ السلام سے تو اس کے برعکس منقول ہے۔ ام المومنین سیدہ صفیہؓ کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض کا عارضہ لاحق ہوا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ تم طوافِ افاضہ کر چکی تو طوافِ وداع کے بغیر ہی سفر کر سکتی ہو۔

تو آپ علیہ السلام نے انہیں مسجد حرام کے دروازے کی طرف جانے کا حکم نہیں دیا تھا، اگر یہ عمل مشروع ہوتا تو آپ علیہ السلام ضرور بیان فرما دیتے۔ البتہ جو طواف حج وعمرہ کا رکن ہے وہ کسی صورت ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ طواف کرے۔

5۔ مسجد میں قیام

حائضہ کے لیے مسجد میں حتیٰ کہ عید گاہ میں ٹھہرنا بھی منع ہے۔ جیسا کہ سیدہ ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ''نوجوان، پردہ دار اور حائضہ خواتین بھی عید گاہ کو جائیں۔'' اسی حدیث میں بھی بیان ہے کہ حائضہ خواتین نماز والی جگہ سے الگ رہیں۔

استحاضہ اور اس سے متعلقہ احکام ومسائل

مستحاضہ (استحاضہ کی مریضہ) کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

1) ایک یہ کہ استحاضہ کے عارضے سے قبل اسے حیض آتا ہو اور اس کے حیض کی مدت معلوم ہو۔ ایسی عورت اپنے گزشتہ معمول اور عادت کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسی سابقہ مدت کے برابر مدت کو حیض کے ایام شمار کرے گی اور اس پر حیض کے احکام نافذ ہوں گے۔ ان ایام کے علاوہ باقی ایام کو استحاضہ تصور کرتے ہوئے اس پر مستحاضہ کے احکام نافذ ہوں گے۔

مثال: مثلاً کسی خاتون کو ہر ماہ کے شروع میں چھ دن حیض آتا تھا۔ بعد میں اسے استحاضہ کا عارضہ لاحق ہو گیا اور اسے خون مسلسل آنے لگا، تو ایسی صورت میں ہر ماہ کے ابتدائی چھ دن اس کے ایام حیض شمار ہوں گے جب کہ باقی ایام اس کے استحاضہ کے متصور ہوں گے، جیسا کہ صحیح البخاری، کتاب الحیض (306) میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول ﷺ مجھے استحاضہ آتا رہتا ہے۔ میں خون سے پاک ہی نہیں ہوتی۔ تو کیا میں نمازیں چھوڑ دوں"؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ تمہیں اس سے قبل جتنے دن حیض آتا تھا اتنے دن تک نمازیں چھوڑنے کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دیا کرو۔"

صحیح مسلم، کتاب الحیض (334) میں ہے کہ نبی ﷺ نے ام حبیبہؓ بنت جحشؓ سے فرمایا: "تمہیں قبل ازیں جتنے دن حیض آتا تھا، تم اتنے دن حیض تصور کر کے غسل کر لو اور نماز کا سلسلہ شروع کر دو۔"

لہٰذا جس مستحاضہ کو اس عارضے کے لاحق ہونے سے قبل اپنے حیض کی مدت معلوم ہو وہ اتنے دن حیض شمار کرنے کے بعد غسل کر کے نماز کا سلسلہ شروع کر دے اور خون کی پروا نہ کرے۔

2) دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ خاتون کو استحاضہ سے قبل اپنے حیض کی مدت کا علم ہی نہ ہو۔ وہ یوں کہ اسے پہلی مرتبہ خون کی آمد ہوئی ہو اور اسی مرحلہ میں حیض اور ساتھ ہی استحاضہ شروع ہو جائیں۔ ایسی خاتون حیض اور استحاضہ کے خون میں تمیز کرنے کی کوشش کرے۔ حیض کا خون سیاہی مائل، گاڑھا اور بدبودار ہوتا

Marfat.com

ہے۔ جب تک خون اس قسم کا ہو تب تک حیض اور اس کے بعد استحاضہ شمار ہو گا اور دونوں کے احکام الگ الگ ہوں گے۔

مثال: کسی عورت کو پہلی مرتبہ خون جاری ہوا۔ پہلے دس دن تک خون سیاہی مائل اور بعد ازاں سرخی مائل ہو۔ یا پہلے دس دن تک خون گاڑھا اور باقی دنوں میں پتلا ہو یا پہلے دس دن تک خون بودار اور بعد ازاں بو کے بغیر ہو تو پہلی صورت میں جب تک خون سیاہی مائل ہو، دوسری صورت میں جب تک خون گاڑھا ہو اور تیسری صورت میں جب تک خون بودار ہو تو وہ حیض کا خون شمار ہو گا اور باقی ایام استحاضہ کے شمار ہوں گے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ سے فرمایا تھا کہ ''حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے اس کی پہچان ہو جاتی ہے۔ جب خون ایسا ہو تو تم نماز ادا کرنے سے باز رہو اور جب دوسری قسم کا خون ہو تو (ہر نماز کے وقت) وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو، وہ ایک رگ کا خون ہوتا ہے۔''

اس حدیث کا متن اور سند اگرچہ محل نظر ہے تاہم اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ عورتوں کی عمومی عادت رکھنے کی نسبت یہ زیادہ بہتر صورت ہے۔

3) تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ عورت کو استحاضہ سے قبل اپنے حیض کی مدت معلوم ہی نہ ہو اور نہ حیض اور استحاضہ کے خون میں امتیاز ہی کیا جا سکتا ہو۔ بایں صورت کہ اسے پہلی ہی مرتبہ خون کی آمد ہوئی ہو اور اسے ایک ہی طرح کا خون آتا ہو یا کبھی کسی قسم کا اور کبھی کسی قسم کا خون آتا ہو اور اسے حیض کا خون نہ کہا جا سکتا ہو تو ایسی خاتون عام عورتوں کے معمول اور عادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر ماہ خون جاری ہونے کے ابتدائی چھ سات دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ پر محمول کر لے۔

مستحاضہ کے مشابہ عورت کے احوال

بسا اوقات عورتوں کو کوئی ایسا سبب پیش آ جاتا ہے جس کی وجہ سے انہیں خون آنے لگتا ہے یہ سبب رحم یا اس کے قریب اپریشن وغیرہ ہو سکتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

1۔ کسی نے آپریشن کے ذریعے رحم کو مکمل طور پر نکال دیا ہو یا اسے اس طرح سے

Marfat.com

بند کر دیا ہو کہ اس کے بعد اسے نہ تو حیض آئے اور نہ خون جاری ہو۔ ایسی عورت کو خون آنا شروع ہو جائے تو اس پر مستحاضہ کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اس کا حکم اس عورت کا سا ہے جسے زرد، یا مٹیالا سا پانی (کچا خون) آتا ہے، یا طہارت کے بعد اسے رطوبت محسوس ہو تو ایسی عورت نماز روزہ نہیں چھوڑ سکتی۔ نیز اس سے اس دوران مجامعت ممنوع نہیں اور نہ ایسا خون آنے پر غسل واجب ہوتا ہے۔

تاہم اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کے وقت استنجا کر لے اور شرم گاہ پر کوئی کپڑا وغیرہ رکھ لے تا کہ خون جذب ہوتا رہے، پھر نماز کے لیے وضو کرے۔ اگر پنجگانہ نمازوں میں سے کوئی نماز ادا کرنی ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے بعد وضو کرے اور اگر عام نوافل ادا کرنا چاہتی ہو تو نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کرے۔

2۔ ایسی صورت ہو کہ آپریشن کے بعد حیض آنا مکمل طور پر بند نہ ہو بلکہ حیض کا آنا ممکن ہو تو ایسی عورت پر مستحاضہ کے احکام نافذ ہوں گے، جیسا کہ فاطمہ بنت ابی جیشؓ سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ "یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کرو"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استحاضہ کے احکام اس عورت کے لیے ہوتے ہیں جسے حیض آنا ممکن ہے اور جسے حیض آنا ممکن نہ ہو اسے جاری ہونے والا خون بہر حال رگ ہی کا خون ہے۔

استحاضہ کے احکام و مسائل

گزشتہ تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ خون کب حیض کا ہوتا ہے اور کب استحاضہ کا۔ جب حیض کا خون ہو تو حیض کے احکام اور جب استحاضہ کا ہو تو استحاضہ کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔ حیض کے احکام و مسائل قبل ازیں بیان ہو چکے ہیں۔ استحاضہ کے احکام، طہر والے ہی ہوتے ہیں۔ البتہ مندرجہ ذیل صرف تین احکام مختلف ہیں:

1۔ مستحاضہ کو نماز کے لیے نیا وضو کرنا واجب ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت

Marfat.com

ابی جیشؓ سے فرمایا تھا کہ ''تم ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو۔''

اس کا معنی یہ ہے کہ ایسی عورت پنجگانہ فرض نمازوں میں سے کوئی نماز ادا کرنے کے لئے اس کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرے اور اگر کوئی نفل نماز ادا کرنا چاہے تو جب نماز ادا کرنے کا ارادہ ہو تو اس وقت وضو کرے۔

2۔ اسی طرح مستحاضہ جب وضو کرنے کا ارادہ کرے تو خون کے اثر کو دھو کر شرم گاہ پر روئی رکھ کر اوپر کپڑا باندھ لے تاکہ خون رک جائے، جیسا کہ نبی ﷺ نے حمنہ بنت جحشؓ سے فرمایا تھا: ''میں تمہارے لیے بیان کرتا ہوں کہ تم روئی رکھ لیا کرو یہ خون کو روک لے گی۔'' اس نے عرض کیا کہ خون اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کوئی کپڑا رکھ لیا کرو۔'' اس نے عرض کیا کہ خون اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم اس پر لگام کی طرح کس کر کپڑا باندھ لیا کرو۔''

اس کے باوجود اگر خون جاری رہے تو کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے فاطمہ بنت ابی جیش ﷺ سے فرمایا تھا: ''تم ایامِ حیض میں نماز ادا کرنے سے رکی رہو بعد ازاں غسل کر لیا کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ خواہ خون چٹائی پر ہی گرتا رہے۔''

3۔ مستحاضہ سے مجامعت کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ تاہم صحیح مؤقف یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔ کیوں کہ عہدِ رسالت میں دس یا اس سے بھی زائد خواتین استحاضہ کے عارضے میں مبتلا ہوئیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کے شوہروں کو ان کے ساتھ مجامعت سے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ ارشادِ الٰہی:

ترجمہ: ''تم ایامِ حیض میں اپنی ازواج سے الگ (دور) رہو۔''

میں یہ دلیل ہے کہ حیض کے علاوہ باقی کسی بھی حالت میں ان سے دور رہنا ضروری نہیں۔

نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ جب استحاضہ کے دوران نماز ادا کرنا جائز ہے تو مجامعت کا

Marfat.com

معاملہ تو اس سے بھی کم تر ہے۔اس بارے میں استحاضہ کو حیض پر قیاس کرنا درست نہیں کیوں کہ جوحضرات حیض کی طرح استحاضہ کے دوران بھی مجامعت کی حرمت کی قائل ہیں وہ بھی ان دونوں کو ہر لحاظ سے برابر نہیں سمجھتے تو استحاضہ کے دوران مجامعت کو حیض کے دوران مجامعت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

نفاس اور اس کے مسائل

نفاس: کسی خاتون کے ہاں بچے کی ولادت کے سبب ولادت کے ساتھ یا بعد یا اس سے دو تین دن قبل دردِ زہ کے ساتھ جاری ہونے والے خون کو ''نفاس'' کہتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا قول ہے: جب عورت کو دردِ زہ شروع ہو اور اس دوران اسے خون جاری ہو وہ نفاس کہلاتا ہے۔انہوں نے اسے ولادت سے دو یا تین دن پہلے کے ساتھ مقید نہیں کیا، ان کی مراد ایسا درد ہے جس کے بعد بچے کی ولادت ہو، اگر ولادت نہ ہو تو وہ ''نفاس'' نہیں۔

نفاس کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔

شیخ تقی الدینؒ اپنے رسالہ "الاسماء التی علق الشارع الاحکام بھا" کے صفحہ 37 پر رقم طراز ہیں:

''نفاس کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں، مثلاً اگر کسی عورت کو چالیس، ساٹھ یا ستر دن تک خون آئے اور اس کے بعد منقطع ہو جائے تو وہ نفاس ہوگا اور اگر خون مسلسل آتا رہے تو وہ بیماری ہے۔ایسی صورت میں نفاس کی حد چالیس دن ہے۔کیوں کہ آثار کے بیان کے مطابق بالعموم نفاس زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں اگر عورت کو چالیس دن سے زیادہ مدت تک خون آئے اور قبل ازیں اس کی عادت تھی کہ اسے نفاس کا خون چالیس دن کے بعد رکتا تھا یا اس میں خون کے رکنے کے آثار ظاہر ہوں تو وہ خون کے منقطع ہونے کا انتظار کرے۔ورنہ چالیس ایام پورے ہونے پر غسل کر لے، کیوں کہ بالعموم خواتین کے نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہوتی ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ اس کے ایامِ حیض کے برابر آجائے تو وہ ایامِ حیض کے گزرنے

Marfat.com

بھی انتظار کرے اور اگر اس کے بعد خون منقطع ہو تو ممکن ہے یہ اس کی عادت کے مطابق ہو۔ اور اگر ایام حیض کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے تو اسے استحاضہ کا عارضہ ہے وہ مستحاضہ کے مذکورہ احکام کے مطابق عمل کرے اور جب اس کا خون رک جائے تو وہ پاک شمار ہو گی خواہ یہ چالیس دن سے پہلے ہی رک جائے۔

وہ غسل کر کے صوم وصلوٰۃ کا سلسلہ شروع کر دے اور اس کا شوہر اس سے مجامعت کر سکتا ہے اور اگر خون ایک دن سے بھی کم مدت کے لئے آیا ہو تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

نفاس کے احکام اس صورت میں ثابت ہوں گے جب وہ ایسے بچے کو جنم دے جس پر خلقت انسانی کے آثار ظاہر ہوں اور اگر وہ کسی ایسے بچے کو جنم دے جس پر انسانی خلقت کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں اور وہ بہت ہی چھوٹا (لوتھڑا) ہو تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کا نہیں، بلکہ ایک رگ کا خون ہے، ایسی عورت پر مستحاضہ کے احکام جاری ہوں گے۔ مؤنث کے رحم میں انسانی خلقت کے آثار ابتدائے حمل سے اسی (۸۰) تا نوے (۹۰) دنوں کے درمیان ظاہر ہوتے ہیں۔

المجد ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ''جو عورت اتنے دنوں میں سے پہلے درد اور خون دیکھے تو اس کی پروا نہ کرے اور اگر اسی (۸۰) نوے (۹۰) دنوں کے بعد یہ صورت پیش آئے تو وہ خون آنے پر صوم وصلوٰۃ سے باز رہے۔ اگر وضع حمل کے بعد پتا چلے کہ وہ خون نفاس کا نہیں تھا تو وہ اتنے دنوں کی نماز اور روزوں کی قضا دے اور اگر معاملہ واضح نہ ہو تو صوم وصلوٰۃ کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔''

نفاس کے احکام ومسائل

نفاس کے تمام احکام ومسائل حیض کے احکام ومسائل ہی کی طرح ہیں۔ البتہ مندرجہ ذیل چند احکام مختلف ہیں۔

اوّل: عدت کا اعتبار طلاق کے ساتھ ہے نہ کہ نفاس کے ساتھ، کیوں کہ اگر وضع حمل سے قبل طلاق دی گئی ہو تو محض وضع حمل سے ہی عدت ختم ہو جاتی ہے نفاس کا منقطع ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر وضع حمل کے بعد طلاق دی گئی ہو تو عورت حیض کے آنے کا انتظار کرے گی۔

Marfat.com

دوم، مدت ایلاء

ایلاء کی مدت میں سے مدتِ حیض کو منہا کیا جائے گا، البتہ مدتِ نفاس اس میں سے منہا نہیں کی جائے گی۔

ایلاء

مرد اس بات کا حلف اٹھائے کہ وہ اپنی بیوی سے عمر بھر یا چار ماہ سے زیادہ عرصے تک علیحدہ رہے گا مجامعت نہیں کرے گا۔ مرد کے اس عمل کو ''ایلاء'' کہا جاتا ہے۔
جب مرد اس قسم کا حلف اٹھائے اور بیوی کی طرف سے مجامعت کا تقاضا ظاہر ہو تو وہ اپنے حلف اٹھانے کے دن سے چار ماہ شروع کرے، اس مدت کے پورا ہونے کے بعد وہ بیوی کا تقاضا پورا کرنے کا پابند ہوگا، ورنہ بیوی کا مطالبہ ہو تو اسے طلاق دے۔
یہ مدت اگر نفاس کی حالت میں گزر جائے تو ان دنوں کو مدتِ ایلاء میں شمار نہ کیا جائے گا۔ اور اس مدتِ نفاس کو چار ماہ میں مزید شامل اور شمار کیا جائے گا۔

سوم، بلوغت

بلوغت کا تعلق بھی حیض سے ہے نفاس سے نہیں، کیوں کہ عورت جب تک بالغ نہ ہو حاملہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا بدیہی طور پر حیض، حمل اور نفاس سے پہلے ہی آتا ہے۔

چہارم

حیض کا خون جب ایک بار رک جائے اور معمول کے دنوں میں دوبارہ جاری ہو جائے تو وہ یقیناً حیض ہی شمار ہوگا۔ مثلاً کسی کو آٹھ دن کے حیض کا معمول ہو، اسے چار دن کے دن کے بعد خون منقطع ہو جائے، پھر دو دن بعد یعنی ساتویں اور آٹھویں دن پھر جاری ہو جائے تو یہ خون بھی حیض کا ہی شمار ہوگا، اور اس پر حیض کے احکام نافذ ہوں گے۔ اس کے برعکس نفاس کا خون اگر چالیس دنوں سے پہلے رک جائے پھر چالیس دنوں کے اندر اندر دوبارہ جاری ہو جائے تو وہ مشکوک ہے۔ ایسی عورت پر لازم ہے کہ وہ فرض صوم وصلوٰۃ بجا لائے، واجب امور کے علاوہ باقی امور اس پر اسی طرح حرام ہوں گے، جیسے حائضہ کے لئے

Marfat.com

حرام ہوتے ہیں۔ حائضہ کو حیض کے بعد جن امور کی قضا دینا لازم ہوتی ہے اور اس نے اس خون کے دوران ان امور کو سرانجام دیا تو خون کی بندش کے بعد وہ ان امور کو قضا کرے گی یعنی سرانجام دے گی، حنبلی فقہاء کے ہاں یہی مشہور قول ہے۔

صحیح بات یہی ہے کہ جب خون ایسے دنوں میں دوبارہ جاری ہو جائے کہ وہ نفاس کا خون ہو سکتا ہے تو وہ نفاس ہی شمار ہوگا ورنہ وہ حیض تصور کیا جائے گا اور اگر وہ مدت ایامِ حیض سے بھی تجاوز کر جائے تو استحاضہ ہوگا۔

ابن قدامہؒ نے المغنی (349/1) میں امام مالکؒ کا جو قول نقل کیا ہے یہ اس کے قریب تر ہے۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ عورت کو نفاس کے دنوں میں آنے والا خون رک جانے کے دو تین دن بعد دوبارہ خون جاری ہو جائے تو وہ نفاس کا ہے اور اگر مدتِ نفاس (جو کہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتی ہے) گزر چکی ہو تو وہ خون حیض کا ہوگا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے اختیار کردہ قول کا بھی یہی تقاضا ہے۔ درحقیقت خونوں میں سے کوئی خون مشکوک نہیں، البتہ شک ایک نسبی امر ہے۔ جس کے بارے میں لوگوں کے علم وفہم مختلف ہونے کی وجہ سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ کتاب وسنت میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی بھی انسان پر یہ لازم نہیں کیا کہ وہ روزے دو دفعہ رکھے یا دو دفعہ طواف کرے، البتہ اگر پہلی ادائیگی میں کوئی ایسا خلل پیش آ گیا ہو جس کی تلافی یا تدارک کی کوئی صورت نہ ہو تو قضا دی جائے۔ ورنہ ایک دفعہ ادائیگی سے انسان کی طرف سے وہ عمل ادا ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر مکلف نہیں کرتا۔''

(البقرۃ:286/2)

نیز فرمایا

ترجمہ ''تم اپنی استطاعت بھر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔'' (التغابن:16/64)

Marfat.com

پنجم

حیض اور نفاس میں پانچواں فرق یہ ہے کہ حیض کا خون عورت کے سابقہ معمول اور عادت سے پہلے رک جائے تو خاوند کے لئے بیوی سے مجامعت بلا کراہت جائز ہے۔ جب کہ نفاس کا خون اگر چالیس دن سے پہلے رک جائے تو حنبلی مذہب کے مشہور قول کے مطابق اس کے خاوند کے لئے اس سے مجامعت کرنا مکروہ ہے، جب کہ درست مؤقف یہ ہے کہ خون کی بندش کے بعد اس سے مجامعت کرنا مکروہ نہیں، جمہور اہل علم کا یہی قول ہے۔ کیوں کہ کراہت ایک شرعی حکم ہے، اس کے لئے شرعی دلیل ہونی چاہئے۔ جب کہ صورتِ مذکورہ میں کراہت جماع کی کوئی دلیل نہیں۔

باقی رہا امام احمدؒ کا یہ نقل کرنا کہ عثمان بن ابی العاصؓ کی اہلیہ چالیس (40) دن گزرنے سے قبل ان کے قریب آئی تو انہوں نے کہا کہ تم میرے قریب ابھی نہ آؤ، اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ انہوں نے بر سبیل احتیاط ایسا کہا ہو اور انہیں اندیشہ ہو کہ شاید وہ ابھی نفاس سے مکمل طور پر پاک نہیں ہوئی، یا انہیں اندیشہ ہو کہ اس عمل کے نتیجہ میں خون جاری نہ ہو جائے، یا ان کے علاوہ بھی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم

حیض روکنے، جاری کرنے والی اور مانع یا اسقاطِ حمل ادویہ کا استعمال

مانع حیض ادویہ کا استعمال دو شرطوں کے ساتھ مشروط ہے۔

ان کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر ان کے استعمال کے نتیجہ میں ضرر کا اندیشہ ہو تو ایسی دویات کا استعمال جائز نہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔'' (البقرۃ:195/2)

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔'' (النساء:29/4)

اور اگر اس بات کا تعلق شوہر سے ہو تو اس سلسلہ میں اس کی اجازت بھی ہو مثلاً وہ

Marfat.com

خاوند کی طرف سے طلاق کی وجہ سے عدت گزار رہی ہو اور اس کا نان ونفقہ شوہر کے ذمے ہو اور وہ مانع حیض ادویہ اس لئے استعمال کرے کہ اس کی عدت کی مدت طویل ہو جائے اور شوہر کے ذمہ نان ونفقہ زیادہ ہو جائے۔ایسی صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر مانع حیض ادویہ کا استعمال جائز نہیں۔

اسی طرح اگر یہ بات ثابت ہو کر عدمِ حیض کی کیفیت حمل سے مانع ہوتی ہے تو بھی شوہر کی اجازت کے بغیر ایسی ادویات کا استعمال جائز نہیں۔ایسی ادویات کا جواز ثابت ہو بھی تو زیادہ بہتر یہی ہے کہ ایسی چیزیں استعمال نہ کی جائیں،تاہم کسی ضرورت کے تحت یہ استعمال کی جا سکتی ہے کیوں کہ اپنے مزاج کو فطری کیفیت پر بحال رکھنا ہی صحت وسلامتی اور اعتدال کے زیادہ قریب ہے۔

مدر طمث یعنی حیض جاری کرنے والی ادویہ کا استعمال

اگر چہ جائز ہے تاہم یہ بھی دو شرطوں سے مشروط ہے:

1) ایسی دوا کے استعمال کو کسی فریضہ سے جان چھڑانے کے لئے حیلہ نہ بنایا جائے، مثلاً وہ رمضان کے قریب ایسی دوا استعمال کرے تا کہ روزے نہ رکھنے پڑیں یا نمازیں نہ پڑھنی پڑھیں۔

2) دوسری شرط یہ ہے کہ یہ کام شوہر کی اجازت سے ہو،کیوں کہ جریانِ حیض شوہر کو بیوی سے مکمل طور پر استمتاع سے مانع ہوتا ہے۔اسے اس کے حق سے روکنے والی چیز کا استعمال اس کے اذن کے بغیر جائز نہیں اور اگر بیوی مطلقہ ہو تو خاوند کے حقِ رجوع کی صورت میں ادویہ کے ذریعے حیض کو جاری کرنے سے خاوند کے حقِ رجوع کو قبل از وقت ختم کر دیا جاتا ہے۔

مانع حمل ادویہ کا استعمال

مانع حمل اشیاء کے استعمال کی دو صورتیں ہیں:

☆ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اسے مستقل طور پر روک دیا جائے، یہ جائز نہیں۔ اس طرح نسل انسانی کم ہو جائے گی جو کہ شارع اور شریعت کی منشاء کے خلاف

Marfat.com

ہے، کیوں کہ شریعت اور شارع کا منشا ملت اسلامیہ کو بڑھانا ہے، نیز عین ممکن ہے کہ عورت کی موجودہ اولاد فوت ہو جائے اور وہ بے اولاد رہ جائے۔

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ حمل کو عارضی طور پر روک دیا جائے، مثلاً کسی عورت کو کثرت سے حمل ہو جاتا ہو اور اس سے ضعف و نقاہت محسوس کرتی ہو، اور وہ چاہتی ہو کہ مثلاً اسے دو سال بعد حمل ہو تو اس قسم کے مقصد کے لئے مانع حمل دوا کا استعمال جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کا شوہر اسے اس کی اجازت دے اور ایسی دوا کے استعمال سے اسے کوئی ضرر نہ ہوتا ہو۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ دورِ نبوت میں اپنی ازواج سے عزل کیا کرتے تھے تا کہ ان کی بیویوں کو حمل نہ ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں اس عمل سے نہیں روکا تھا۔ عزل کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شوہر مجامعت کے بعد انزال کے وقت بیوی سے علیحدہ ہو جائے۔

اسقاطِ حمل کے لئے دواؤں کے استعمال کی صورتیں

1۔ یہ کہ اس سے جنین یعنی رحم مادر میں پرورش پانے والے بچے کو ضائع کرنا اور مارنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر جنین میں روح پھونکی جا چکی ہو تو اسے مارنا بلاشبہ حرام ہے، کیوں کہ یہ ایک قابل احترام جان کو ناحق قتل کرنے کے مترادف ہے۔ ایسے شخص اور ایسی جان کو قتل کرنا کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اجماع کی رو سے قطعاً حرام ہے۔

اور اگر جنین میں ابھی روح نہ ڈالی گئی ہو تو اس کو مارنے کے بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ بعض اسے جائز اور بعض ناجائز کہتے ہیں اور بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ جب تک خون جمانہ ہو یعنی اس پر ابھی چالیس دن نہ گزرے ہوں تو اسے ضائع کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ بعض نے کہا ہے کہ جب تک اس میں خلقتِ انسانی کے آثار واضح نہ ہوں اسے ضائع کیا جا سکتا ہے۔

احتیاط کا تقاضا ہے کہ حمل (جنین) کسی بھی حالت میں ہو اسے ضائع کرنے سے گریز ہی کیا جائے۔ ہاں البتہ اگر کوئی اشد ضرورت پیش آجائے تو الگ بات ہے، مثلاً ماں

Marfat.com

(حاملہ خاتون) اس قدر مریضہ ہو جائے کہ وہ حمل کی مشقت برداشت کرنے کی سکت ہی نہ رکھتی ہو تو حمل کو ضائع کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس پر اتنا وقت گزر جائے کہ اس میں خلقت انسانی کے آثار نمایاں ہونا ممکن ہوں تو اسقاط کرنا منع ہے۔ واللہ اعلم۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسقاطِ حمل سے جنین یعنی بچے کو ضائع کرنا مقصود نہ ہو، مثلاً مدتِ حمل کی تکمیل اور وضع حمل کے قریب اسقاط جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے ماں یا بچے کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نیز اسے آپریشن کی بھی حاجت نہ ہو اور اگر آپریشن کی ضرورت ہو تو اس کے چار احوال (چار صورتیں) ہو سکتی ہیں۔

i) ایک صورت یہ ہے کہ ماں اور بچہ دونوں زندہ ہوں تو کسی اشد مجبوری اور ضرورت کی صورت میں آپریشن کرایا جاسکتا ہے، مثلاً وضع حمل میں رکاوٹ پیش آ رہی ہو تو آپریشن کرایا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ یہ جسم انسان کے پاس امانت ہے، اسے محض کسی اندیشہ کے خوف سے ضائع نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بڑی مصلحت درپیش ہو تو بات الگ ہے۔ بسا اوقات یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپریشن سے کچھ ضرر نہ ہوگا۔ لیکن عملاً ضرر پیش آ جائے۔

ii) دوسری صورت یہ ہے کہ ماں اور اس کا بچہ دونوں ہی فوت ہو چکے ہوں تو ایسی صورت میں بچے کو نکالنے کے لئے آپریشن کرنا جائز نہیں۔ کیوں کہ ایسی صورت میں آپریشن بے فائدہ ہے۔

iii) تیسری صورت یہ ہے کہ ماں زندہ ہو اور اس کا حمل (جنین) فوت ہو گیا ہو تو اسے نکالنے کے لئے آپریشن کرنا جائز ہے اور اگر آپریشن کرنے سے ماں کو ضرر (نقصان) پہنچنے کا اندیشہ ہو تو آپریشن نہ کیا جائے۔ بظاہر یہ معلوم ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں فوت ہو جائے تو اسے آپریشن کے بغیر نہیں نکالا جاسکتا، اور ایسے بچے کا ماں کے پیٹ میں باقی رہنا آئندہ کے لئے استقرارِ حمل میں رکاوٹ بنتا ہے، اور اس کی پیٹ میں موجودگی ماں کے لئے مشقت کا سبب رہتی ہے۔

iv) چوتھی صورت یہ ہے کہ ماں فوت ہو گئی اور حمل (جنین) ابھی زندہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر بچے کے زندہ رہنے کی اُمید نہ ہو تو آپریشن کرنا جائز نہیں۔

Marfat.com

اور اگر بچے کے زندہ بچ رہنے کی امید ہو اور بچے کا کچھ حصہ بدن باہر آچکا ہو تو بچے کو زندہ رکھنے اور باہر نکالنے کے لئے ماں کے پیٹ کو چاک کیا جاسکتا ہے اور اگر بچے کا جسم باہر نہ آیا ہو تو حنبلی فقہاء کا قول ہے کہ ایسی صورت میں بچے کو نکالنے کے لئے ماں کے پیٹ کو چاک نہ کیا جائے، کیوں کہ یہ ایک قسم کا مُثلہ ہے۔ (میت کے جسم کو چیرنا پھاڑنا "مُثلہ" کہلاتا ہے۔ شریعت میں مُثلہ سے منع کیا گیا ہے)۔

جب کہ صحیح مؤقف یہ ہے کہ اگر آپریشن کیے بغیر بچے کو نکالنا ممکن نہ ہو تو ماں کا پیٹ چاک کیا جاسکتا ہے۔ ابن ہبیرہ فقیہ نے اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے اور الانصاف (ج:2،ص:556) میں لکھا ہے کہ یہی موقف بہتر ہے۔

اس لئے دورِ حاضر میں آپریشن کا عمل مثلہ نہیں۔ کیوں کہ آج کل آپریشن کے بعد پیٹ کو سی دیا جاتا ہے، نیز زندہ آدمی کا احترام فوت شدہ سے بڑھ کر ہے، نیز معصوم جان کو ہلاکت سے بچانا واجب ہے۔ جنین (ماں کے پیٹ میں بچہ) بھی معصوم انسان ہی ہوتا ہے اور اسے موت سے (ممکن حد تک) بچانا واجب ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ

مذکورہ بالا جن صورتوں میں اسقاطِ حمل جائز ہے، ان تمام صورتوں میں حمل کے اصل مالک یعنی شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

نوٹ

ان تمام صورتوں میں بنیادی مسائل اور ضوابط بیان کردیئے گئے ورنہ ان کی جزئیات اور مزید ضمنی مسائل اور خواتین کو پیش آنے والی صورتیں اس قدر ہیں کہ ان کی کوئی حد ہی نہیں۔

صاحب بصیرت آدمی ان ضمنی مسائل کو اصل مسائل پر اور جزئیات کو کلیات و ضوابط پر پیش کر کے اور پیش آمدہ صورتوں کو ان جیسی دیگر صورتوں پر قیاس کر کے مسائل حل کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لغزشوں سے بچائے۔ (آمین)

Marfat.com

مومن کی صفت حیا ہے

حقیقی مسلمان شرم وحیا سے متصف ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ اختیار کرتا ہے جو کہ حیا کا اعلیٰ نمونہ تھے جلیل القدر صحابی ابو سعید خدریؓ کے اس قول سے اس کی شہادت ملتی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ میں پردہ نشین لڑکیوں سے زیادہ حیا تھی۔ جب آپ ﷺ کوئی بات ناپسند کرتے تھے تو ہمیں آپ ﷺ کے چہرے سے آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا اندازہ ہو جاتا تھا"۔

حیا (جیسا کہ علماء نے تعریف کی ہے) ایک اچھی اور پاکیزہ خصلت ہے، جو ہمیشہ بری چیزوں کے ترک پر اکساتی ہے اور حقداروں کا حق ادا کرنے میں کوتاہی سے باز رکھتی ہے۔ اس لیے متعدد احادیث شریفہ میں نبی کریم ﷺ نے اس کی تعریف کی ہے اور اسے حیا کرنے والے اور جس معاشرہ میں وہ رہتا ہے دونوں کے لیے خیر گردانا ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ

ترجمہ: "حیا سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی"۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

ترجمہ: "حیاء سراسر خیر ہے"۔

سچا اور متقی مسلمان باحیا، مہذب، خوش خلق، نرم طبیعت اور ذکی الحس ہوتا ہے۔ اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوتا جس سے لوگوں کو اذیت ہو اور نہ وہ کسی حق دار کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے۔ کیونکہ حیا کی خصلت اس کو ان تمام کاموں سے روکتی ہے اور ان میں ملوث ہونے سے باز رکھتی ہے۔

............☆☆............

Marfat.com

وضوانسانی تندرستی کا عظیم راز

حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کیا بات ہے کہ بغیر مسواک کیے مرے پاس چلے آتے ہو۔ مسواک کیا کرو اور مسواک کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کی نماز سے افضل قرار دی گئی ہے۔ پس صاف ستھرے آدمی کو خود بھی راحت رہتی ہے اور اس کا مرتبہ بھی بڑھتا ہے۔

اہل عقل فرماتے ہیں کہ جس نے کپڑے صاف ستھرے پہننے کی عادت رکھی اس کی فکر میں انتشار کم ہوگا۔

حکماء فرماتے ہیں کہ جو ناخن بڑے رکھنے کا عادی رہا اس کے ہاتھ چھوٹے رہیں گے مراد تنگ دست ہو جائیگا۔

وضو اور صحت

نماز اور وضو کا ایک ایک حصہ انسان کی صحت کیلئے بہت معاون ہے۔ وضو کرتے وقت بھنوؤں میں جو نمی رہ جاتی ہے وہ آنکھ کے اندر رطوبت زجاجیہ کو کم یا ختم نہیں ہونے دیتی۔ رطوبت زجاجیہ کے کم یا ختم ہونے سے انسان بصارت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ماہرین امراضِ چشم کہتے ہیں موتیابند کا علاج یہ ہے کہ صبح سویرے آنکھوں میں پانی کے چھینٹے مارے جائیں یہ چیز نماز تہجد اور نماز فجر کے لیے وضو کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

نماز کی کنجی (وضو) کے طبی فوائد

حکماء لکھتے ہیں کہ دل وجگر کے خون کے تصفیہ کے لیے ہاتھوں کا دھونا بہت مفید ہے۔ حاذق اطباء کا کہنا ہے کہ ہاتھوں کی وہ تمام رگیں جو بالواسطہ اور بلا واسطہ دل اور جگر

Marfat.com

تک پہنچتی ہیں وہ کچھ تو ہاتھ کی انگلیوں سے اور کچھ ہتھیلی سے اور کچھ کہنیوں سے شروع ہوتی ہیں۔ شریعت میں اسی وجہ سے کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ تمام رگیں دھونے میں داخل ہو جائیں اور یہ پانی رگوں کے ذریعہ دل وجگر کی تقویت کا باعث بنے۔ چہرے کے دھونے میں ناک صاف کرنا اور کلی کرنا شامل ہے۔ ہر مذہب وملت کے لوگ ناک کی بلغمی رطوبت کو رفع کرنا پسندیدہ نظر سے دیکھتے ہیں اگر ناک کو اندر سے صاف نہ کیا جائے تو ناک کے منجمد بلغم سے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے جو بسا اوقات باعث ہلاکت ہو جاتا ہے وضو میں پانچ وقت بار بار ناک صاف کی جاتی ہے۔ وہ رگیں جو پاؤں سے دماغ تک پہنچتی ہیں وہ کچھ پاؤں کی انگلیوں سے اور کچھ گھٹنوں سے شروع ہوتی ہیں۔ ان سب پر وضو کا پانی بہایا جاتا ہے جس سے دماغ کے بخارات رو بہ بجھ جاتے ہیں اور قلب و دماغ کو سرور اور نشاط کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اس لیے وضو میں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا مقرر ہوا۔

دل اور نسوں کی صحت کا بہترین علاج

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے ہر عضو کو زندگی بخشی ہے اور تروتازہ رکھنے کے لیے گردش خون کا نظام جسم میں قائم کر رکھا ہے۔ اس نظام کے تحت خون دل سے نکلتا ہے شریانوں کے ذریعے چھوٹی چھوٹی نسوں سے ہوتا ہوا جسم کے سب سے دور اور آخری خلیے تک پہنچتا ہے اور ایک ایک سالمہ (مالیکیول) کو زندگی فراہم کرتا ہے۔ اور ایک بڑے پر حکمت انداز میں پورے جسم میں دوڑتا پھرتا ہے خون کے پُر حکمت انداز میں پورے جسم میں رواں دواں رہنے سے جسم میں ایک حرارت کا نظام وجود میں آتا ہے جو جسم کے حصوں کو جمنے سے محفوظ رکھتا ہے لیکن کسی وجہ سے اسی دوران خون میں کسی قسم کا کوئی عارضی نقص کبھی پیدا ہو جائے اور جس کے قائم رہنے سے بعد میں کوئی بڑی خرابی رونما ہو تو اس سے پہلے ہی وضو کی عادت اس نقص کو دور کر دے گی۔

اب آیئے قرآن کی اس آیت کی روشنی میں وضو کی اہمیت کو سمجھیں آیت شریفہ میں کہا جا رہا ہے کہ ”اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو دھلوا اپنے چہرے اور اپنے بازو کہنیوں تک اور مسح کروا اپنے سروں کا اور دھلوا اپنے پاؤں ٹخنوں تک“ اس آیت میں صحت

Marfat.com

کے مطابق بہت ہی پر حکمت اصول بیان کیا جارہا ہے جو علم سائنس کی برانچ علمِ حیاتیات سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ بات ہر شخص کے علم میں ہے خون کی گردش کا نظام جسم میں دوطرفہ ہے یعنی دل سے خون نکل کر شریانوں سے ہوتا ہوا بال سے باریک نسوں سے گزرتا ہوا جسم کے ایک ایک خلئے تک پہنچتا ہے اور پھر جسم سے استعمال شدہ خون دوسری نسوں اور شریانوں سے واپس ہوتا ہوا دل میں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اگر اسی دوطرفہ دوران خون کے نظام میں کسی بھی وجہ سے کوئی رکاوٹ پیدا ہونے لگے تو اس کا اثر جسم کے خلیوں پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں مختلف خرابیاں نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دراصل دل سے نکلنے والی شریانیں جوں جوں بدن میں پھیلتی جاتی ہیں باریک سے باریک تر ہوتی چلی جاتی ہیں اور اگر ان ہی نسوں میں سختی آنے لگے اور لچک میں کمی پیدا ہونے لگے تو دل پر ایک دباؤ سا پیدا ہونے لگتا ہے جس کو عملِ حیاتیات کی زبان میں نسوں و شریانوں کا سخت ہونا کہا جاتا ہے یہ خرابی ہماری زندگی کی بے قاعدگی اور نشیب و فراز کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو خون کی نالیوں کے سخت غیر لچک دار اور سکڑنے کے عمل کا باعث بنتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے انسان تیزی کے ساتھ بڑھاپے کی طرف جانے لگتا ہے۔

خون کی نالیوں کا سخت و غیر لچک دار ہونا اور سکڑاؤ کا پیدا ہونا کوئی اچانک عمل نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہوتا ہے۔ نالیوں کی اس خرابی کا اثر سب سے پہلے ان نسوں پر رونما ہوتا ہے جو دل سے قدرے دوری پر ہوتی ہے۔ یعنی پاؤں اور ہاتھ کی نسیں اس خرابی کا اثر پہلے اور زیادہ قبول کرتی ہیں۔ اور دماغ جس میں بہت سے باریک باریک ٹشوز (نسیں) پھیلے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ایک بہت ہی حساس درجے کا حامل حصہ ہے جب اس کی نسوں پر زندگی کے مختلف پہلو کے واقعات اثر انداز ہوتے ہیں تو پھر وقت کے ساتھ ساتھ ان میں تیزی آجاتی ہے اگر توجہ شروع ہی میں نہ کی جائے۔ ان اثرات کو دور کرنے کے لیے رب تعالیٰ نے انسان کو ایک بہترین نسخہ وضو عطا کیا ہے جس میں نہ کوئی روپیہ پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ کوئی خاص وقت اور جو جسم کے گردش خون کے نظام کو بہتر

Marfat.com

اور متوازن رکھتا ہے۔اب آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اللہ عزیز الحکیم ہے کس پُر حکمت انداز سے رب تعالیٰ نے وضو کو عبادت کا حصہ بتاتے ہوئے انسان کی فلاح کی خاطر اس آیت شریفہ میں ان جگہوں کے دھونے کا حکم دیا جو جگہیں دل سے فاصلے پر ہیں اور خون ان ہی جگہوں تک پہنچ کر پھر پلٹتا ہے دل کی طرف گویا یہ جگہیں دوران خون کا (Turnuing Point) موڑنے والی جگہ ہیں۔اس لیے دن میں کم سے کم پانچ مرتبہ ان جگہوں کا دھویا جانا ضروری ہے تاکہ دورانِ خون کا نظام ٹھیک انداز میں رواں دواں رہے اور دل پر خون کا ناحق دباؤ نہ بڑھنے پائے۔اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں گویا پانچ وقت وضو کرتے ہیں وہی لوگ تر و تازہ چہرہ رکھتے ہیں۔

اگر جسم میں گردشِ خون کا نظام متوازی رہے تو انسان مختلف بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اس نظام گردشِ خون کو متوازی رکھنے میں دو باتوں کا بڑا دخل ہے۔ایک نظام حرارت اور دوسرا نظام ٹھنڈک (Heating System)اور(Cooling System) کائنات اور اشیائے کائنات ان ہی دو نظاموں پر عمل پیرا ہے۔اسی نقطے کو سمجھنے کے لیے ایک مثال ہے۔جس سے آپ با آسانی بات کی تہ تک پہنچ جائیں گے۔فرض کیجئے آپ کے گھر میں باتھ رومز اور کچن میں پانی پہنچانے کا نظام کچھ اس طرح سے کیا گیا ہے کہ فرش پر ایک بہت بڑی پانی کی ٹینکی رکھی ہوئی ہے اس ٹینکی کے اوپر پانی کی ایک موٹر لگی ہوئی ہے جس سے ایک بڑے قطر کے پائپ سے پانی (جو شریانوں کی سی حیثیت رکھتا ہے) گزر کر چھوٹے قطر کی پائپ برانچز سے ہوتا ہوا باتھ روم اور کچن میں پہنچتا ہے اور اگر بہت ٹھنڈ کی وجہ سے پانی پائپ لائنوں میں جمنے لگے تو پانی کا اوپر چڑھنا مشکل ہو جائے گا۔اور موٹر کے جل جانے کے امکانات بڑھ جائیں گے جب تک پائپ لائنوں کو حرارت نہ پہنچائی جائے پانی کی گردش مشکل ہوگی۔بالکل اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کو دھونے سے رگڑ لگتی ہے اور نسوں کو حرارت پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔جس کی وجہ سے گردش خون متوازی رہتا ہے گردشِ خون کو متوازی رکھنا اس لیے ضروری ہے کہ اس کی گردش سے جسم میں نظامِ حرارت قائم ہوتا ہے۔جو بذات خود بھی گردش خون کے لیے ضروری ہے۔گویا گردشِ خون اور نظام حرارت ایک دوسرے کے لیے کام انجام دیتے ہیں اور اگر جسم میں حرارت بڑھنے لگے جگر کی خرابی سے

Marfat.com

یا کسی اور وجہ سے تو اس کو بھی فوراً ٹھنڈک پہنچا کر کنٹرول کیا جاتا ہے تاکہ ہر نظام کا توازن قائم رہے اور اگر نزلہ زکام ہو جائے تو کسی بھی بیماری کے لگ جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نسوں میں سکڑاؤ پیدا ہو جانے سے سفید خلیہ (Cell) جو جسم میں محافظی نظام قائم کئے ہوئے ہیں وہ بروقت بیرونی بیماری کے جراثیموں سے جنگ کرنے اور نہیں شکست دینے کے لئے پوری طرح پہنچ نہیں پاتے ہیں جو جسم کے اس حفاظتی نظام کو تندرست رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ شریانیں و نسیں سخت اور غیر لچک دار نہ ہونے پائیں جس کے لیے رب تعالیٰ نے وضو کا نسخہ عطا کیا ہے رب تعالیٰ نے نظام حرارت، نظام تحفظ کے علاوہ برقی نظام بھی جسم کو چاق و چوبند رکھنے کے لیے بنایا ہے۔ جس کو سکونی برق کہتے ہیں اس میں لعدم توازن کی وجہ سے وقت سے پہلے چہرے اور ہاتھوں پر جھریاں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ (اُردو نیوز 25 جون 99ء جدہ سعودی عرب)

وضو میں چہرے کا دھونا

طبی اصولوں کے لحاظ سے وضو بڑا اہم ہے اس سے چہرے کی زیریں جلد، غدوددوں پر اثر ہوتا ہے اور ناک اور سانس کی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

چینی عالم آئیوٹیگو کے مطابق چہرہ دھونے کی وجہ سے پیٹ، چھوٹی آنت، سینہ، بڑی آنت، وغیرہ پر مفید اثر ہوتا ہے۔

جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل بیماریوں میں راحت محسوس ہوتی ہے آشوب چشم، چکر، ضعف، دانتوں کی کمزوری، سر درد، ذہنی تھکاوٹ، اسہال، گھبراہٹ وغیرہ۔

چار پانچ مرتبہ منہ دھونا خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔ بلڈ پریشر جیسی خطرناک اور موذی مرض سے بچاتا ہے۔

ناک میں پانی لینا

ماہرین ہائیڈروپیتھی یعنی پانی سے علاج کے ماہرین کے نزدیک ناک میں پانی لینا بصارت کو تیز کرتا ہے اور دائمی نزلہ زکام کے لیے بے حد مفید ہے۔

Marfat.com

دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا

دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک رگڑ کر دھونے سے بڑی آنت، دل، چھوٹی آنت اور دوران خون پر اثر پڑتا ہے۔ جس سے بے شمار بیماریوں سے شفا ہوتی ہے مثال کے طور پر کھانسی، سانس پھولنا، بخار، پھوڑے، پھنسیاں، عام کمزوری، قبض، پیشاب کی زیادتی، بواسیر، چکر، بلڈ پریشر وغیرہ نہ صرف جسمانی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ ذہن کو ناپاک خیالات سے آرام مل جاتا ہے۔

سر کا مسح

سر انسان کے تمام اعضاء میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے تمام اعضاء کے افعال کا تعلق دماغ سے رہتا ہے۔ وضو سے دماغی تحریکات سب سے زیادہ طاقتور ہونے لگتی ہیں۔ سر کے مسح سے گنٹھیا، چکر، زکام، نیند کی کمی وغیرہ کی تکلیف میں کمی ہوتی ہے اور بینائی تیز ہوتی ہے۔ دماغی ٹھنڈک سے سکون ہوتا ہے۔

پاؤں دھونا

پیروں سے پیٹ، مثانہ، گردے، تلی، پتے، اور جگر کا تعلق ہوتا ہے اور پیر کے تلوؤں کا ہتھیلیوں کی طرح تمام اعصاب کا خاص طور پر تمام غدود سے تعلق رہتا ہے جس کی وجہ سے بھوک کی کمی تیز بخار، اسہال، نکسیر، عرق النساء، گھٹھیا، بواسیر، چکر، جنسی کمزوری، قبض، دم پھولنا اور یرقان سے آرام ہوتا ہے اس کے علاوہ گھبراہٹ، پریشانی، اپنے آپ کو اعلیٰ ترین انسان تصور کرنا اور سارے جہاں کو اپنی طرح بنانے کا خبط، تنہائی سے ڈرنا، کوئی بھی مل جائے اس کے سامنے اپنا دکھڑا رونا، ان تمام تکالیف سے نجات مل جاتی ہے۔ (آداب صحت و پاکیزگی)

حدیث مبارکہ ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

موت کے وقت باوضو رہنا شہادت کی موت ہے۔ (کنز العمال)

پاک وصاف (باوضو) سونے والا، روزہ دار، نماز میں قیام کرنے والا (کھڑا رہنے والے) جیسا ہے۔ (کنز العمال)

............☆☆............

Marfat.com

مہندی کے فوائد اور سیاہ خضاب کے نقصانات

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
ترجمہ: ''سفیدی کو تغیر کرو مگر سیاہی سے بچو۔'' (صحیح مسلم شریف)
نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ۔
''آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو خضاب کریں گے، مثل کبوتر کے سینے کے وہ لوگ جنت کی بو نہ پائیں گے۔'' (سنن ابی داؤد)
اور فرمایا: ''جو شخص سیاہ خضاب استعمال کرے گا، وہ قیامت کے روز سیاہ چہرے کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔'' (معجم طبرانی)
سیاہ خضاب کے بارے میں علامہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ ''چونکہ سیاہی جھوٹ اور فریب ہے اس لئے اس کی ممانعت ہے اس کے بر خلاف وسمہ اور مہندی میں کوئی فریب نہیں ہے کہ وہ سیاہی سے جدا رنگ ہوتا ہے اس لیے اس کے استعمال کا حکم فرمایا گیا ہے۔ (زاد المعاد)
''شمائل الرسول'' میں علامہ نبہانیؒ نے لکھا ہے کہ حضور انور ﷺ کی ریش مقدس میں گنتی کے چند بال تھے۔ پس ان کو رنگین بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی ریش مبارک کو مہندی سے سرخ فرمایا کرتے تھے۔

مہندی کے طبی فوائد

بالوں کو مہندی سے رنگین کرنے سے متعلق ڈاکٹر نڈ کرنی نے اپنے ''میریا میڈیکا'' جلد دوم میں لکھا ہے کہ ''اس سے نہ صرف بالوں کی خوبصورتی بڑھتی ہے بالکہ بالوں کی مضبوطی اور متعلقہ جلد کی صحت مندی کی ضمانت ملتی ہے۔

Marfat.com

سیاہ خضاب کے نقصانات

سیاہ خضاب کے بارے میں شریعت مطہرہ نے منع فرمایا ہے اس کے بارے میں جدید ترین تحقیقات پیش خدمت ہیں۔

سیاہ خضاب مرض کینسر کا سبب

امریکہ نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں کی تازہ ترین تحقیق کے بموجب بالوں کو سیاہ بنانے کے لیے استعمال کئے جانے والے خضاب (ہیئر ڈائی) میں ایک جز شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کینسر کا مرض لاحق ہوسکتا ہے۔

آج سے چند برس پہلے کیلی فورنیا یونیورسٹی کے ایک سائنسدان نے ایسے خضاب کے بارے میں جس خدشہ کا اظہار کیا تھا آج امریکی انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق نے اس کی توثیق کردی ہے۔

امریکی جنرل اکاؤنٹنگ آفس کا مطالبہ

مذکورہ تحقیق کے بعد امریکہ کے جنرل اکاؤنٹنگ آفس نے ایسے خضابوں پر بھی کینسر کی وارننگ چسپاں کرنے کا مطالبہ کیا ہے جیسے کہ سگریٹ کی ڈبیوں پر وارننگ ہوتی ہے۔

ہندوستان کے معروف ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے بحیثیت فزیشن اس بات کا بخوبی مطالعہ کیا ہے کہ سیاہ خضاب کے استعمال سے بعض مریضوں میں ''بے حد حساسیت'' Allergy پائی گئی ہے۔

آج سے صدیوں قبل معالجِ حقیقی جناب رسالت مآب ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق سینکڑوں تجربات اور بربادیوں کے بعد تحقیقات جدیدہ نے سیاہ خضاب کو سخت مضر بلکہ اس کو خطرناک بیماری کینسر کا سبب قرار دے رہی ہے۔

(ریسرچ اسٹڈیز اسلام اور میڈیکل سائنس)

............☆☆............

Marfat.com

صبح سویرے اٹھنا جدید ریسرچ کی روشنی میں

النوم الصبح تمنع الرزق   ترجمہ: "صبح کو سونا رزق کو روک دیتا ہے"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا رہتا ہے اور نماز کے لئے نہیں اٹھتا۔ آپﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

باکروا فی طلب الرزق و الحوائج، فان الغدو برکۃ" و نجاح" (رواہ عبادہ بن صامت)

ترجمہ: روزی کمانے اور ضرورتوں کے پورا کرنے کیلئے صبح سویرے ان کو انجام دو کیونکہ صبح میں برکت اور کامیابی ہے۔

زیادہ مت کھاؤ کیونکہ اگر تم زیادہ کھاؤ گے تو زیادہ سوؤ گے اور زیادہ سوؤ گے تو نماز کم پڑھو گے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدسﷺ نے ارشاد فرمایا: منافقین کی چند علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں، ان کا تحیہ لعنت ہے۔ انکا کھانا لوٹ ہے۔ ان کی غنیمت مال غنیمت سے چوری ہے۔ مساجد کے قریب برا کلام کرتے ہوئے جاتے ہیں اور نمازوں کے لئے ایسے طور آتے ہیں کہ تکبر کرنے والے اور بعد میں پہنچنے والے ہوتے ہیں۔ نہ (مؤمنین سے) الفت رکھتے ہیں اور نہ الفت کئے جاتے ہیں (یعنی پڑے رہتے ہیں نماز نہیں پڑھتے) اور دن میں چیخنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت خواصؒ فرماتے ہیں! کہ "(امراض) قلب کی دوا پانچ چیزیں ہیں۔ تدبیر کیساتھ قرآن پڑھنا۔ پیٹ خالی رکھنا۔ سحر کے وقت تضرع اختیار کرنا، تہجد پڑھنا۔ صلحاء کی صحبت اختیار کرنا۔

Marfat.com

زیادہ سونے کے اثرات سیرت اور صورت پر

زیادہ سونے سے دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہے۔ کیونکہ ہر وقت سوئے رہنے سے انسان بے کار ہو جاتا ہے۔ جس سے نہ دنیا کا کام ہوتا ہے نہ دین کا۔ جس طرح زیادہ کھانے پینے سے تکلیف اور بیماریاں پہنچتی ہیں۔ اسی طرح زیادہ سونے سے بدن خراب ہو جاتا ہے اور بدن کی خرابی سے دل بھی سیاہ ہو جاتا ہے۔ زندگی کے قیمتی لمحات بہت پیارے ہیں اگر انہیں ہر وقت آرام کرنے میں ضائع کر دیا تو پھر فرصت اور دولت ہمارے ہاتھ نہیں آئے گی۔

نیند سات طرح کی ہے:

1) غفلت کی نیند سونا 2) شقاوت کی نیند 3) لعنت کی نیند
4) عقوبت کی نیند 5) راحت کی نیند 6) رخصت کی نیند
7) حسرت کی نیند

☆...... غفلت کی نیند تو وہ نیند ہے جو ذکر خدا کی مجلس میں واقع ہو۔

☆...... شقاوت کی نیند وہ ہے جو نماز میں نیند آ جائے۔

☆...... لعنت کی نیند وہ ہے جو صبح کے وقت ہو۔

☆...... عقوبت کا سونا وہ ہے جو صبح کی نماز کے بعد ہو کیوں کہ صبح کا سونا رزق سے محرومی ہے۔

☆...... راحت کی نیند چاشت کی نماز کے بعد قیلولہ کرنا ہے۔

☆...... رخصت کا سونا عشاء کی نماز کے بعد ہے۔

☆...... خواب حسرت جمعرات کا سونا ہے۔

مختصراً سب سے بدتر اور نقصان دہ صبح کے وقت کا سونا ہے۔ جس سے آدمی رزق سے دور ہوتا ہے۔ اور چہرہ پریشان اور زرد ہوتا ہے۔ صبح کے سونے سے پرہیز بہت ضروری ہے۔

Marfat.com

نبی پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ صبح کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ صبح ایک گھنٹہ لگا کر جو کام کیا جاتا ہے وہ سارا دن کرتے رہنے سے بھی نہیں ہوتا۔

صبح سویرے اٹھنے کے اسباب

کیا آپ کا ہر دن الارم کے ساتھ تو تو میں میں سے شروع ہوتا ہے؟ کیا آپ روز اٹھنے کے بعد اپنے آپ کو کوستے ہیں........؟ اگر واقعی کچھ ایسی ہی بات ہے تو آپ دل نہ چھوڑیے۔ آپ وہ واحد شخص نہیں ہیں جس کی اپنے الارم کے ساتھ لڑائی ہوتی ہے الارم کا کام تو ایک مقررہ وقت پر بجنا ہے اگر آپ ہی نہ اٹھیں تو اس بے چارے کا کیا قصور، تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ لاکھوں لوگ صبح جلد اٹھنے سے معذور ہیں۔ اس کی وہ مختلف تاویلیں پیش کرتے ہیں، دلیلیں دیتے ہیں۔ بہانے بناتے ہیں کبھی ان کا نزلہ رات کو دیر سے سونے پر گرتا ہے تو کبھی دن بھر کی زیادہ مصروفیات اور تھکن کا بہانا بنایا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی تو ساری خطا گھر والوں کی ثابت ہو جاتی ہے کہ انہوں نے جلد کیوں نہ اٹھایا...... مگر یہ محض بہانے ہیں۔ اگر آپ رات کو دیر سے سوتے ہیں تو جلدی سو جایا کریں تا کہ آپ کی مصروفیات بھی کم ہو جائیں اور تھکن کا بہانہ بھی نہ چلے گا۔

صبح سویرے اٹھنے کے ”راز“

ان دیر سے اٹھنے والوں سے زیادہ سستی دوسروں سے قدرے جدا ہوتی ہے۔ اکثر ماہرین کی یہی رائے ہے کہ اگر انہیں سونے کے زیادہ مواقع میسر آ سکیں تو اس سے ان کی نیند کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ کے دیر سے اٹھنے کی سب سے اہم وجہ بھی یہی ہے کہ آپ اپنی نیند ہی پوری نہیں کر پاتے۔ آپ اگر مصروفیات کی وجہ سے رات کو دیر سے سوتے ہیں تو جلدی اٹھنا بہت مشکل ہے یا ہو جاتا ہے۔ ایک صحت مند انسان کو روزانہ تقریباً ۷ سے ۸ گھنٹے کی نیند کی ضرورت پڑتی ہے اگر اس کی یہ ضرورت پوری نہ ہوگی تو وہ زیادہ سے زیادہ تھکن محسوس کرے گا۔ دیگر وجوہات میں کسی قسم کی پریشانی یا

Marfat.com

پرسکون نیند کا نہ ملنا شامل ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا صبح دیر سے اٹھنے کی یوں تو کئی وجوہات ہوسکتی ہیں مگر چند ایسی وجوہات جو عام ہیں اور جن کے بارے میں جاننا ہر قاری کیلئے اہم ہے اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

نامناسب درجۂ حرارت

بے آرام نیند کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں اور اس لحاظ سے بہت سی معمولی بھی ہوسکتی ہیں۔مثال کے طور پر ایک حبس زدہ گرم کمرہ بے آرام نیند کو یقینی بناتا ہے اور صبح دیر سے اٹھنے کے لیے اکسیر ہے اسی طرح ایک بے حد ٹھنڈا کمرہ تھکن سے بھرپور دن گزارنے کا موجب بنتا ہے نامناسب درجہ حرارت ایک ایسی وجہ ہے جو کہ بہت ہی عام ہے اور جس کے بارے میں معلومات بھی بہت کم ہیں۔

ماہرین کی رائے میں بہتر اور پرسکون نیند کیلئے کمرہ کا درجہ حرارت کم سے کم 15 ڈگری سینٹی گریڈ یا 60 ڈگری فارن ہائیٹ ہونا چاہیے جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 12 ڈگری سینٹی گریڈ یا 70 ڈگری فارن ہائیٹ ہونا چاہیے۔غور کریں کہیں آپ کی بے آرامی کی وجہ آپ کے کمرہ کا درجہ حرارت تو نہیں؟

روشنی کا گزر

ایک اور وجہ جو دیکھنے میں آئی ہے اور یوں تو معمولی سی نظر آتی ہے مگر حقیقتاً بہت ہی اہم ہے کمرہ میں روشنی کی موجودگی یا روشنی کا گزر ہے اگر کمرہ میں کوئی بلب یا ٹیوب لائٹ جل رہی ہوگی تو اس سے آپ کی نیند متاثر ہوسکتی ہے اور آپ کو صبح اٹھنے خاص کر جلد اٹھنے میں مشکل درپیش ہوگی یہ ایک عام سا تجربہ بھی ہے کہ روشنی کی موجودگی میں نیند دیر سے آتی ہے اور اگر سوتے ہوئے ایک دم روشنی ہوجائے تو فوراً آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

دوسری طرف کچھ ماہرین کی یہ بھی رائے ہے کہ حد سے زیادہ اندھیرا بھی مشکلات پیدا کرسکتا ہے اور آپ کو پرسکون اور آرام دہ نیند سے محروم کر کے صبح دیر سے اٹھنے

Marfat.com

پر مجبور کر سکتا ہے یہ عام مشاہدہ بھی ہے کہ صبح کا اجالا قدرتی الارم کا کردار ادا کرتا ہے اور آپ کی نیند میں خلل پڑ جاتا ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ سردیوں کی سہانی صبح جلدی اٹھنا مشکل پڑ جاتا ہے۔ جبکہ گرمیوں میں دماغ جلد از جلد اٹھنے کی مشق شروع کر دیتا ہے۔

حد سے زیادہ شور

شور چاہے وہ بہت زیادہ ہو یا معمولی نوعیت کا۔ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ آپ کی نیند پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شور کی معمولی نوعیت بھی بھرپور نیند کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے ممکن ہے کہ آپ بھی شور کی وجہ سے ہی بھرپور نیند سے محروم ہوں اگر ایسی کوئی بات ہے تو اس کی تلاقی کی ہر ممکن کوشش کیجئے اور اپنی نیند کو خوشگوار بنایئے۔

جسمانی تھکاوٹ

حد سے زیادہ تھکاوٹ آپ کو مجبور کرتی ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ آرام کریں اور جس کا واضح نتیجہ صبح دیر سے اٹھنے کی شکل سے نکلتا ہے مگر دوسری طرف آپ کا زیادہ تر کام دماغی نوعیت کا ہے اور جسمانی تھکاوٹ کا کوئی مسئلہ نہیں تو آپ کیلئے تھوڑی بہت حرکتِ جسمانی بہت ضروری ہے اور اکثر ماہرین کی رائے اس پر یہی ہے کہ ورزش کی باقاعدگی بہتر نیند اور تھکن سے پاک دن گزارنے کیلئے بہترین نسخہ ہے رات کو سونے سے پہلے ہلکی پھلکی مشق سے عمدہ نیند حاصل کی جاسکتی ہے۔

اگر آپ اوپر بیان کردہ تجاویز کے باوجود بھی اپنی نیند سے مطمئن نہیں ہیں اور صبح دیر ہی سے اٹھتے ہیں تو پھر ماہرین آپ کی اس صبح سویرے کی مدہوشی کو ختم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں۔

کیفین کا کم سے کم استعمال

کیفین ایک نشہ آور مادہ ہے جو کہ عام طور پر کافی، چائے اور کولا میں پایا جاتا ہے یہ ایک معمولی نشہ آور مادہ ہے جس کا باقاعدہ استعمال اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس طرح اس کا بالواسطہ اثر دماغی کام کرنے کی صلاحیت پر بھی پڑتا ہے۔ ماہرین کی رائے

Marfat.com

میں کیفین کا زیادہ استعمال بھی صبح جلدی اٹھنے کی عادت میں اثر انداز ہوتا ہے اور اس طرح آپ صبح دیر سے اٹھنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ کیفین زیادہ استعمال کرتے ہیں ان کا اعصابی نظام سست پڑ جاتا ہے اور ان کے کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

ادویات سے بچاؤ

میڈیکل سائنس کی اہم ایجادات میں سکون بخش ادویات کی ایجاد بھی شامل ہے۔ اب یہ رواج بنتا جا رہا ہے کہ نیند نہ آنے کی صورت میں بغیر کسی ڈاکٹر سے مشورہ کیے خواب آور ادویات کا استعمال کر لیا جائے یہ نہ صرف آپ کی نیند کیلئے مضر ہے بلکہ رفتہ رفتہ اس کا اثر آپ کی صحت پر بھی پڑتا ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ خواب آور ادویات کا استعمال نہ کرنے کے برابر کیا جائے۔ ان ادویات کا مسلسل استعمال مرکزی اعصابی نظام کو سست کر دیتا ہے جس سے پرسکون نیند متاثر ہو جاتی ہے اور پرسکون نیند اگر متاثر ہو جائے تو پھر صبح جلدی اٹھنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

صبح کا بیدار ہونا اور جسمانی صحت

صبح سویرے بیدار ہو کر سیر کیلئے جانا بہت سی بیماریوں کا بہترین علاج ہے کیونکہ صبح کے وقت آبادی پرسکون اور فضا میں ٹھنڈک آ کر ہوا کو خوشگوار بنا دیتی ہے۔ صحت اور تندرستی کی غرض سے ایسی ہوا انتہائی مفید ہے صبح کے وقت اگر ہم سیر کریں تو آنکھوں میں ٹھنڈک روح میں تازگی اور جسم میں زندگی آتی ہے۔ جسمانی بیماریوں کا سب سے مفید اور بہترین علاج صبح کے وقت سیر کیلئے پیدل چلنا ہے۔ یہ ایک صحت بخش غذا اور دوا ہے۔ صبح بیدار ہو کر سیر کو جانا دل و دماغ کو فرحت اور رنج کا خاتمہ کرتا ہے۔ صبح کی سیر سے آنکھوں کی بینائی، کانوں کی شنوائی تیز ہوتی ہے۔ دماغ صحیح اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ صبح سیر کیلئے جانا سستی کا خاتمہ کرتا ہے معدہ کے نظام ہضم کو درست اور جسم کی نشو ونما کرتا ہے۔

مناظر قدرت کا مطالعہ کرنا اور غور و فکر کرنا، ایمان میں زیادتی کا سبب ہے صبح کی تازہ ہوا سے ذہنی صلاحیتوں میں ترقی ہوتی ہے۔ زندگی کی لہریں جسم کے رگ و ریشہ میں

Marfat.com

موجیں مارنے لگتی ہیں۔ صبح کی تازہ ہوا پھیپھڑوں کے ذریعے خون کو صاف کرتی ہے جس پر زندگی کی اساس ہے تمام جسم کا خون پھیپھڑوں میں آکر سانس کے ذریعے صاف ہوتا رہتا ہے جس سے خون کے زہریلے مادے سانس کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ جس قدر صاف اور تازہ ہوا ہوگی خون بھی اسی قدر صاف اور صحت مند ہوگا۔ (سیر اور صحت)

صبح جلدی بیدار ہونے میں حکمتیں

آفتاب کی روشنی کا تندرستی کے ساتھ جو ضروری رشتہ ہے وہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب نباتات (درخت) یا حیوانات سورج کی روشنی سے محروم رکھے جاتے ہیں تو ان کی کیا حالت ہوتی ہے؟

پودا جب کسی روشنی کی جگہ سے ہٹا کر تاریکی میں رکھا جاتا ہے تو وہ بہت جلد پیلا اور کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح حیوانات بھی جب تاریک جگہوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ بھی بہت جلد کمزور اور بیمار ہو جاتے ہیں۔

سورج کی روشنی جس طرح نباتات وحیوانات کو تندرست رکھتی ہے اسی طرح جسم کو بھی نشو ونما اور ترقی دیتی ہے۔ دھوپ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کو بہت جلد مارتی ہے جو اکثر رہتے ہیں۔ سورج کی روشنی تپ دق کے علاج اور بچوں میں ان کی نشو ونما کے لئے بہت ضروری مانی گئی ہے۔

الغرض دنیا میں صرف سورج کی روشنی ہی قوت اور زندگی کو صحت بخش بنانے کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے رہائشی مکانات ایسے بنانے چاہئے کہ مکان کے ہر کمرہ میں زیادہ روشنی آسکے اس لئے جو لوگ کم روشن کمروں میں رہا کرتے ہیں ان کے بیمار ہونے کا بہت زیادہ اندیشہ رہا کرتا ہے۔ (جامع الحکمت جلد اوّل)

صبح خیزی، چہل قدمی

- حضور پاک ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ارشاد فرمایا! ''جس نے نماز فجر پڑھی وہ فرحت وانبساط سے صبح کرے گا ورنہ خباثت وسستی اس پر طاری رہے گی۔'' (زاد المعاد)

Marfat.com

چہل قدمی کی اہمیت

جسم میں خون پھینکنے کا کام دل کے علاوہ کچھ اعصاب بھی نہایت باقاعدگی سے انجام دیتے ہیں اور اگر اسے دوسرا دل کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس لئے اگر ہم اپنے اس دوسرے دل اعصابی عمل کو صحت مند رکھیں تو نہ کسی دوا کی ضرورت ہوگی نہ ہسپتال جانے کی۔

آپ کو یہ پڑھ کر حیرت ہوگی کہ ہمارے جسمانی نظام سے ہر چوبیس گھنٹوں میں کوئی 72 ہزار کلو واٹ خون گزرتا ہے اور جن سڑکوں (نالیوں) سے یہ عظیم مقدار گزرتی ہے ان کی مجموعی لمبائی ایک لاکھ سم سے کم نہ ہوگی۔

دل کو اپنا فرض انجام دینے میں پیروں' پنڈلیوں' رانوں' کولہوں، ناف کے نیچے کے پورے اعضاء سے مدد ملتی ہے۔ گویا دوران خون کی صحت کا دارومدار اسی حصہ جسم کی تندرستی اور قوت پر ہے ان تمام اعضاء کے کام کرنے سے ہماری شریانوں کو باقاعدہ تحریک ہوتی رہتی ہے اور خون ان سے آسانی سے گزرتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کشش ثقل کے باوجود (کہ وہ ہمیشہ اوپر سے نیچے کی جانب عمل کرتی ہے) ہمارا خون ہمارے زیریں حصۂ جسم کا چکر لگا کر نیچے سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اور دل میں پہنچ کر پھر اپنا سلسلہ (دوران) شروع کر دیتا ہے۔

اس نظام (دوران خون) کو درست رکھنے کا راز ''چلنے پھرنے'' میں مضمر ہے۔ چلنے پھرنے سے ہمارے (زیریں) جسم کی پرورش ہوتی ہے اور قلب کو اپنے قدرتی وظائف انجام دینے میں مدد ملتی ہے۔ اور اگر حصہ (زیریں) کے اعصاب کام نہ کریں تو خون ہمارے پیروں اور پیٹ میں جمع ہونے لگتا ہے اور دل کو ان حصوں سے خون کو نکالنے کیلئے معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس طرح صورتحال بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے جسم کی بناوٹ کچھ ایسی ہی ہے کہ اسے ہر وقت اس دوسرے دل (اعصابی امداد) کی ضرورت پڑتی ہے۔

چوپایوں میں یہ صورت ہے کہ وہ سیدھے ہو کر نہیں چلتے اس لئے ان کا خون کشش ثقل کا مقابلہ کرتا ہوا نیچے سے اوپر نہیں اٹھتا اور ان کے تمام اہم اعضاء قلب' دماغ' پھیپھڑے اور غدود وغیرہ کم وبیش ایک ہی سطح پر واضح ہوتے ہیں اور خون ان کے تمام اعضاء میں کسی دقت کے بغیر پہنچتا رہتا ہے اور وہ تندرست رہتے ہیں۔ لیکن انسان کھڑا ہو کر چلتا

Marfat.com

ہے لہٰذا کروڑوں برس کی اس عادت نے جسم میں ایک دوسرے دل (مرکز اعصاب) کا جواز پیدا کر دیا ہے جو ان اعصاب پر مشتمل ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ اعصاب اسی وقت ٹھیک کام کرتے ہیں جب ہم چلتے پھرتے رہیں اور انہیں "تحریک" دیتے رہیں۔

بہت سی تحقیقات کے بعد سائنسدان اور ماہرین طب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قلب کے مریضوں کے لئے چلنا پھرنا نہایت ضروری ہے۔ زیریں اعصاب کے حرکت میں آنے سے قلب کا بار بڑی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ چہل قدمی سے دوران خون پر اچھا اثر پڑتا ہے اور دل کو اس سے متعلق تکلیف نہیں ہوتی۔

چہل قدمی سے ان مریضوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے جن کی نبض معمول سے زیادہ چلتی ہے اور جنہیں فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صرف تیز تیز چلنے سے ورزش ہوتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے۔ کھڑے رہنے اور آہستہ چلنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے جیسے خود نماز میں ہلکی ورزش بار بار مفید ہوتی ہے اور آپ کے قلب کا فعل تیز اور خون کا دباؤ دونوں معمول پر آ جاتے ہیں۔

انسان کا یہ دوسرا دل (عصبی نظام دوران خون) 5 لاکھ سال ٹھیک کام کرتا رہا اور صحت مندی کا ضامن رہا لیکن اس وقت تک جب تک انسان کا پیشہ محنت کشی، شکار، زراعت وغیرہ رہا اور جب محنت کشی سے گریز شروع ہوا آرام طلبی نے اس کی جگہ لے لی۔ سواری کے بغیر چلنے پھرنے سے ہر شخص کا دل گھبرانے لگا پھر اگر لوگوں کو پیٹ کے عوارض، فربہی اور اختلاج قلب جیسے امراض زیادہ پیدا ہو رہے ہیں تو تعجب کی کیا بات ہے۔ بوجہ کاہلی اور تن آسانی چلنے پھرنے سے جی چرانے کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔

آج کل سرجن آپریشن کے چند گھنٹے بعد مریض کو چند قدم چلنے کی تاکید کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور مریض تیزی سے صحت یاب ہونے لگتا ہے۔ ہاضمہ میں مدد ملتی ہے اور قبض نہیں ہونے پاتی۔

اگر انسان چلتا پھرتا رہے تو اس کا وزن بھی حد سے تجاوز نہیں کرے گا۔ لیکن اگر باقاعدگی سے چہل قدمی، چلنا پھرنا جاری رکھیں تو آپ کا وزن معقول حد سے متجاوز بھی نہ ہوگا۔ اگر وزن بڑھنا شروع ہو تو غذا کو کم کرنے کے علاوہ چلنا پھرنا بہترین علاج ہے۔ فوراً

Marfat.com

اس پر عامل ہو جائیے۔

دن بھر بیٹھے رہنے یا دن میں سونے سے آپ کے جسم میں جتنے اضافی حرارے یا کیلوریز جمع ہو جاتی ہیں انہیں جلانے کا بہترین طریقہ چلنا پھرنا ہے۔ ایک گھنٹہ چلنے پھرنے سے آپ کا جسم تین سو حرارے صرف کرتا ہے اور آپ کو فربہ ہونے سے بچاتا ہے۔

حیرت ہے کہ فربہی کو صحت کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ زیادہ تر لوگوں میں فربہی کا رجحان 35 سال کی عمر کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت ہم اتنے فعال نہیں رہتے جتنے کہ لڑکپن یا جوانی میں۔ اگر خوشحالی ہو تو موٹر کار بھی آ جاتی ہے۔ مصروفیات بڑھ جاتی ہیں اور چلنا پھرنا خلاف شان سمجھنے لگتے ہے۔ یہ خوشحالی سے بدحالی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

دن بھر کی تکان دور کرنے کے لئے سہ پہر کو چائے یا کافی یا دیگر محرکات پینا پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ ہر محرک کا اثر مضعف ہوا کرتا ہے اس کے برخلاف تحریک اور چستی آپ کو چلنے پھرنے سے حاصل ہوتی ہے آپ آزما کر دیکھ لیں۔ سیر آپ کے زیریں اعصاب کو حرکت میں لانے کے علاوہ آپ کی نفسیات پر بھی بہتر اثر مرتب کرتی ہے۔

چلنا پھرنا بہترین ورزش ہے جس میں پورا جسم حرکت میں آ جاتا ہے۔ آپ کو تازہ ہوائیں مل جاتی ہیں۔ یہ چند منٹ ایسے ہیں جنہیں آپ واقعی اپنا کہہ سکتے ہیں۔

حضور انور ﷺ کی مبارک تعلیمات میں عیش کوشی' آرام طلبی کو دخل نہیں رہا۔ آپ ﷺ باوجود سینکڑوں جان نثاروں کے اپنا کام خود اپنے دست مبارک سے انجام دیتے۔ دودھ دوھ لیتے' کپڑا سی لیتے' خادم کے ساتھ آٹا پیس لیتے' بازار سے سودا خود لا دیتے' صحابہؓ کی عیادت فرماتے' جنازوں میں شرکت فرماتے' تعلیمات نبوی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی طویل عبادت نماز (جو خود ایک بہترین اور مستقل ورزش ہے) کے بعد مخلوق کی خدمت کو خدا کی عبادت قرار دیا گیا ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ فعال رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں دل و دماغ کے افعال صحیح اور قوی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے بزرگ اور متقی لوگ، زیادہ صحت مند اور طویل عمر پاتے رہے۔ یہ اسی وضو اور خدا کی عبادت اور مخلوق کی خدمت میں چلنے پھرنے کا نتیجہ تھا۔

Marfat.com

کتابیات

1) مشکوۃ شریف

2) بخاری شریف، کتاب الادب، کتاب الجہاد

3) صحاح ستہ

4) مسلم، کتاب الفضائل، کتاب الجمعہ، کتاب الامارہ، کتاب النکاح

5) ابوداؤد شریف

6) احمد شریف

7) نسائی شریف

8) مسند احمد

9) ترمذی فی الشمائل، کتاب النکاح

10) مستدرک حاکم، کنز العمال

11) کنز الاعمال

12) مالک

13) فضائل اعمال

14) اخبارات، رسائل

Marfat.com

حجاز
نیوز لیٹر
اپریل 2011ء

کمال نیکی یہ ہے

تحریر: میاں محمد سعید شاد

مقام حیرت و عبرت ہے کہ آج دنیا بھر میں لاکھوں دینی جماعتوں کی اپیلوں اور دعوتوں پر روزانہ لاکھوں کی تعداد میں دینی اجتماعات ہوتے ہیں ان اجتماعات میں کروڑوں کی تعداد میں فرزندان توحید شامل ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں آہوں بھری اور رقت آمیز طویل دعائیں بھی ہوتی ہیں ان دعاؤں میں عالم اسلام کے غلبہ، فلاح اور استحکام کے طویل اور جائز مطالبات بھی شامل ہوتے ہیں۔ مگر یہ دعائیں ہیں کہ قبول ہی نہیں ہوتیں۔ دنیا میں سربلندی اور سرخروئی کی بجائے ذلت و خواری ہی مسلمانوں کا مقدر بنتا جا رہا ہے۔ عالم اسلام کی ابتر حالت ہے کہ بہتر ہونے کی بجائے بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ امت مسلمہ کے موجودہ انحطاط و تنزل، محکومی و دست نگری کی آخر وجوہات کیا ہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمان بھی تو آخر مسلمان ہی تھے وہ بھی ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے ہم بھی ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی دعائیں اور جائز خواہشات پوری ہوتی تھیں ان کی حاجات برآتی تھیں۔ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہماری حاجات کیوں بر نہیں آتیں۔ کیا اب خدا کا نظام بدل گیا ہے نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کا نظام نہیں بدلا۔ اس کے احکامات نہیں بدلے بلکہ خامی ہم میں پیدا ہوگئی ہے۔ ہم قرون اولیٰ جیسے مسلمانوں کی طرح مسلمان نہیں رہے ہم نے صرف چند احکامات خداوندی کو ہی اپنا لینے کو مسلمانی سمجھ لیا ہوا ہے۔ ہم مکمل مسلمان ہی نہیں رہے۔ ہم صرف کلمہ طیبہ پڑھ کر، نماز پڑھ کر، روزے رکھ کر اور بہت ساری دولت

Marfat.com

روزنامہ جنگ میں مورخہ 20 جنوری 2011ء کو چھپنے والے معروف شاعر، ادیب، مصنف، کالم نویس جبار مرزا کا کالم جس میں رضویہ ٹرسٹ کی قیدیوں کی فلاح و بہبود کے متعلق خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے

چلو چلو، ساہیوال جیل چلو!!

آن دا ریکارڈ

☆☆☆

جبار مرزا

abbarmirza92@gmail.com

ساہیوال جیل کے سارے کے سارے قیدی استاد ہیں یا طالب علم، جو خواندہ ہیں وہ پڑھاتے ہیں اور جو ناخواندہ ہیں وہ پڑھتے ہیں، یوں وہ ہیڈ ماسٹر، پی ٹی سر، وائس پرنسپل اور پرنسپل کے عہدے سنبھالے قید کاٹ رہے ہیں جس تیزی سے اس جیل کا تعلیمی ماحول فروغ پا رہا ہے گمان غالب ہے کہ بہت جلد کسی کو وائس چانسلر بھی نامزد کرنا پڑے گا، تعلیم بالغاں اور روایتی تعلیمی نصاب الغرض وہاں پہلی سے سولہویں تک کلاسیں جاری ہیں۔

ووکیشنل ٹریننگ اور ویلڈنگ کورسز کے علاوہ جب مجھے بتایا گیا کہ الیکٹریکل اور الیکٹرونک انجینئر بننے کی ساری سہولتیں بھی یہاں موجود ہیں۔ جیل میں چار ہزار مسلمان اور ستائیس غیر مسلم قیدی ہیں جن میں چالیس خواتین بھی شامل ہیں۔ نماز کی پابندی کرنے والے کو قید میں رعائت دی جاتی ہے، غیر مسلموں کو عبادت کی سہولتیں بھی میسر ہیں، ہر مسلمان قیدی پر روزانہ دو سو مرتبہ درود شریف پڑھنا لازم ہے، اس سے زیادہ پڑھنے والے کو قید میں چھوٹ ملتی ہے، روزانہ ایک جگہ سارا درود شریف جمع کیا جاتا ہے اور پھر جہلم کی تحصیل پنڈ دادنخان کے موضع چک عبدالخالق میں سید حسنات احمد کمال کے پاس جمع کرا دیا جاتا ہے جو درود شریف کے ورلڈ بنک کے سرپرست ہیں، ساہیوال کی اس جیل کے تعلیمی نظام کے انچارج ڈپٹی جیلر شیخ محمد اکرام نے مجھے بتایا کہ درود شریف کا کمال یہ ہے کہ جو قیدی یہاں سے رہا ہوتا ہے وہ دوبارہ کبھی جیل میں مجرم کے طور پر نہیں آیا، شیخ اکرام کو جیل میں درود شریف کے اجراء کی تاکید مسجد نبوی میں ندیم پیرزادہ نے کی تھی جو ان دنوں ڈیرہ غازی خان میں جیلر تھے اور آج کل لاہور کے ایم، اے، او کالج میں پروفیسر ہیں۔ ساہیوال جیل کے حفاظتی عملے کی تعداد چار سو ہے، تین ڈپٹی جیلر جن میں شیخ اکرام کے علاوہ حاجی مظہر وحید اور افضل جاوید ولادر شامل ہیں جبکہ بارہ اسسٹنٹ جیلر اور ایک جیلر کامران انجم ہیں، مذہبی تعلیمی پروگرام کے انچارج قاری عبدالعزیز ہیں، ملتان انٹرمیڈیٹ بورڈ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، مدرسہ حافظ نذر محمد لاہور اور جمعیت تعلیم القرآن کراچی سے جیل مذکورہ کی وابستگی یا الحاق ہے، امتحانات کے دنوں میں جیل امتحانی مرکز بنی ہوتی ہے، جیل میں لائبریری بھی ہے جسے نادر و نایاب کتابیں پہنچانے کا بیڑہ لاہور سے ملک مقبول احمد نے اٹھایا ہے۔ وہ قیدی جو سزا ختم ہونے کے بعد جرمانہ ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے جیل میں پڑے رہتے ہیں، انھیں لاہور کے علامہ عبدالستار عاصم جو خود کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں، رانا فضل الرحمن فاؤنڈیشن کی طرف سے جرمانہ ادا کر کے چھڑاتے رہتے ہیں۔

پنجاب کی بتیس جیلوں میں سے صرف ساہیوال اور فیصل آباد کی جیلوں میں تعلیمی میدان میں مقابلہ جاری ہے پنجاب کے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات، کوکب ندیم وڑائچ کو دیگر جیلوں کے ماحول پر بھی توجہ دلانی چاہئے۔

ساہیوال جیل کی دیگر خوبصورت باتوں میں سے ایک بہت ہی خوبصورت بات یہ ہے کہ وہاں جھوٹ کوئی نہیں بولتا، عملہ بھی اور قیدی بھی، سچ جیل کی بنیادی شناخت اور اصول ہے، ہمارے آج کے سیاستدان حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں انہیں کچھ عرصہ ساہیوال جیل میں گزارنا چاہئے، سچائی کے حصول کے لئے پوری قوم ان کی پشت پر کھڑی پکار رہی ہے کہ چلو، چلو، ساہیوال جیل چلو!!

Marfat.com

فون نمبر۔ 040-9200347-48

از دفتر: سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ساہیوال

بجانب: جناب چیئرمین صاحب رضویہ ٹرسٹ لاہور۔

نمبری 15014 مورخہ 31-06-2011

عنوان **اظہار تشکر، فراہمی دو عدد الیکٹرک واٹر کولر برائے اسیران سنٹرل جیل ساہیوال**

عنوان بالا کے ضمن میں تحریر ہے کہ جیل انتظامیہ نے آپ کے فراہم کردہ دو عدد الیکٹرک واٹر کولر برائے فراہمی ٹھنڈا پانی اسیران آپ کے نمائندہ جمیل اختر چوہدری اور علامہ عبدالستار عاصم وصول کر لئے ہیں۔

ادارہ ہذا آپ کی اس کاوش پر آپ کا شکر گزار ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے رفقاء کار اور ادارہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور مزید ایسے نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سپرنٹنڈنٹ
سنٹرل جیل ساہیوال

تظہیری نمبری مورخہ

۱۔ کاپی برائے اطلاع جناب انسپکٹر جنرل صاحب، جیل خانہ جات پنجاب لاہور ارسال خدمت ہے۔

۲۔ کاپی برائے اطلاع جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب، جیل خانہ جات لاہور ریجن لاہور ارسال خدمت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ
سنٹرل جیل ساہیوال

Marfat.com

اکٹھی کر کے ایک دو حج کر کے یہ تصور کر لیتے ہیں کہ ہم نیک مسلمان ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت 177 میں فرماتا ہے کہ ترجمہ: "نیکی بس یہی نہیں کہ نماز میں تم پھیر لو اپنا رُخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف بلکہ نیکی کا کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر اور سب نبیوں پر اور دے مال اپنا اللہ کی محبت سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو اور خرچ کرے غلام آزاد کرنے میں۔"

ہم نے مصیبت زدہ مسلمانوں کے مصائب سے چشم پوشی اپنا وطیرہ بنا لیا ہے۔ لاوارث مریضوں کے علاج پر کبھی توجہ نہیں دی۔ قیدیوں کے جرمانے یا دیت ادا کر کے رہائی دلوانے کی طرف بالکل توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے اکثر بے وسائل قیدی آزادی کی نعمت سے محروم ہیں حالانکہ یہ نعمت ان کا انسانی حق ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ واقعتاً بعض قیدی جرمانے کی معمولی رقم ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے رہا نہیں ہو پا رہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس جانب علمائے کرام کی اکثریت اور دیگر سیاسی وسماجی تنظیمات بھی توجہ نہیں دے رہیں مگر آج کل یہ توفیق محترمی شیخ القرآن علامہ مفتی محمد وحید احمد قادری مہتمم رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اس مشن میں انہوں نے اب تک متعدد قیدیوں کے جرمانے ادا کر کے انہیں رہائی دلوائی ہے۔ ان کے اس مشن کو کامیاب کرنے کے لئے ہر درد دل رکھنے والے مسلمان کا فرض ہے کہ انہیں فنڈز مہیا کئے جائیں ان کے پاس ایسے کئی قیدیوں کے کوائف ہیں جنہیں معمولی جرمانہ کی رقم ادا کر کے رہائی دلوائی جا سکتی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حکم یعنی قیدیوں کی رہائی کے لئے کوشش کرنے کی تعمیل کر کے اخروی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اہل دل حضرات مفتی شیخ القرآن محمد وحید قادری کا اکاؤنٹ نمبر اور رابطہ نمبر نوٹ فرما لیں۔

اکاؤنٹ نمبر: 0545790020390 3 حبیب بینک لمیٹڈ کمرشل مارکیٹ، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

فون نمبر 042-35855537-0300-4470990

Marfat.com

اپنی زکوٰۃ

رضویہ ٹرسٹ کو دیکر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں

رضویہ ٹرسٹ کے زیر انتظام چلنے والی مثالی درسگاہ جامعہ رضویہ میں 300 مسافر، یتیم طالب علم زیر تعلیم جامعہ میں رہائشی ہیں جن کے تمام اخراجات ٹرسٹ برداشت کرتا ہے

حفظ قرآن مجید | مکمل عالم کورس | مفتی کورس | کمپیوٹر کورس

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک

ہر ماہ 3 لاکھ روپیہ اخراجات جبکہ 12 لاکھ روپے کا جامعہ مقروض ہے؟

زکوٰۃ کے لیے اکاؤنٹ نمبر 2-2435-100-01 الائیڈ بینک

حضرت شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادریؒ نے قرآن پاک کا ترجمہ "عمدۃ البیان" جو اس صدی کا تجدیدی و تحقیقی کارنامہ ہے عربی گرائمر کے مطابق نہایت آسان ترجمہ ہے جسے 70 سے زائد علماء کرام سکالرز نے موجودہ صدی کا بے مثل ترجمہ قرار دیا ہے فی سبیل اللہ قرآن پاک تقسیم کیا جائے گا **عطیات** سے تعاون فرمائیں جس کا ثواب قیامت تک آپ کو اور آپکی فیملی کو ملتا رہے گا

صاحبزادہ علامہ مفتی محمد وحید قادری ناظم اعلیٰ | اکاؤنٹ نمبر 05457900203903 حبیب بینک

رضویہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور (پاکستان)

0323-4393422-042-35855537-0300-8447222

Marfat.com

زکوٰۃ رضویہ ٹرسٹ

کو دے کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں

جامعہ رضویہ میں 300 مسافر، غریب، یتیم، طالب علم زیر تعلیم ہیں

حفظ قرآن مجید

مکمل عالم کورس

مفتی کورس

کمپیوٹر کورس

میٹرک سے پی ایچ ڈی

تک مکمل تعلیم فری دی جاتی ہے۔ ہر ماہ 3 لاکھ روپیہ اخراجات جبکہ 12 لاکھ روپے کا جامعہ مقروض ہے۔ رمضان المبارک میں زکوٰۃ دے کر عظیم صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں زکوٰۃ کے لیے اکاؤنٹ نمبر 2-2435-100-01 الائیڈ بینک

رضویہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور (پاکستان)

0300-4470990-0423-5502811-5836261-4-0300-8447222

Marfat.com

خبر قبیلہ

حصہ اوّل

کتاب میں پاکستان کی صحافتی تاریخ کے ہر سوال کا مدلل جواب موجود ہے

انٹرویوز ← ندیم اُپل

مرتب ← علامہ عبدالستار عاصم

دنیائے صحافت کے 20 شہسوار

اپنی زندگی کے اہم رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں

آزاد صحافت میری زندگی کا مشن ہے — نوائے وقت — (جناب) مجید نظامی

اپنے اندر کے ضیاء شاہد کو مرنے نہیں دیا — خبریں — ضیاء شاہد

پاکستان مجھے اللہ میاں نے دیا — پاکستان — مجیب الرحمن شامی

سیکس اور سنسنی خیزی کی صحافتی دوڑ میں شریک نہیں ہونا چاہتا — وفاق — مصطفیٰ صادق

اب ادب کا زمانہ نہیں رہا — نوائے وقت — ڈاکٹر اجمل نیازی

بھٹو سے پنگا لیا اور سرخرو ہوئے — اردو ڈائجسٹ — ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی

قلم کی طرح صحافت میں بھی دو نمبر مافیا کا غلبہ ہے — فیملی — علی سفیان آفاقی

سابق صدر پرویز مشرف محب وطن پاکستانی ہیں — جنگ — ڈاکٹر صفدر محمود

کالم نگار، ایڈیٹر اور حکومت کو بیوقوف بنا کر اپنی بات کہہ جاتا ہے — [illegible] — عبدالقادر حسن

خاکروب ملک کا سب سے بڑا خادم ہے — اشفاق احمد

پورا ملک میرے مخالفوں سے بھرا ہوا ہے — جنگ — احمد ندیم قاسمی

ادبی جائزہ میرٹ کی بنیاد پر لکھتا ہوں — نوائے وقت — ڈاکٹر انور سدید

سیاستدانوں کی موجودہ لاٹ میں کوئی لیڈر نہیں — [illegible] — عباس اطہر

اصل نماز مسجد سے باہر ہوتی ہے — جنگ — حسن نثار

[illegible] — جنگ — عطاء الحق قاسمی

میں ضیاء الحق دور کا پہلا قیدی تھا — جنگ — نذیر ناجی

[illegible] اخبارات سرکاری چندہ پر پلتے ہیں — پاکستان [illegible] — عارف نظامی

میرے ملک کا صحافی [illegible] — اوصاف — [illegible]

اپنے خاندان میں واحد پڑھا لکھا آدمی ہوں — [illegible] — امجد اسلام امجد

[illegible] — [illegible] — عارف محمود اپل

ناشر) قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل 199 سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور
0333-4393422

Marfat.com

اس صدی کا تجدیدی و تحقیقی کارنامہ

عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن (شائع ہوگیا)

مترجم: حضرت شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری رح

یہ ایسا ترجمہ ہے کہ جس کے متعلق 60 جید علماء، و مشائخ و محققین کی رائے ہے کہ یہ ترجمہ اس صدی کا تجدیدی و تحقیقی کارنامہ ہے

- جو عربی گرائمر کے عین مطابق ہے
- کسی حد تک قاری کو تفاسیر سے بے نیاز کرنے والا ہے
- جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اعجاز قرآن منعکس کرنے والا ہے
- اردو زبان و بیان کی حلاوت و سلاست سے بھرپور ہے
- مطالعہ میں ذوق و شوق کا اضافہ کرنے والا ہے
- بریکٹوں میں موجود مفہوم سے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے
- انتہائی خوبصورت، دیدہ زیب اور مضبوط جلد
- جو ہر مسلمان گھر کی ضرورت ہے

اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اسے مسجدوں، جیلوں، دوستوں، لائبریریوں میں تقسیم کر کے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں

ملنے کا پتہ:

رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

0323-4393422 / 042-35855537

Marfat.com

Marfat.com

علامہ عبدالستار عاصم کی تحاریر و تصانیف سے ان کے اندر موجود راسخ العقیدہ اور محب وطن قلمکار نظر آتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں انہوں نے بیش بہا علمی و ادبی کام کیا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

(محسن پاکستان) ڈاکٹر عبدالقدیر خان

ملک میں کوئی بھی ایشو ہو، بین الاقوامی سطح پر کوئی تبدیلی متوقع ہو تو سب سے پہلے جو قلم جنبش کرتا ہے وہ علامہ عبدالستار عاصم کا قلم ہوتا ہے۔ یہ ان کی Social Sensetivity کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر انور سدید

اہل درد و جنوں اور اہل ذوق و شوق دونوں طبقے علامہ عبدالستار عاصم کی تحاریر و تصانیف کو توجہ اور انہماک سے پڑھتے ہیں۔ یعنی موصوف دونوں طبقوں کے خیالات کی بہتر عکاسی کرتے ہیں۔

ملک مقبول احمد

احترام آدمیت اور عظمت انسانیت کا عروج برپا کرنے کے لیے علامہ عبدالستار عاصم کا قلم ہر وقت کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہے ایسے راسخ العمل قلمکار میری دھرتی کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

حافظ حسین احمد

عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق اور نظریۂ پاکستان سے ہم آہنگ دلائل کے ساتھ عامۃ الناس کی فلاح و بہبود کے لیے علامہ عبدالستار عاصم نے اپنے قلب اور قلم کو وقف کر رکھا ہے۔ یہ نئی نسل کے باشعور اور پرعزم نمائندے ہیں ان کی تجاویز و آراء نپی تلی اور قابل عمل ہوتی ہیں۔

(آبروئے صحافت) مجید نظامی

ادب سمجھنا، ادب لکھنا، ادب کرنا اور ادب کروانا یہ سب کام علامہ عبدالستار عاصم بخوبی جانتے ہیں۔ تحریک، تنظیم اور اتحاد کے لیے بھی ان کی کاوشیں پُراثر اور لائق تحسین ہیں۔

یوسف بیگ مرزا

جوش کے ساتھ ہوش، دیوانگی کے ساتھ فرزانگی کم کم ہی نظر آتی ہے مگر علامہ عبدالستار عاصم کی کاوشوں میں یہ دونوں صفات یکجا اور بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

(شیخ القرآن) ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

موجودہ دورِ پُرفتور میں جو اہل قلم اسلام اور نظریۂ اسلام کی ترویج و تشہیر میں ہمہ تن مصروف ہیں علامہ عبدالستار عاصم ان میں سے ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت اور توفیقِ مزید دے۔ آمین

علامہ محمد منشا تابش قصوری

علامہ عبدالستار عاصم ایک سرگرم صحافی اور فعال سوشل ورکر ہیں ان سے مل کر میرا اپنی نئی نسل پر اعتماد بڑھ جاتا ہے، حقوق انسانی کے لیے مزید بڑا کام کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

حمید اختر

خاکِ وطن کو خون سے نم کرنے کا حوصلہ و جذبہ رکھنے والے علامہ عبدالستار عاصم اپنی تحاریر و تصانیف کے ذریعے یہ جذبہ ذہنوں ذہنوں تقسیم کر رہے ہیں۔

خاور نعیم ہاشمی

علامہ عبدالستار عاصم خود اور ان کی تحاریر و تصانیف دونوں دیکھتے ہی دیکھتے، دیکھنے والوں کی توجہ کا نکتۂ ارتکاز بن جاتی ہیں اور دونوں کے مطالعہ سے ہی اطمینان اور شعور ملتا ہے۔

انجم انصار

ISBN 987-796-6195-01-7
9 877966 195017

مقبول اکیڈمی، لاہور

Marfat.com